غلطنامہ کتاب امتیاز الشرک والتوحید

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۱	واسطے چھپنا	واسطے سے چھپنا	۴۰	۶	بتھاتا	بتھاتا
″	۱۰	داد کی	دادا کی	۴۱	۳	توریف	تعریف
۶	۱۰	تیراسو بارا	تیرہ سو چودا	۵۰	۱۴	رما	ریا
۹	۱۳	بندگیت	بندگیت	۵۹	۴	بوجے	پوجے
۱۱	۱	خلال	حلال	۶۴	۱۳	لے لیکر	کی لیکر
۱۳	۳	ہراشش	تراشش	۶۶	۱۵	الضرت	الضرورت
۱۴	۷	اوبل	او بل	۶۷	۶	زالہ	ازالہ
۱۷	۴	حسین دس روز	حسین صبح دس روز	″	۱۸	جلتنا	جلتا نہ
″	۱۹	عنہ کے جو	عنہ نے جو	۷۱	۹	وکیرہ	وغیرہ
۱۸	۱۲	قابل	قایل	۸۲	۱	ختوع	ممنوع
۲۱	۱۹	من شرک	من یشرک	″	۳	ولی کی	ولی کی
۲۱	۸	عمرو عجز و	عمر عجز و	۸۴	۱۳	وغیرہم	وغیرہم
۲۲	۱۴	براہیون	براہیون	۸۵	۶	سیری	میری
″	۱۰	بر کے	رکھے	″	۱۶	لمرجد	لمساجد
۲۳	۱۰	ازدوم	ازدوم	۸۹	۱۵	خواد	خواہ
۲۷	۹	اخیر کچہ تو	اخیر کو تو	″	۱۸	پکارکہ	پکارکر
″	۱۹	اب باری	اب یاری	۹۰	۴	پاس	پاس
۲۸	۱۶	ات مخلوق	ات مخلوق	۹۴	۱	ناسوری کی	ناسوری کی
۳۰	۱۰	انبر ہے	انبیہ ہی	۱۰۴	۱۸	لی	کی
[illegible]	۱۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۶	[illegible]	[illegible]
[illegible]	۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ سب تعریف اللہ تعالیٰ ہی کو سزاوار ہے یعنے جتنی اقسام تعریف کی ہین وہ
سب اللہ تعالیٰ ہی کی حمد مین داخل ہین بظاہر تعریف کی چار قسم ہین قسم اول
وہ جو بندہ اپنے رب کی تعریف کرتا ہے قسم دوم وہ جو بندہ بندے کی تعریف
کرتا ہے قسم سوم وہ جو اللہ تعالیٰ نے بندے کی تعریف کرتا ہے قسم چہارم وہ جو
اللہ تعالیٰ اپنی تعریف آپ کرلیتا ہے ان چار اقسام کے سوا بھی اگر کوئی قسم
کی تعریف ہوگی تو وہ بھی اللہ ہی کی تعریف کے قابل ہوگی نہ غیر کی۔ اقسام
مذکورہ بالا سے قسم پہلی جو بندہ اپنے رب کی تعریف کرتا ہے وہ لازمہ عبدیت کا
ہے بمصداق وان من شیء الا یسبح بحمدہ کوئی چیز خالی نہین ہے
خدا کی حمد سے دوسری قسم آدمی آدمی کی تعریف کرنا بھی عین خدا ہی کی تعریف ہے کہ

اگر خدا تعالیٰ بندے کی ذات مین خوبی نہ دیتا تو بندہ کس تعریف کے لایق ہوتا قسم تیسری اللہ تعالیٰ بندے کی تعریف کرتا ہے سو یہہ صفت رحمانیت کی ہے کہ آپ ہی بندے مین جوہر لایق تعریف کے دینا اور آپ ہی اوسکی تعریف کرنا قسم چہارم اللہ تعالیٰ اپنی تعریف آپ کر لینا یہہ خود ستائی اوسی ان اللہ علی کل شی قدیر کو سزاوار ہے ؎ مر اورا رسد کبریا و منی ؛ کہ ملکش قدیم است و ذاتش غنی رب العالمین پالنے والا سب عالم کا ربوبیت صفت خاص پروردگار ہی کی ہے کہ بندگان نافرمان سے گناہان کبایر شرک و کفر کے صادر ہوتے پر بھی اونپر دروازہ زرق کا بند نہین کرتا ؎ ولیکن خداوند بالا و پست بعصیان در رزق بر کس نہ بست۔ الرحمن بڑا مہربان ہے بندون پر حیات دنیا مین پیدایش سے موت تک مال و اولاد و صحت و عیش رزق و راحت عنایت فرماتا ہے الرحیم نہایت رحم کرنیوالا روز قیامت مین نیکوکار بندون پر دیدار و مغفرت و رحمت سے مالک یوم الدین۔ مختار ہے روز قیامت کا حساب لینے اور بخشنے مین عذاب دینے مین پس فرض ہے بندون پر کہ حسب اقرار ایاک نعبد۔ خالص اللہ ہی کی عبادت کرین نہ غیر اللہ کی۔ اقسام عبادت کی چار ہین اول جسم کی مثل نماز و روزہ و طواف بیت اللہ وغیرہ قسم دوم مال کی مثل زکواۃ و فطرہ و قربانی وغیرہ قسم تیسری قولی یعنی تلاوت قرآن اور امر و نہی کا بیان وعظ و نصایح سے اور نعمت الٰہی کا شکر و احسان بحکم الذین یذکرون اللہ قیاما و قعودا و علی جنوبھم اللہ ہی کا نام لینا اوٹھتے اور بیٹھتے اور کروٹین لیتے وقت قسم چوتھی ذہنی یعنی اللہ ہی کو ہر آن و ہر زمان و ہر مکان مین بخیال کل شی محیط۔

حاضر و ناظر جاننا۔ وایاک نستعین اور اللہ ہی سے دینی و دنیوی حاجتون
مین مدد مانگنی۔ مدد کی بھی چار قسم ہین اول استعانت یعنی مدد معمولی حاجت مین
کسی زندہ بشر سے کسی کام کی مدد جو امکان بشر ہو چہنا جائز ہے مگر قدرتی کامون
مین مردہ سے مدد چہنا شرک فقط اللہ ہی سے چہنا توحید ہے۔ دوم استمداد یعنی
مدد سفارشی اگر زندون سے مدد چاہین کہ آپ فلان سے حاجت براری کی
سفارش کرین تو جائز ہے مگر مردون کی قبر و روح سے مدد یا دعا چاہین تو بالکل
ناجائز ہے سوا فاتحہ اور درود و سلام کے۔ سوم توسل یعنی وسیلہ بقول صحیح
یحسن التوسل بالنبی الی ربہ [illegible] احسن ہے وسیلہ محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا واسطے مقبولیت رب العالمین کے بجز اور کسیکا وسیلہ پکڑ لینا جائز
نہین۔ چہارم توسط یعنی وساطت اگر کسی نے اپنی حاجت خدا سے کسی بزرگ کے
واسطے چاہا درست ہے جیسا خدایا بحق بنی فاطمہ اور الٰہی بحق شیخ دین معروف
کرخی وغیرہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم بتا ہمکو اے خدا
مضبوط راہ اون لوگون کی جنپر تو نے نعمت دیا۔ وہ لوگ منعم علیہ انبیا اور
صدیقین اور شہدا اور صالحین ہین غیر المغضوب علیہم نہ بتا اسے خدا
راہ اون کی جنپر تو غصہ ہوا وہ مغضوب علیہ مشرک اور منکر رسالت ہین
ولا الضالین اور نہ بتا راہ بھٹکنے والے عام مسلمانون کی جنکی چال کفر و اسلام
مین شریک ہے **مولف** کیا بیان ہو منافقون کا حال ہین مسلمان مگر ہندوی
چال باپ دادا کی چال پر اسلام + نہ قرآن و حدیث سے کچھ کام + منہ سے
اسلام کا ہے ظاہر قال + کفر و اسلام مین ہے شرکت چال + نام پیغمبری سے ہے اقرار

کار شرعی سے دل مین ہے انکار + کہین نام نبی پہ صلی اللہ + کار شرعی سے ضد کرین
واللہ + سنیون مین شریک کہلاوین + کار سنت سے دل مین شرماوین + وعظ و
خطبون مین ہین شریک اسلام + صندل و عرس گشت شب اوس لام + شرع و اسلام
مین ادہورے ہین + یہ منافق مثل کے پورے ہین +

نعت سید المرسلین صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ اجمعین ماشاء اللہ جناب اقدس اعلی
مقبول ترین بندگان خدا حضرت محمد مصطفی و لاکن رسول اللہ و خاتم النبین صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین جنکی پیروی کے سوا دروازہ مغفرت کا بند ہے۔ جمیع
بندگان خدا کو محمد الرسول اللہ صلعم کی اتباع کرنا خداے تعالی کو پسند ہے **س**
محال است سعدی کہ راہ صفا + توان رفت جز در پے مصطفی۔ چنانچہ خدا تعالی
قرآن مین فرماتا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ
کہدے اے محمد صلعم اپنی امت کو اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ کی تو پیروی کرو میری
تو دوست رکھیگا تمکو اللہ۔ پس معلوم ہوا کہ بجز اتباع شریعت اور پیروی سنت کے
مغفرت نصیب نہین ہوتی **س** چہ نعت پسندیدہ گویم ترا + علیک الصلوۃ
ای نبی الوری۔ خدایا مجھ بندۂ حقیر مستحق مغفرت گناہان خفی و جلی امیدوار شفاعت
حضرت النبی غلام العلی المتخلص **رسا** ساکن قصبہ ٹیکال متعلقہ حیدرآباد دکن کو
فیضان صحبت علماء محدث کے اور برکت سے علم قرآن و حدیث کے اور طفیل
سے اتباع رسول مقبول کے اور تاثیر سے حسن عقیدت طریق اصحاب و امام کے
اور عظمت سے کرامت اولیا کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے جزئی و کلی
گناہان شرک و بدعت سے معہ اولاد وآل بچایا از دستعال **مولف** درست

پرہمکو رکھ اے خدا ہا کہ جسپر چلے انبیا اولیا ہا بتا ہمکو راہ رسول امین ہا نہ مغضوب علیھم و لاالضالین ہا ترے عشق و توحید مین ہم رہین ہا طریق محمدؐ پہ قائم رہین ہا دے شیطان کے مکرون سے ہمکو پناہ ہا ہدایت پہ رکھ بخش سارے گناہ ہا رہین راہ اسلام پہ جان سے ہا مرین وقت آخر پہ ایمان سے ہا رضاے خدا پر ہون سب ہم سے کام ہا رسا خاتمہ خیر ہو والسلام۔

امتیاز تالیف کتاب

اس کتاب مسمی امتیاز شرک و توحید کو حسب فرمایش مشفقی مولوی موحد احمد حسین خانصاحب کے اس احقر العباد نے اپنی آل واولاد کے ہدایت پانے اور برادران دینی کو نذر گذرانے کے لیے بطور مختصر بدین مقصود تالیف کیا کہ زمانہ نبوت نبی آخر الزمان صلعم سے ابتک تیراسو بارا سال ہجری کی دوری آجانے سے عوام اہل اسلام کے دلون مین خصوص اس رکن کے مسلمانون مین کثرت سے صحبت ہنود کی شریعت کے کامون مین رغبت کم ہوگئی اور فرض وسنت کے احکام بجالانے مین شرم دعار آجانے سے دلون مین ضد پیدا ہوگئی اور دیندار موحد مومنون سے حسد اور کد بڑھ گئی شرک و بدعت کی رسوم آبائی مین رسوخ و جہد اسقدر ہوس سے پیدا ہوگئی کہ اون رسمون کا ادا کرنا فرض وسنت کے کامون سے زیادہ تر اہم سمجھتے ہین۔ ظاہرا اکثر مرد وزن نام کے مسلمان ہین ولاکن ہنود دن کے رسم وآئین کو رغبت دل سے اختیار کرلیے ہین **مولف**

مشترک ہند و مسلمانون مین ہین اب سب انکے کام	با مسلمان الله الله و با ہنودان رام رام

خدا تعالیٰ کی عبادت نماز و روزہ حج و زکواۃ و فطرہ و قربانی و عقیقہ و لیمہ وغیرہ احکام
شرعی کو ترک کر دیکر خلاف میں سجدہ و طواف مرشدون اور قبرون کا اور نذر و نیاز
آثار و علم کی چھٹی و چلہ اولاد کا صندل و عرس و دسوان بیسوان چہلم وغیرہ
میت کا تعین ایام اور بخت کے التزام سے کرنا طریق ابائی کو شیوہ اسلامی سمجھتے
ہین مگر یہہ سب افعال خلاف شرع ممنوع ہین سو خلاصہ حقیقت اسکی دلایل آیات
و حدیث و فقہ و قول علماء مجتہدین سے بابواب بالتشریح بیان ہوئی ہے اگرچہ
شرک و بدعت کی برائی مین بہتر ازین کتب عربی اور فارسی تصانیف علماء فاضل
موثوق و مسطور ہین ولاکن عوام مسلمانون مین اس زمانہ کی تفسیر و حدیث و
فقہ و عقاید کے کتب پڑہنے کا رواج مسدود ہونے سے اوس معتبر کتابون کا
جملہ معترضہ اور مبتدا خبر اور براۃ الاستہلال کو سمجھنے اور مطلب معلوم
کرنیکا مادہ نہین رکھتے اور شیطان ایسا دشمن انسان ہے کہ علم حق اور کلام صدق
کو ذہن مین جاہلون کے آنے نہین دیتا اور بہت تلمیذ ابلیس ہین کہ جب ذکر توحید
خدا کا اور کار شرعی کا بیان آجاوے تو اوسکے خلاف مین ضد سے کج بحث
و تکرار لایعنی کرتے ہین اور نظیر اشعار شاعران باغی جنکی شکایت قرآن مجید مین
الشعراء یتبعھم الغاون آئی ہے اون اقوال جہلا کو مخالفت مین آیات
و حدیث کے لاتے ہین اور حسد و شرارت پر مستعد ہو جاتے ہین۔ الغرض من
ہیچمدان اس رسالہ قریب الفہم کو صاف عبارت اردو مین کہہ ایک برائی شرک
و بدعت کی جو اس زمانہ کے عام مسلمانون مین رسم و رواج پائی ہے اور عادت
جبلی دلون مین جاہلون کے سمائی ہے تمیز اور دور ہونے کے لیے اسوقت کے

رواجی محاورہ پر تحریر کیا ہون اور آیات و حدیث کو وثیقۂ ہدایت اور احوال
انبیا و اولیا کو دلیل صداقت اور اقوال علما و فقہا کو صداقتاً صحیت گردانا ہون
اور بہ تفصیل ذیل نو ۹ باب الامتیاز درج کیا ہون امتیاز اول
بعد حمد و نعت کے سبب تالیف کتاب مین امتیاز دوم
عقیدت و آداب مین امتیاز سوم ایمان بالصواب مین
امتیاز چہارم شفاعت یوم الحساب مین بہ تفصیل عظمت و
شان اور فضل و احسان باری تعالی مین امتیاز پنجم
مخلوق کو علم غیب نہ ہونے مین امتیاز ششم سوا محمد صلعم کے کسی
مردہ کو زندہ درگور نہ سمجھنے مین امتیاز ہفتم ذات محمد صلعم کو شریک
خدا وحدہٗ نہ کرنے مین امتیاز ہشتم ترکیب نذر و نیاز ایصال
ثواب مین امتیاز نہم اولیا کی زاید الاقتدار تعریف مین
مذمت پائی جانے مین پس جن صاحبون کو خدا کی توحید کا امتیاز اور اتباع
رسول کی قدر نہین ہے البتہ اس بیان صدق پر تکرار کرینگے اور بہ فرمان
قد بدت البغضاء من افواههم اپنی دلی گفتگو زبان سے ظاہر کرین گے
کہ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست مگر باعتبار الحق یعلو ولا یعلی آخر سچ بات
بلند ہے اور نہین کوئی چیز سچ سے بلند تر اور بحکم ولا یخافون لومة لائم
مجھے کچھ خوف نہین ہے بدگوئی سے بدگو کی مگر فکر یہہ ہے کہ میری ذاتی شکوہ
کا وبال بمناسبت الغیبت اشد من الزنا شکوہ بہت برا ہے زنا کاری سے کسی عیب جو
پر نہ پڑے سو زبان آمد از بہر شکر و سپاس بہ غیبت نہ گرداندش حق شناس

اور یہہ بھی توقع ہے کہ کیسا ہی ناحق شناس ہو آخر قرآن و حدیث پر ایمان اور
قول بزرگان دین پر اعتبار اہل اسلام کا ہے اس تقریر مدلل آیات و حدیث
اور اقوال علمار عامل بالحدیث والفقہ پر موقع اعتراض کا بجز نفسانیت کے نلیگا
کہ نیک نفسی ایمان کی نشانی ہے وظن المومنین خیرا نیکون کا گمان نیک ہی ہوتا ہے
پس خدمت مین حضرات انصاف پسندون کی امید کلمۃ الخیر کی رکھتا ہون توقع
کہ اس کتاب مین سہواً کوئی مسئلہ خلاف تفسیر و حدیث و فقہ کے نظر آوے تو
قلم اصلاح سے صاف اور قصور نسیان معاف فرمادین۔

امتیاز عقیدت و آداب

ہر مسلمان کو چاہیے کہ علی قدر مراتب خدا اور رسول و اصحاب و امام و اولیار و علمار
سے حسب مدارج عقیدہ درست رکھے کہ بشریت کا عمدہ ترین جوہر اخلاق ہے
اور اعمال صالح عقیدہ کا مصداق ہے مگر حفظ مراتب نکنی زندیقی + یہہ دونون
کمال بجز استحصال علم دینی حاصل نہین ہوتے ضرور ہے ہر مسلمان کو کہ علم الفقہ
پڑہ لیکر خدا ے وحدہ لاشریک لہ کی عظمت و شان اور بندگیت انسان مین
کس درجہ کا فرق ہے سو امتیاز کر لیوے حدیث شریف سے ثابت ہے کہ جس شخص کا
عقیدہ درست ہے موافق قرآن و حدیث کے تو اوسکی عبادت ایک رتی کی ہو تو
فضل خدا سے پہاڑ برابر ہوتی ہے اور جسکا عقیدہ خلاف شرع ہے تو اوسکی
عبادت پہاڑ برابر کی یکرتی بلکہ ناچیز ہوتی ہے۔ جملہ انبیار و اولیار باقرار و القدر
خیرہ و شرہ من اللہ تعالیٰ تقدیر نیک و بد اللہ ہی کی جانب سے سمجھ کر ایمان کامل

کیے ہین اور فی الحقیقت قدرتی کامون کی نسبت اللہ تعالیٰ ہی مین سمجھنا صحیح اعتقاد ہے اور بندگان مین سمجھنے والا بد اعتقاد۔ حاصل کلام ہر اہل اسلام ذات ابنیا سے اس مقدار پر عقیدہ رکھے کہ خلقت جملا ابنیاؑ کی انسان سے ہے خدا تعالےٰ نے ابنیا کو اپنے فضل و احسان سے مراتب رسالت سرفراز فرما کر اونپر قرآن و صحایف تعلیمی نازل کرنے سے مرسلان حق ہوگئے ہین اور ہر نبیؑ اپنے وقت کی امتیون کو احکام خدا پہونچا کر تعلیم توحید خدا اور اخلاق حسنہ اور اعمال صالح اور اصلاح معاش اور افلاح معاد اور صلاحیت طہارت بدن اور سلیقہ عدل و تعمیر مدن اور تدبیر دعوت اسلام و تجویز تعمیل احکام اور حکمت نفقہ و علم تفسیر و فقہ بجد و جہد بتلا دیے اور امت آیندگان کے لیے کلام اللہ چھوڑ گئے کہ اوسکو پڑھکر مطلب سمجھکر افعال شرک و بدعت سے بچکر خدا کی مغفرت حاصل کرین۔ صحابائے کرام رضی اللہ عنہم سے اسطور کا عقیدہ رکھے کہ فیضان صحبت بابرکت رسول خدا صلعم کے احکام وارکان اسلامی پورے طور سے سیکھکر توحید و عبادت خدا اور اتباع رسول پر قایم ہوکر شریعت کے کام اختیار کر لیکر تبلیغ احکام رسالت مین رسول خدا کو مدد دیکر اپنا مال و اسباب اور نقد جان کو راہ خدا مین نذر کردیے ہین۔ اماموں سے ایسا عقیدہ رکھنا چاہیے کہ جملہ امام دینداری کے کام اور شریعت کے احکام خلایق مین بزور جاری رکھنے اور زور دینے کے لیے بدل کوشش کیے ہین اور قرآن و حدیث سے احکام امر و نہی انتخاب کر لیکر تصانیف کتب فقہ سے طرایق اسلامیت کے مسلمانون کو بالتصریح معلوم کروادیے اولیا سے ایسا عقیدہ رکھین کہ جملہ بزرگان دین اپنی ذات کو مکروہات دنیوی

شرک و بدعت کے کامون سے مبرا رکھ کر اکل حلال اور صدق مقال اختیار کر لیکر گناہان صغیرہ اور کبیرہ اور غرض و حسد اور طمع وریا سے بچکر صبر و شکر قناعت اور رضا و توکل و توحید اختیار کر لیکر اپنے کو ناچیز سمجھکر بندگان خدا پر نظر ترحم رکھ کر مقبولان حق ہوے ہین۔ علماء کا احسان اسطرح سے جاننا چاہیے کہ وہ لوگ ذات خود سے عامل بالحدیث والفقہ ہوکر برادران دینی کو علم عقاید سکھا کر افعال شرک و بدعت سے بچانے کے لیے کمر سعی باندھکر پند و وعظ سنا کر امور شرعی سے خبردار کرتے ہین ازانجا کہ اس زمانہ عوام الناس کے دلون مین شرک و بدعت کے افعال کی رغبت و محبت بکثرت جم گئی ہے اور شریعت کے کامونکی عادت کم بلکہ شرم آگئی ہے اور اسقدر کاوش ہوگئی ہے کہ اگر کسی شخص نے بندائے شریعت کے کاروبار اختیار کر لیا اور دوسرون کو ہدایت دیا تو بدعتیون نے آپ نہ کرنے کی شرم سے دیندار شخص ہی کو بدنام کرنے پر آمادہ ہو جاتے اور حاسد بن جاتے ہین۔ پس اس جہل و نفسانیت کی سزا روز انصاف مین ہوگی موحد شخص کو چاہیے کہ ناحق الزام دینے والے کے لومت لائم سے نہ ڈرے کہ خدا تعالی فرماتا ہے فلا تخافوھم وخافون ان کنتم مومنین اور مت ڈرو مشرک و بدعتیون کے ڈرانے سے مگر میرے سے ڈرو اگر ہو تم ایمان والے

موحد کہ در پای ریزی زرش | چہ شمشیر ہندی نہی بر سرش
امید و ہراسش نباشد زکس | ہمین است بنیاد توحید و بس

ایک بدعتی شخص گور پرست ریش تراش بے نماز نشہ باز اپنی عادت جبلی سے ایک شخص موحد و متشرع سے بغض دلی رکھتے تھے اور چہتے تھے کہ اسکو

کسطرحکا الزام لگادون مگر موحد صاحب کی چال شریعت کی اور طریقہ شرافت کا
تہا ظاہر اکوئی رویہ بد یا فعل حرام موحد شخص کا نظر نہین آیا فقط کاوشِ دل اور
گمان جہل سے الزام وہابی نام کا لگا کر اقسام کی شرارت پر آمادہ ہوے آخرالامر
موحد شخص نے بدعتی سے کہے کہ ایصاحب اگر بخیال جہل ذہن مین تمہارے
وہابیت کا گمان پیر و پیغمبر سے بد اعتقاد ہونے کا ہی ہے نعوذ باللہ منہا تو وہابی
شخص نے ضد پر شریعت کے مانند تمہارے بے نمازی ہوتا داڑہی موتڈہوانا
مونچھہ بڑہاتا نشہ کرتا نکاح سنت نبوی کے خلاف مین رسوم بدعت شادی
ہلدی و مہندی کنگن و سہرہ باندہتا پیر و پری کو پوجتا شب گشت جلوہ رقص
و باجا کرواتا کہ جن افعال شرک و بدعت کی برائی سے حلال نکاح حرام ہو جاتا ہے
اور اولاد ولدالزنا ہوتی ہے۔ باپ و مرشد کی قبرون کا صندل و عرس کرتا
بچون کے سر مین پیرون کی منت کی چوٹیان رکھتا اور بیوہ لڑکی کا نکاح ثانی
نکر دیکر تمہاری دختر کی مانند رنڈاپے مین سوطرحکی بدنامی ورسوائی سے زندگی
بیوہ کی برباد کر دیکر خسرالدنیا والاخرہ مین گرفتار کرواتا معاذ اللہ من ذالک جب
مین موافق حکم خدا اور شرع رسول کے اپنا رویہ طریق اسلام اور شرع محمدی پر
رکھا ہون تو مین منکر رسول کسطرح ہوا اور تم خلاف شرع رسول اسلامی کامون کی
ضد مین رویہ رکھ کر دوست رسول کیسے ہوے از روے انصاف غور کرو کہ مین
معتقد شرع رسول صلعم ہون یا تم مخالف شریعت واہ کیا خوب آپ چور کوتوال
پہ زور **ف** وہابی کا معنی ہے رحمان والا ؛ کچھہ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
بالاخر وہ بدعتی شرمندہ لاجواب ہو گئے اور یہہ ابیات او نکے مناسب حال لکھے گئے

اے مسلمان یہہ کیا بد عادت ہے
کچھہ بھی شرم از کف وسیادت ہے

مونڈھ داڑہی لبین بڑہاتے ہو
شکل حجام سی وجاہت ہے

سنت وزیب مردمی کی تراش
شرف زینت مین یہہ سفاہت ہے

نہین ہوتی تمیز صورت سے
یہہ مسلمان ہے یا کہ کایت ہے

زعم اسلام اور شفاعت پر
شرع نبوی سے یہ بغاوت ہے

مغفرت کیون ہو ایسی صورت پر
جو خلاف حدیث وآیت ہے

من تشبہ سے کیون نہ ہو ملزم
صاف ہندو ہی کی شباہت ہے

سنکے فرماے اے غلام علے
کیا یہہ صورت مین یہہ قباحت ہے

شکل ہندو ہو مسلمان ہو
اے رسا کس قدر حماقت ہے

مشکل تو یہہ ہے کہ نیک آدمی کو بدی کا الزام دینا گناہ کبیرہ ہے اگر فی الحقیقت کسی شخص مین کچھہ عیب ہے تو اوسکو بد کہنے سے اوسکا عیب جاتا نہین خدا ہی اوسکو عقل نیک دیوے اگر در اصل کوئی آدمی نیک ہے اوسکو کسی نے بد کہا تو وہ بد نہین ہوتا مگر مفت مین عیب لگانے والا گناہ کبیرہ مین گرفتار آتا ہے اور نیک کا گناہ کم ہوتا ہے اور سابق سے بھی ہر زمانہ مین یہی دستور رہا ہے کہ نیک لوگ ہمیشہ بد نام رہے ہین مشہور ہے کہ ہر زمانہ کے پیغمبر کو اللہ تعالے مراتب رسالت دیکر بندگان خدا کو توحید کی ہدایت کرنے کو مامور فرماتا رہا اور وہ انبیا لعبادت معہود یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینہون عن المنکر نیکیات کی دعوت اور راہ راست کی ہدایت اور برے کام کی مخالفت کرنے اون ہی کی قوم اور برادری وامت کے لوگ سخت دشمن ہو گئے بہت ستاے

مقابلہ سے لڑے کئی طرحکی اذیت پہونچاے کئی پیغمبرون کو جان سے مارے اور
کتنون کو جلاوطن کر دیے چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام کو ہزار سال کی عمر تک
دعوت اسلام کرتے پر اون کی امت اس قدر رنج دیے اور جھوٹ کیے
کہ تنگ آکر اون کے حق مین بد دعا کیے کہ خدایا تو اون پر غضب نازل کر کہ
تیری راہ کی نیک بات سمجھاتا ہون تو نہین مانتے اور شرک سے باز نہین آتے
اللہ تعالے اون کی دعا قبول فرما کر غضب طوفان نازل کیا کہ یکسر سطح
زمین کے اندر کا پانی باہر اوبل گیا اور آسمان سے پانی بارش کا چالیس روز تک
یکسان برس کر اس قدر زمین پر پانی چڑھ گیا کہ بڑی پہار اور بلند جہاڑ سب
ڈوب گئے پانی اوسی حالت پر چھ مہینے تک زمین پر ٹھہرا رہا ساری مخلوق کیا
انسان و حیوان دواب حشرات الارض وغیرہ پرند سب آب طوفان غضب
مین ڈوب کر مر گئے از انجملہ اون کا فرزند نافرمان بھی ڈوب مرا اور جس قدر امت
فرمان بردار تھی خدا نے اون کو کشتی مین بچا لیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام
کو ہزارہا طرحکی اذیت دیے آگ مین ڈالے مگر اللہ تعالی نے آگ کو اون پر سرد کر دیا
آخر کار وطن سے نکال دیے۔ حضرت موسی علیہ السلام کو اون ہی کی امت صدہا
مصائب دکھائے آخر اون کی بد دعا سے کئی مخلوق کی صورتین بدل گئین اور
کئی لوگ ہلاک ہوے اور فرعون بادشاہ معہ لشکر دریاے نیل مین ڈوب مرا۔
حضرت یونس علیہ السلام کو شہر نینوا سے صدہا تکلیف دیکر نکالدیے آخر کار
دریاے قلزم مین ڈال دیے مچھلی نگل گئی چالیس روز کے بعد بحکم الٰہی کنارہ پر
اوگل دی عنایت الٰہی سے بصد آفت زندہ نکل آئے۔ ذکریا علیہ السلام کو اونہی

کی امت بہت ستائی قید کیے آخر قید سے بھاگے درخت کے پیڑ مین چھوپے توبھی پہچانہ چھوڑے ارہ سے پیڑ کو کاٹے اور ہلاک کیے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کئی طرحکی اذییت دیے قید رکھے آخر قید سے نکل گئے حواریون کی مدد سے غار زمین مین چھوپ گئے توبھی نہ چھوڑے کھود کر نکال کر سولی چڑہاے۔ مگر اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے بچا لیکر چوتھی آسمان پر زندہ رکھا ہے۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین گروہ کے لوگ ایک حضرت ہی کے اقربا اور برادری یعنی بنی اسمعیل لوگ جنکا خطاب قرآن مین مشرکین اور امیّ آیا ہے اور دوسرے گروہ بنی اسرائیل حضرت رسول اللہ کی دور کی برادری جنکو قرآن مین اللہ تعالےٰ نے اہل کتاب اور یہود اور بنی اسرائیل تین نام سے پکارا ہے اور تیسری گروہ نصاری امت عیسیٰ علیہ السلام کی یہہ تین گروہ کے لوگ جناب خاتم النبی صلعم کے دشمن جانی ہوگئے رشک دعوت اسلام سے کئی طرح کی اذیت دیے ستاے مقابلہ سے لڑے آخر درجہ سرور عالم نے بحکم وہجراہم ہجراً جمیلاً دوپہر رات کو حضرت ابابکر صدیق کو ہمراہ لیکر گھر سے اور شہر مکہ سے مخفی نکل گئے اوسی سفر کی تاریخ سے ہجری لکھتے ہین اسطرح مخفی گھر سے نکل جانے پر بھی دشمنون نے پہچانہ چھوڑا تعقب کیا آخرکار ہر دو حضرات نے متوکلاً علی اللہ جبل ثور کی غار مین جو وحشت ناک جاے سانپ کے رہنے کی تھی تین روز چھوپے رہے جب دشمنون نے ناامید ہوکر نکل گئے تب حضرات مدینہ کو چلے گئے۔ بنی اسرائیلی قوم کی خلاصہ تعریف اس موقع مین اسلیے کرنا ضرور معلوم ہوا کہ عوام قوم اسرائیل کو مثل ترسا دگیر وجہود کے قوم

کفار سمجھتے ہین مگر نہین بلکہ نسل حضرت ابراہیمی ہین کہ خلیل اللہ کو دو بی بیان تہین چہوٹی بی بی حضرت ہاجرہ سے حضرت اسمعیل علیہ السلام اول پیدا ہوے مکہ کے میدان مین دوسری بی بی حضرت سارا سے حضرت اسحاق علیہ السلام بعد پیدا ہوے ان کے فرزند حضرت یعقوب علیہ السلام جنکو اللہ تعالی اسرائیل خطاب سے یاد فرمایا۔ ان کو بارا فرزند ایک حضرت یوسف اور دوسرے بنیامین ہین یہہ دو نون پیغمبر خدا ہوے اور باقی کے دس بہائی جو حضرت یوسف علیہ السلام کو کنعان کی چاہ مین ڈالدیے ان بارہ فرزندون کو بنی اسرائیل کہتے ہین ان کی نسل مین چار ہزار پیغمبران حضرت موسی علیہ السلام تک پیدا ہوئے آئے اودہر حضرت اسمعیل علیہ السلام کی نسل مین حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وصلعم تک کوئی پیغمبر نہ ہوا سو حضرت ختم الانبیا کے اور حضرت عیسی علیہ السلام نسل اسرائیل سے علحدہ ہین ملک نصارا مین پیدا ہوے اونکے بعد چھہ سو برس کے حضرت خاتم النبی کا ظہور ہوا **مولف**

بحر نسل خلیل کے دو صدف	ہر دو پر نور لولوے رحمت
یک مین ہو گئے ہزار ہا موتی	یک مین در یتیم لاقیمت

حضرت نبی آخر الزمان کے وقت مین گروہ بنی اسرائیل سے جو بیشا بگنین وقت کہلاتے تھے حضرت کی رسالت کے رشک وحسد سے دشمن جانی ہوگئے اور کہے کہ ہمارے خاندان کی رسالت بنی اسمعیل مین کیون گئی اون کی مدد مین حضرت کی برادری کے جاہل لوگ اور عیسائی فریق بھی شریک ہوے اور بہت ستائے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو اہل

کوئی اون کے نانا کی امت جنہون نے بڑے اعتقاد سے ڈیڑہ سو نامہ عقاد کی
لکھہ کر مکہ سے کوفہ کو بلوائے پھر وہی لوگ حاکم الوقت یزید کے حکم سے شہر کے
ہمراہ اشناے۔ راہ کربلا مین مع ہمراہیان حضرت امام حسین کو دس روز
کھانے پانی سے تنگ و مجبور کر کر تشنہ لب شہید کیے آجتک بھی تمام حق
پرستون پر وہی حال گذرتا آرہا ہے اگر اسوقت کوئی عالم حقانی شریعت
کے کام اپنی ذات پر لازم کرلیوے یا دوسرون کو کرنیکی ہدایت دیوے تو اوسکے
دشمن ہوجاتے ہین سو کچہہ عجب نہین ہے ؎

مانجا الله والرسول معًا من لسان الورا فكيف انا

ایسے ہی ناخدا ترستون کی نسبت مین خداتعالی فرماتا ہے ویقتلون
الذین یامرون بالقسط من الناس فبشرهم بعذاب الیم
اور قتل کرتے ہین اون کو جنہون نے حکم کرتے ہین سچ بات کا لوگون کو خبر دے
اے محمد اون کو جو شریر النفس ہین عذاب دوزخ سے جو دکھ بھرا ہے پس مرد
متشرع تو اپنی عادت شریعت پر قایم رہے اور حتی الامکان ہدایت شریعت کی
کرتا رہے ؎ رسانیدن امر حق طاعتست۔ اس زمانہ مین حضرات مشیخت مآب
اور پیران شیخ و شاب قبور بزرگان دین پر افعال ناجایز شریعت جو رسوم کہ
مرقد مبارک حضرت رسول اللہ صلعم پر اور صحابہ اکرم اور آیمہ مکرم اور
جناب غوث الاعظم پر نہ ہوتے ہون وہ رسوم اپنے مرشدون کی قبرون پر
ادا کرین تو کیا تعریف اون کے عقیدہ اور اسلام کی ہوگی ظاہر ہے کہ جناب
سرور عالم صلعم کے حکم سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو اونچی قبر دیکھتے ہے اوسکو

توڑکر موافق شرع کے رکھتے بلکہ حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کو اسی کام پر
مامور فرماتے تھے کیونکہ جاہلوں نے اونچی قبروں پر نقش ونگار روشنی غلاف
زرین کا تکلف دیکھکر رکوع وسجود سے جھک پڑتے ہین ایسے تحافت کی برائی
مین مولانا روم فرماتے ہین سے ○ از برون چون گور کافر پر حلل ٭ وز درون
قہر خدا عزوجل ٭ یہہ زمانہ رسول صلعم کی نبوت سے تیراسو لپودہا سال کا
دور ہوا اب کوئی امام یا بادشاہ کے عدل سے شریعت کے کامون کی تعلیم
اور شرک کی مناہی ہونے سے مرد وزن نفس خود کے مختار ہوکر غیرشرعی کام
بے خوفی سے کر رہے ہین ظاہرا پیغمبری کا اقرار زبانی کرتے ہین مگر کار شرعی پر رغبت
صدق دل سے نہین رکھتے بظاہر نیکبخت وہی شخص ہے جو احکام شرعیہ پر عمل
کرے میاداِ بعدم تربیت عمل نکیا تو خدا اوسکو ہدایت نصیب کریگا مگر قرآن
و حدیث و فقہہ کے احکام سنکر سمع قبول سے قایل تو رہے اگر عمل بھی نکیا اور
قایل بھی نہوا بلکہ اولٹی تکرار و تکذیب مین آیا تو خدا ایسے ملحد کی صحبت سے دور
رکھے کہ ایسے مفسد کے فساد کا اثر سب جاہلون کو تاثیر کرجاتا ہے سے ○

بے ادب تنہا نہ خودرا داشت بد ٭ بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد ٭
خدا کو علم ہے کہ خاتمہ کس شخص کا بخیر ہوگا۔ ولاکن شناخت ظاہری خاتمہ بخیر
ہونیکی یہہ کہ نیکبخت کو نیک بات دل ہی سے سوجھتی ہے یا کسی کے سمجہانے سے
سمجہہ مین آتی ہے اور آثار بدبختی کے یہہ کہ نہ دل سے سوجھتی ہے اور نہ سمجہانیسے
سمجہہ مین آتی ہے۔ معاذ اللہ من ذالک الا ابلیس
صاحبو ذرا انصاف کرو کہ اگر بندہ اپنے پروردگار کی قدرت اور عظمت کے مقابلہ

ہین کسی ایک بندے کی توقیر اور عظمت کم کردیا یا اوس بندہ کی بیچارگی بیان
کیا تو کیا برا ہوا کہ خدا پروردگار تمہارا اور ہمارا ہے پس بندہ اپنے پروردگار کی عظمت
وقدرت کو جسقدر بڑہاویگا اوسی قدر ایمان کی زیادتی ہے نہ کہ خداہی کے مقابلہ
مین بندون کی کرامت اور عزت بڑہانیکی گفتگو کریگا تو اپنے خداہی سے نمکحرامی
اور مفسدی ثابت ہوگی کہ اپنے مالک حقیقی سے مخالفت کیا۔ اگر صاحبون کے
دلون مین کچہہ فکر حق شناسی کی اور صورت انصاف کی مدنظر ہے تو غور کرین
کہ ابنیا و اولیا۔ خدا کے بندون کو خدا کے قدرتی امور مین شریک کرنا کیا یہہ
شیوہ ایمانداری کا ہے جب سب مخلوق بندے خدا کے ہین اور سب کا
حاجت روا خداہی ہے تو بندون سے حاجات مانگنے والون کو روکنے والے
شخص کا احسان ماننا چاہیے کہ اوسنے دوستی اور خیرخواہی کی محبت سے سلوک
ہمجنسی ادا کرتا ہے اور بحکم و اصلحو ذات بینکم صلح خیر سے اسلامی برادرون کو
شرک و بدعت کی بری راہ دوزخ اور قہر خدا سے بچاتا ہے اور بطریق انما
المومنین اخوۃ فاصلحو بین اخویکم سب ایماندار آپس مین دینی
بھائی ہین پس صلح کرلین آپس مین۔ و تصلحو بین الناس اور صلاح کرو
درمیان ہین آدمیون کے کہ ہمدردی برادری کی ہے اور طریقہ ابنیا کا۔ حدیث
شریف ہے من تمسک بسنتی عند فسادامتی فلہ اجر مأۃ شہید
جسنے سنت نبی کو سند پکڑلیا جب آپس مین امت نبی کے فساد مذہبی پیدا ہوا ہو
تو اوس شخص کو برکت سے سنت نبی اکرم کے سو شہیدون کا ثواب ملیگا جب
فیمابین مسلمانون کے روک دینا فساد کا ایسا ثواب رکھتا ہے تو کیون موحد کے

دشمن ہوتے ہو کہ اوسنے نیابت پیغمبری ادا کیا افسوس کہ عداوت انصاف کو کھو دیتی ہے ع ہنر بچشم عداوت بزرگ تر عیب است۔ اگر عالم محسن کے احسان کا بدلا خصومت سے کروگے تو اسکا انصاف روز جزا مین ہوگا مگر عالم موحد تو پند و وعظ کرتے ہین کوتاہی نکرے ۵ ترا کی میسر شود این مقام * کہ با دوستانت خلاف است و جنگ۔ رسول اللہ صلعم نے جب مخالفون کو غیر اللہ کی نذر و نیاز کرنے سے منع فرمایے تو وہ لوگ حضرت سے گفتگو کیے کہ ایصال ثواب کے لیے نقد و جنس بزرگون کے نام پر صرف کرین اور اون سے مدد چاہین تو کیا برا ہے ہر چند نبی اکرم صلعم نے برائی شرک اور مدد غیر اللہ سے چہنے کی اور نذر و نیاز جو حق خاص اللہ تعالی کا ہے بندون سے نکرنیکی باتمام حجت بیان فرماے مگر مخالفون کو اثر نہ ہو کر خصومتانہ حجت پر آئے تب اللہ تعالے نے مخالفین کو قایل کرنے کے لیے حضرت سے کہلایا قل اتحاجوننا فی اللہ وھو ربنا و ربکم ولنا اعمالنا ولکم اعمالکم ونحن لہ مخلصون کہدے اے محمد کیا تم جھگڑتے ہو ہم سے اللہ ہی کی نسبت مین کہ وہ پروردگار تمہارا بھی ہے اور ہمارا بھی ہمکو ہمارے اعمال کا اور تمکو تمہارے اعمال کا نتیجہ بس ہے اور ہم تو اللہ کی محبت خلوص دل سے رکھتے ہین حضرت صلعم کے وقت مین بنی اسرائیلی لوگون کو غرور تہا کہ ہم چار ہزار پیغمبرون کی اولاد شیخ المشایخ ہین ہمکو دوزخ کا عذاب نہ ہوگا بلکہ یہہ ترہیب و ترغیب عوام کے لیے ہے تب اللہ تعالے نے اون کی آنکہ کہلنے کے لیے اون کی قوم کے نام سے فرمایا یا بنی اسرائیل اعبدوا اللہ ربی وربکم انہ من یشرک باللہ فقد حرم اللہ علیہ الجنۃ

اے اولاد یعقوب عبادت کرو تم اللہ کی وہ رب تمہارا بھی ہے اور ہمارا بھی
اوس رب یکتا کی نسبت جسنے شرک کریگا اوسپر حرام کیا اللہ نے جنت کو
دوسرے مقام مین فرمایا ان اللہ ربی و ربکم فاعبدوہ ھذا صراط المستقیم
بیشک اللہ رب تمہارا اور ہمارا ہے پس عبادت کرو اوسیکی یہہ راہ مضبوط
ہے اور حقیقت مین بھی یہی بات سچ ہے کہ خدا کی عظمت وشان کی برابری
مین انبیا و اولیا کو بے رتبہ سمجھین گے تو ہی زیادہ تر توحید خدا مین اخلاص اور
تصدیق ایمان ہے والذین امنوا اشد حبا للہ ایمان والے لوگ
سخت محبت رکھتے ہین اللہ سے جملا انبیا و اولیا متا می عمرہا عجز و انکساری سے
سر بسجود رہے ہین سہ بدرگاہ لطف وبزرگیش رہ بزرگان نہادہ بزرگی
زسر۔ ہان اگر بشر کی بزرگی کے مقابلہ مین کسی بشر کو ایک دوسرے پر
ترجیح دین تو نفسانیت کی گفتگو سمجھی جاے اگر کہا جاے کہ نذر و نیاز و عبادت
و دعا خاص خدا تعالی ہی کا حق ہے بندگان خدا سے مت کرو کہ کوئی بندہ
عبادت لینے کے لایق نہین ہے تو کیا برا ہوا کہ اللہ تعالی کو قادر مطلق جاننا
والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالے کہنا یہی تو اصول ایمان ہے الحب للہ
اللہ ہی کے لیے بزرگان دین سے محبت رکھنا چاہیے کہ مقبولان حق ہین والبغض
للہ کافرون سے عداوت رکھنا اللہ ہی کے لیے کہ مردودان حق تعالے ہین
اور بزرگان دین سے حسب مراتب عقیدہ رکھنا سعادت ہے غرض ذات بشر کو
نبی ہو یا ولی حد بشریت سے نہ بڑھانا چاہیے کہ افراط و تفریط سے ہر دو حال مین
یہی بے ادبی ہے حفظ مراتب سے عقیدہ رکھنا چاہیے کہ خیر الامور اوسطہا اور

یہہ بدعقیدہ ہے کہ اللہ تعالی کو مجیب الدعوات جانکر بھی حاجات و سنت
بندگان خدا سے چہنا یہی تو تعلیم شیطان ہے صاحبو غور کرو کہ خدا کی عظمت
کی ضد مین بندون مین قدرت و کرامت سمجہنا اور سنت نبوی کی کد سے بدعتی رسمون
مین رغبت رکہنا اور اوسکے فتور و رواج مین زور دینا کس قدر الحاد و سبے ایمانی
ہے کہ اپنے خالق مہربان سے دور ہونا اور شرع رسول مین فتور ڈالنا مغفرت
و شفاعت سے محروم ہونا اور شیطان سے نزدیک ہونا ہے ؎

بقول دشمن پیمان دوست بشکستی — ببین کہ باکہ بریدی و باکہ پیوستی

ایک متشرع شخص نے بدعتی رسوم سے بچکر اپنا نکاح حسب شرع شریف کر لینا
چاہے اون کی برادری کا جاہل شریر النفس نے شرع کی ضد پر سفید لباس پر غفلت
مین ہلدی کا پانی جسم پر ڈالدیا اور چند بدعتون نے نکاح کے وقت غفلت سے
دونون ہاتہ نوشہ کے پکڑ کر موہنہ پر پہولون کا سہرا باندہ ہے اگرچہ نوشہ متشرع نے
تقت دلعن کرکر کپڑے اوتار دیے سہرہ توڑی مگر نا اہلون نے ضد مین شریعت کے
اپنی ملحدی اور خباثت و بدی تو ظاہر کیے اور گنہگار اور منکر شرع ہو گئے۔ افسوس
لئیانہ دنیا مفت مین برائیون کو الحاد شرع سے لعنت کا ہار گلے مین پڑا اور متشرع
دولہ کو سہرہ رحمت خدا کا اور طرہ سنت رسول کا ملا ہزار آفرین ہے متشرع دولہکو
اور لاکہہ نفرین ہے اوس شریر اسلام بہولے پر۔ دیکہیے شرع کی شادی اوسکی
اور اسلام کی بربادی اسکی پس مومن کو لازم ہے کہ بدعتی گورپرست مشرک سے
گوا اپنا برادر ہے تو کنارہ کرے اور غیر کفت موحد متشرع کو خویش و عزیز رکہے ؎

ہزار خویش کہ بیگانہ از خدا باشد ** فدائے یک تن بیگانہ کآشنا باشد ** ذات سرور عالم صلعم کو خدا تعالی

وان جاهداک علی ان تشرک بی ما لیس لک به علم فلا تطعہما

سے حکم فرمایا کہ اگر لڑین مان باپ تجھ سے اسبات پر کہ شریک لادے تو ساتھ میرے اوس چیز کو کہ نہین ہے تجکو اوسکا علم تو نہ کہا مان اون کا۔ پس اس حکم پر حضرت صلعم نے اپنی برادری مشرکہ سے علحدہ ہوگئے اور صحابا سے غیر کف کو آپس مین باہمدیگر رشتہ داری کے ناتے لگا دیے ؎

چون نبود خویش را دیانت و تقوی   قطع رحم بہتر از مودت قربی

عبرت لینے کی جاگہ ہے کہ جناب پیغمبر صلعم کی کف بنی ہاشمی اور قرابت قریبہ کے لوگ چچا اور پہپیان اپنا قدیمی رویہ کفر و بدعت کا نچھوڑنے اور رسالت پر ایمان نہ لانے سے کافر ہوکر شرافت خاندانی سے نکل گئے اور غیر ملکی شرافت خاندان مین داخل ہوگئے ؎ حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب از روم ؀ ز خاک مکہ ابوجہل اینچہ بو العجبی است۔ مسلمان موحد سے مسلمان بدعتیون کے دلون مین حسد پیدا ہونا ایسی مثال ہے جیسے ہنود نجس کو پاک مسلمانون سے نفرت ہوگی تو کیا اون پلیدون کے انکار سے اسلام کو عیب لگتا ہے ؎

گر کسی از ناکسی بالا نشیند عیب نے۔ سچ ہے کہ نفسانیت کی برائی حقانیت کی بہلائی کو برباد کر دیتی ہے ع نہ بیند مدعی جز خویشتن را۔ خدایا جاہل کی صحبت سے مومنون کو بچا مولف صحبت بد سے آگ بہتر ہے ؀ بلکہ باگ اور ناگ بہتر ہے کاٹتے ہین وہ یہہ جلاتی ہے ؀ یہہ تو ایمان سے اوٹھاتی ہے

امتیاز ایمان بالصواب

ہر شخص کو زعم ہے ایمان کا مگر تحقیق نہین کرتے کہ ایمان کیا شے ہے ان الدین
عند اللہ الاسلام تحقیق دین اللہ تعالی کے فرمان سے اسلام
ہے اور اسلام کے معنے اللہ کے حکم پر محمد الرسول اللہ کے طریق پر چلنا ہے پس
جس شخص نے لا الہ الا اللہ کو پڑھکر صدق دل سے اللہ کو وحدہٗ لاشریک لہٗ
جانکر اوسکی ذات اور قدرت مین کسیکو شریک نہ کیا فقط اکیلا احد اور کل مخلوق
سے الگ پاک وصمد سمجھا تو اوسکو موحد اور اوسکی سمجھہ کو توحید کہتے ہین۔ اور
محمد الرسول اللہ کو بصفت عبدہٗ ورسولہٗ بندہ اور رسول اللہ جانکر اونکی شریعت
پر برابر چلا تو اوسکو اتباع کہتے ہین یہی دو اقرار کا نام ایمان ہے واقعیکہ ذات
باری تعالی کی بیچون لیس کمثلہ شئی ایسی بے مثال ہے کہ زمین وآسمان
کے اندرونی و بیرونی اشیا۔ اور اقسام سے الگ ہے نہ خدا کو عرض وجوہر ہے
نہ جہت و مکان نہ اوسکی ابتدا کسیکو معلوم ہے نہ انتہا نہ کسی سے پیدا ہوا نہ کسیکو جنا
نہ اوسکو جوڑا ہے نہ کف و برادری فقط یکتا واحد ہے اور اللہ الصمد ہے اب اس سے
زیادہ اللہ تعالی کی ذات کو کسیطرح کا خیال و گمان نہ کرے مگر اللہ تعالی کو خالق کل
مخلوق سمجھے اور بس ہے

بسطیعم ہیچ مضمون بہ زلب بستن نمی آید ٭٭ خموشی معنے دارد کہ در گفتن نمی آید

جاننا چاہیے کہ جمیع امور خیر وشر خدا ہی کے قبضۂ قدرت مین ہے
اور علم اوسکا محیط عالم ہے روزی رسانی اور حاجت براری موت وحیات
ہیجدہ ہزار عالم کی اوسیکے اختیار مین ہے مشکلکشائی کرنا بیماری اور صحت بخشنا دعا
قبول کرنا اوسیکا کام ہے تو ایسے قادر کے قدرتی کام بندون مین سمجھنا کفر ہے اور

اور بندون پر اوسکی عبادت فرض ہے آخرت مین سب بندے اوسیکی طرف رجوع کیے جاینگے ظاہر ہے کہ بغیر تفسیر و حدیث و فقہ کا علم پڑہے کے پوری حقیقت مسلمانی کی معلوم نہین ہوتی اگرچہ ہرکدام اپنے کو مسلمان سمجھتا ہے. مگر خودپسندی ہے ہولعت نہ پڑہے ہے علم نہ اوستاد سے پائی تعلیم ٭ نام نور کہدیے ماںباپ میان شمس الدین ٭ نہ فرایض نہ غسل یاد نہ روزہ نہ نماز ٭ کون حاصل سے نے رکھا نام یہہ بیدین کا دین ۔ اصول اسلام اور حاصل ایمان کا نشان یہہ کہ احکام الٰہی پر عمل رکھے جو حکم قرآن ہے اور شرع رسول پہ قایم رہے جو فعل و فرمان رسول سبحان ہے نہ کہ عمل اوری تو نہر فقط مقولہ زبان بے فایدہ ہے

دو صد گفتہ چون نیم کردار نیست	بزرگی بگفتار و دستار نیست

کلمہ شریف کو تو سب مسلمان زبان سے کہتے ہین مگر اوس کا مطلب نہین سمجھتے کلمہ کے دو رکن ہین رکن اول لا الٰہ الا اللہ نہین ہے اللہ کے سواے کوئی لایق پرستش کے بھر ہے تو اللہ ہی ہے یہہ رکن اولی خاص عظمت و شان خدا تعالےٰ کا ہے اور ذات خداتعالیٰ کی ایسی عظیم الشان ہے کہ کسی مخلوق کی نظر مین توکیا مگر قیاس و گمان مین بھی نہین سماتی ہرچند مرشدون نے مریدون کو رسم مراقبہ سے خیال دید پیدا لانے کو توجہ کرتے ہین ولاکن ذات اللہ الصمد کی خیال و گمان سے بشر کے خارج ہے اگر مرشد خود اپنی دید بتادین تو کفر ہے اسبارہ مین حضرت مولوی معنوی فرماتے ہین

پس بدیدے گاو خر اللہ را	چشم حسی گر بدیدے شاہ را
اے برادر بے نہایت درگہیست	ہرچہ بردی میرسی بردی مایست

جس صورت مین خدا کی ذات کو خیال کرین خدا اوس سے بھی زیادہ بری اور پاک ہے ؎

دور بینان بارگاہ الست ۔ جز ازین پی نبردہ اند کہ ہست مراد

مراقبہ سے سرنگون ہوکر فکر کرنا ہے صفات مین خدا تعالی کے اگر علم قدرت الٰہی مین اور رحمت بے انتہائی مین غور کرنے کے لیے مراقبہ کرین تو درست ہے اگر ذات بے مثون کے غور کرنیکو مراقبہ کرین تو کفر ہے ؎

وصل اور اتصال می گویند ۔ قرب اور اوصال می گویند

کتاب مأتہ مسائل کے جواب ہشتاد و ششم مین لکھا ہے کہ مراقبہ مین تصور کرنا درست نہین بلکہ کفر ہے اور حضرت سعدی فرماتے ہین ؎

چہ شبہا نشستم درین دیر گم ۔ کہ حیرت گرفت آستینم کہ قم
درین ورطہ کشتی فروشد ہزار ۔ کہ پیدا نہ شد تختہ بر کنار
کہ خاصان درین رہ فرس راندہ اند ۔ بلا احصی از تگ فرو ماندہ اند

اور قاضی ثنار اللہ خان صاحب دیباچہ کتاب مالا بد منہ کے حمد مین طول عبارت لکھتے ہین کہ جو چیز صاحبان کشف معلوم کرتے ہین وہ شبیہ اور مثال ہے بلکہ صرف خیال ہے آیت شریف قرآن مجید اللہ نور السموات والارض کے اشارت سے واضح ہے کہ خدا تعالی جلوہ نور قدرت سے محیط اشیار آسمان وزمین ہے نہ کہ نور ذات سے کسی احاطہ یا پردہ مین محصور ہے اور نور کے الفاظ قرآنی ناطق ہین او سکے معنی انسان کے فہم مین نہین آتے خدا ہی جانے کہ او سکا کیا بھید ہے بس ایمان غیب پر بحکم یؤمنون بالغیب لانا

چاہیے اگر خدا کو نور سے منسوب کریں تو ذات بے نمون کو تہمت جوہر کی لگانا ہوگا
مشہور ہے کہ جناب خاتم الانبیاء صلعم بھی ابتدا ایام نبوت مین چندر وز مراقبہ
مین توجہ فرماتے مگر بحکم خدا ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ
والموعظۃ الحسنۃ تصور مراقبہ سے الگ ہو کر تبلیغ احکام شرعی جو اول درجہ کی
عبادت ہے خلائق کو پند و وعظ سے دعوت اسلام فرمانا اختیار کیے الغرض
ذات باری تعالیٰ دور تر ہے وہم و گمان سے ہمارے

ای برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم + اگرچہ تشریح عظمت و شان کی کسی مخلوق

سے کچھ بھی بیان نہین ہوسکتی لیکن اغیر کچھ تو کیا جاے تا معلوم ہو کہ جتنی
مخلوق زمین و آسمان مین خلعت خلقت سے پیراستہ ہوئی ہے وہ کبریا شان خالق کے
مقابلہ مین کوڑی مال یا ذرہ مثال بھی نہین ہے

بری ذاتش از تہمت ضد و جنس	غنی ملکش از طاعت جن و انس

کل من علیہا فان ساری خلقت فنا ہونیوالی ہے دیق وجہ ربک ذوالجلال
والاکرام باقی رہیگی خدا کی ذات کہ اللہ باقی من کل فانی۔
رکن دوم کلمہ کا محمد رسول اللہ صفت فضل و احسان حضرت رحمان کا
ہے کہ زمانہ آدم علیہ السلام سے جناب محمد رسول اللہ تک نام ہر نبی وقت
کا شریک لا الہ الا اللہ ہوتا آیا سو باعث تبلیغ رسالت اور تعلیم و تربیت خلقت
کا ہے یعنی او تعالیٰ شانہ بقیام عظمت و شان خود ذات انسان پر فضل و
احسان کرنا چاہ کر دریاے قدرت سے آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو باعث
نشو نماے کونین کیا اور اوسی دریاے رحمت کی آبیاری سے چمنستان ہجدہ ہزار

عالم کو بار آور جہان اور سبز و شاداب ادب و مطیع قربان اور شمر اثمار ایمان
وایقان فرمایا ہے محمد کز ازل تا ابد ہر چہ ہست * بار ایش نام او نقش بست - اور
جملہ عالم سے ولقد کرمنا بنی آدم فضیلت دیا بشر کو کہ ذات انسان اشرف المخلوقات
ہوئی ہے اس گروہ بشر مین شرف بخشا انبیا کو کہ خیر البشر ہوے اونکی تعریف
مین فرمایا تلک الرسل فضلنا بعضہم علے بعض اون جملہ رسولون سے
پسند کر لیا رسلون کو جنپر صحایف اور قرآن نازل ہوے اون کے وصف مین
فرمایا وکل من الصالحین اون سب صلحا سے بھی عزیز کر لیا اولی العظم کو
اونکی ثنا مین فرمایا وکل فضلنا علے العالمین اون سے بھی زیادہ برگزیدہ و مقبول
کر لیا احمد مجتبی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے

حکمت محض است اگر لطف جہان آفرین * خاص کند بندۂ مصلحت عام را -

اس جناب عالیشان کی فضیلت مین فرمایا انا ارسلناک شاھدا
ومبشرا ونذیرا داعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا ہم نے رسول کر دیا تجھکو
گواہی دینے مین توحید خدا کی اور خوشخبری سنانے مین مغفرت اور بہشت کی اور ڈر
بتانے مین غضب اور عذاب دوزخ کے اور دعا چہنے اللہ سے ایماندار امت کی
شفاعت کے لئے حکم سے اللہ کے اور چراغ روشن ہدایت کی راہ کا ہے

ذات محمد است ز مخلوق مفتخر تلمیذ حق ادیب ہمہ منزل قرآن	سردار جن امیر ملک افضل البشر * در دو جہان بزرگ شدہ قصہ مختصر

سبحان اللہ کیا ذات مقدس والا ہے کہ سب بشر سے بہتر و برتر ہے روز ازل مین جل
اور روز ابد مین آخر افسوس ایسے ہادی راہ حق اور داعی مطلق کے امتی لوگ

شریعت کے خلاف شادی اور غمی مین رسوم بدعت بے علم باپ دادا کی چال
کو اختیار کرتے ہین سو عین ضلالت ہے خداتعالے نے باپ دادا کی چال بےعلمی
کے بارہ مین فرمایا ہے اولو کان اباؤھم لایعقلون شیئا ولایھتدون
اگر باپ دادا اون کے عقل نہ رکھتے ہون علم شریعت کی اور نہ ہدایت پائے ہون
تو کیا تم بھی بے عقل ہو جاؤگے لطف تو یہہ کہ قرآن کو کلام خدا اور ایمان سمجھکر
پھر اوسکے خلاف مین اپنی عقل کو دخل دیکر شرک و بدعت کے گناہون مین مبتلا
جو ہوتے ہین بڑی بے عقلی ہے سے

خلاف پیمبر کسے رہ گزید		کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

ایسے ہی جاہلون کی شان مین ارشاد ہے قرآن مین ومنھم امیون
لایعلمون الکتاب الا امانی یعنی اون مین بے علم ہین نہین علم رکھتے کتاب اللہ
کا مگر چند آرزوئین غور کرو کہ مسلمانون نے ہنود کو کافر جو کہتے ہین تو
اسلام اور شرع کے کام نہ اختیار کرنے سے کہتے ہین جب مسلمان کہلاکر شریعت
پر عمل نہ کرین اور نماز و روزہ ادا نکرکر شرعی کی ضد مین شرک و بدعت
کی رسم ورواج رکھین تو کفر کا الزام آویگا یا نہین۔ سچ ہے کہ اپنا عیب اپنے کو
نظر نہین آتا ذرا غور کی نظر سے دیکھین تو ان اللہ لذو فضل علے الناس
کیا احسان خداوند عالم کا ہے بندون پر کہ اپنے فضل و کرم سے رسول اکرم کو
پیغامبر کیا قانون قرآن دیکر ضابطہ توحید کی ہدایت کرنے کو جسمین سارے اداب
خیر و برکات دنیا و دین کے جو نفع رسان خلایق ہین اور تمام نقصانات شر و فساد
کے جو نا موافق ذات انسان ہین جزئی و کلی بتلادیا اور جناب رسالت مآب

صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت سے قد تبین الرشد من الغی
کے ظاہر فرما دیے سانچ اور جھوٹ کو خلاصہ کر کر تا بندگان خدا احوال کو خیر و شر اور
نفع و ضرر سکے معلوم کر لین ۵

ادب آموز از ان ادیب کراو	ادب از حضرت خدا آموخت

اور اصحاب و امام اور علماء راسخ العلم نے موافق تفسیر و حدیث سکے احکام
اوامر و نواہی کتب فقہ و عقاید مین مفصل لکھد کیے با این ہمہ اگر اسلامیون نے
بفحوای ومن یبتغ غیر الاسلام دینا بغاوت دلی سے شریعت
کے کامون مین اختلاف کرین اور شرک و بدعت مین رغبت رکھین اور اوسکے
نشر و رواج مین زور دین تو اون کا ایمان کب رہیگا ایسا شخص مسلمان امت محمد
کیسا ہوگا بے علم عوام تو اپڑھے ہین اون کی کیا شمار ۵

جس کا دادا پڑھا نہ اوسکا باپ	پھر کہان اوسکے گھر مین رسم کتاب

مگر جن صاحبون نے حرف شناسی سے کچھ زعم علم کا رکھتے ہین اونا بھی تو علم دینی
تفسیر و حدیث و فقہ نہین پڑھتے اور جانتے ہین کہ ۵

علم دین فقہ است و تفسیر و حدیث	ہر کہ خواند غیر ازین گردد خبیث

اگرچہ قرآن شریف رواں پڑھنا عبادت مین داخل اور خدا سے ہمکلامی ہے مگر
اوسکے معنی نہ سمجھین تو زیادتی ایمان اور عقیدہ مین نہین ہوتی کیونکہ قرآن
اصل ایمان ہے سوا معنی سمجھنے کے پوری شناخت توحید کی اور کامل پیروی
رسول کی نہین ہوسکتی ۵

چشم بکشا و ببین جملہ کلام اللہ را	آیت آیت ہمگی معنی قرآن ادب است

گمراہون کو معنی قرآن کے پڑہنے سے شیطان شبہہ ڈالتا ہے تو کہتے ہین کہ
بجز صرف و نحو کا علم پڑہے کے نہ پڑہنا چاہیئے سو وسوسہ شیطان کا ہے بلکہ
معنی نہ سمجھکر فقط روان پڑہنے مین ہی شک ہے کہ بغیر معنی سمجھنے کے الفاظ برابر نہین
پڑہا جاتے اور مضامین پورے سمجہ مین نہین آتے اور ہر آیت کا مضمون کس
بیان کا اور مطلب کہان ٹوٹا عبارت کہان ٹہیری بیان سرگذشت کس پیغمبر کا
ہے معلوم نہین ہوتا حاصل کلام اللہ کی تلاوت کا لطف معنی سمجہنے مین ہی ہے
کہ خدا تعالے قرآن خوانون کی تعریف یتلونہ حق تلاوتہ فرمایا ہے۔ اکثر
مسلمانون کو خصوص اس ملک مین سمجہ توحید کی کم ہے بعض کو صحبت سے علما کی
کچہ سمجہ توحید کی آتی ہے تو بڑی عمر مین آتی ہے اوس کبر سنی مین علم الصرف حاصل
کرنیکی فرصت نہین ملتی اگر کچہ ملی بہی تو مدت چاہیے کہ علم الصرف حاصل کرین اور
تا باستعداد معنی قرآن پہونچین جب اس حیص وبیص مین عمرو زید کی عمر عزیز گذر گئی
تو اینہم رفت و آن ہم رفت قرآن کے معنی سیکہنے والے شوق کو بغیر صرف و نحو کے
معنی قرآن کی پڑہنا کچہ مشکل نہین بہت آسان ہے مگر شیطان کا دہوکا ایسا ہے
کہ جاہلون کے دلون مین اقسام کے وسوسہ لاکر راہ ہدایت سے روکتا ہے تا مسلمانون
نے مطلب قرآن سمجہ کر عقاید درست کرلینے سے محروم رہین اور بیعلمی سے اپنے
قبر مین آجاوین غرض جاہلون کو لاعلمی سے نہ اصل توحید خدا کی سمجہ مین آتی نہ
صحیح اتباع رسول کی نصیب ہوتی **مولف**

جسکو کہ مرض شرک جلی سے ہے نصیب ۔ قرآن غذا لطیف ہے کیونکر پچے طبیب
کرتا نہین ہے معنی قرآن مین جسنے غور ۔ کیا فائدہ جو روز ہو قرآن کے چار دور

توحید ہے نصیب ہین جسکے زفضل حق	کافی ہے ایک بیت کریما کا ہی سبق
نداریم غیراز تو فریاد رس	تو ئی عاصیان را خطا بخش و بس

اگرچہ بظاہر مسلمانون نے اللہ کے مقابلہ مین مثل کفار ضداً کسی مخلوق کو اللہ نہین کہتے مگر ندا اللہ کو پکارنے کے خطاب اور الفاظ اور حقوق عبادت بندگان خدا سے ادا کرتے ہین اسلیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولا تجعلوا للہ انداداً وانتم تعلمون اور مت ٹہیرالو اللہ کی نسبت کی نداء غیر اللہ کو اور تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حاجت روا یا مشکل کشا نہین ہے ومن اضل ممن یدعوا من دون اللہ من لا یستجیب لہ الی یوم القیامۃ وھم عن دعاءھم غافلون اور کون شخص زیادہ گمراہ ہے اوس سے جسنے پکارتا ہے سوا اللہ کے اوسکو جو نہین جواب دیتا ہے روز قیامت تک اور خود وہ اون کے پکارنے سے غافل ہین اور حدیث سے مروی ہے کہ ایک صحابی نے جناب مین رسول کریم صلعم کے حاضر ہوے اور کسی کام کے ارادہ کرنے پر انشاء اللہ وانشاء محمد کہے کہ اگر چاہے گا اللہ اور چاہیگا محمد تو کرونگا حضرت صلعم نے سنتے ہی تحدیداً فرمایا کہ اجعلتنی للہ ندا کیا کرلیا تونے مجھے بھی اللہ کے ساتھ پکارنے مین شریک جب وہ صحابی متنبہ ہوگئے پس مسلمانون کو ضرور ہے کہ جب اللہ کو جمیع صفات قدرتی مین نرالا سمجھتے ہین اسی طرح ہر کام کی مدد اور حاجت بھی اوسی کی ذات سے متعلق سمجھین اور دوسرے مین نجانین تو ہی مومن ہین کتاب مائۃ مسایل مین لکھا ہے کہ عبادت کے اصل معنی خضوع وخشوع یعنی عجز وانکساری سے جھک جانا ہے پس لازم ہے آدمی زاد کو اپنے ہمجنس کی تعظیم اس طور

سے نکرے جو نسبت عبادت سے ہو غرض اللہ تعالی کی ذات کو لاشریک
سمجھنے مین یہان تک احتیاط ہے کہ اللہ کا نام اجی کے لفظ سے نہین کہنا ہے کہ
لفظ اجی کا جمع کا ہے اور جمع سے نام اللہ کا لینا شبہہ شرک ہے جب اسدرجہ
کی احتیاط وحدانیت مین خداے واحد کی ہو تو ایسی ذات یکتا مین کسی
مخلوق کو جاندار ہو یا بیجان کسی یک وجہ سے شریک کرے گا تو اوس شخص کے مشرک
ہونے مین کیا شک ہے نعوذ باللہ منہا ہر چند اللہ تعالی کی وحدانیت کو انسان
تو قبول ہی لیگا کہ توحید کا تخم ہر بشر کے دل مین بویا گیا ہے ما من مولود الا
وقد یولد علی فطرۃ الاسلام نہین پیدایش کسی بشر کی مگر ہے تو اسلام ہی
پر ہے آدمی کو عقل حق شناسی ہے حقدانی سے وحدانیت خدا کا اقرار کرہی
لیگا مگر جملہ بہایم وحوش وطیور بھی وحدانیت مین خدا کی ذاکر ہین س

بذکرش ہر چہ بینی در خروش است		ولی داند درین معنی کہ گوش است

بلکہ حیوانات کو بھی جان ہے مگر نباتات اور جماد بھی تسبیح خدا سے
موظف ہین یسبح الرعد بحمدہ گرجنے کی آواز بھی خدا کی حمد ہے س

ہر گیاہی کہ از زمین روید		وحدہ لاشریک لہ گوید

غرض ایماندار وہ شخص ہے کہ رنج وراحت مین یکسو ہو کر اللہ ہی پر
صبر و توکل کرے اور بے ایمان وہ ہے کہ دورویہ ہو کر عیش وراحت مین
اور صحت وفراغت مین جھک پڑے ہے قبرون اور آثار پر شکر گذار ہو کر اور
غم ومصیبت مین چو طرف کے خیالی وسیلہ سے نا امید ہو آخری وقت
بدرجہ مجبوری خدا کو پکارے ناچار ہو کر پیغمبر صلعم کا سچا امتی وہ ہے کہ شریعت

وسنت اختیار کرے تا حیات شرع واسلام پر چہوے اور توحید وایمان پر
مرے وہ جہوٹا امتی ہے کہ نام اوسی پیغمبر صاحب کا توزبان سے کہتے ہین تصدق
نام کے اونگلیان چوم کر لگا دیتے ہین آنکہون کو اور رسوم بدعت شادی اور
تقریبات غیر شرعی کے کاروبار کو رکہدیتے ہین رسم اور راے پر عورتون
کے اور کہتے ہین کہ ہمکو خبر نہین عورتون نے کچہہ کر لیے ہین مگر ہم کیا کرین کہ
ہمارا کہنا عورتون نے نہین مانتیان کہ اون کا پانچوان مذہب ہے افسوس
ایسی کم عقلی پر یہہ نہین سمجہے کہ عورتون پر مقتدر مردان ہین عورتون کی بے تعلیمی
کا وبال قیامت مین مردون پر پڑیگا اون کے حساب کے جوابدار مرد ہی رہینگے
ہین تو اپنے قیاس سے سمجہتا ہون کہ جب عورتون کے پانچوین مذہب بے دینی پر
جو مرد دیوس مجبور رہتا ہے تو وہ چہٹے مذہب والا ہے کہ عورتون کے فریب
سے عاجز ہے صاحبو رسول اللہ کے نام پر فقط اونگلیان چوم کر آنکہون کو
لگانا محبت رسول نہین بلکہ ہر ایک کام رسول اللہ کی سنت کے موافق کرنا
عین محبت ہے کیونکہ محبت کا گہر دل ہے زبان و آنکہہ نہین کتاب مایتہ مسائل
مین لکہا ہے کہ عمدہ ترین علامت محبت جناب خیر البشر صلعم کی اتباع شریعت
کرنا ہے فقط زبان سے کہے اور دل سے عمل نہ کرے وہ شخص منافق ہے اور
منافقون کی تعریف ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار
تحقیق منافق لوگ دوزخ کی آگ کی تہہ مین جلین گے دنیا کی حاکم الوقت نے
بہی ریاست کے ضوابط سیاست مین ہر سر رشتہ حکومت سے دستور العمل قواعد
کے کتنیات جو جاری کیے ہین اوسکے خلاف مین کسی نے اگر بے احتیاطی کیا

تو فوراً گرفت وگیر اور باز پرس ہوتی ہے کیا صاحبون کی نظر مین خدائے احکم الحاکمین اور قرآن مجید دستور العمل مومنین کے فرضی احکام اور حدیث رسول امین کے اسلامی فرمان اور مسائل کتب فقہ کے حاکم دنیوی کے حکم سے بھی کمتر اور بے قدر ہوگئے کہ صاحبون نے شرعی احکام کی کچھ بھی پروا نہین رکھتے بلکہ اون احکام کے تہتک مین مضحکہ سے مسخری کرتے ہین اور شریعت والون کو عیب لگاتے ہین مگر خود ہی بدعتی رسوم کے ارتکاب سے معیوب ہین دیکھیئے جناب رسول اللہ صلعم کی رسالت پر ایمان لائے ہوے صحابیون کو مشرکون نے کمینگی کا الزام دیے اور کہے کہ انومن کما امن السفہاء کیا ہم بھی ایمان لاوین جیسے کہ محمدؐ پر ایمان لائے کمینے لوگ اللہ تعالے نے اون کو جواب دیا کہ الا انھم ھم السفہاء ولاکن لایعلمون خبردار رہو اے محمدؐ وہی کمینہ ہین جو ایمان لائے ہوون کو کمینہ کہتے ہین شریعت کے کامون پر ہنسی کرنیوالون کی نسبت مین ارشاد ہے ان الذین اجرموا کانوا من الذین امنو یضحکون وہ لوگ بڑے گنہگار ہین جو ایمانداروں کے شرعی کامون کو دیکھ کر ہنسی کرتے ہین فالیوم الذین امنوا من الکفار یضحکون پس قیامت کے روز ایمان والے لوگ ہنسین گے مشرکون کی گرفتاری کو دیکھکر فلیضحکوا قلیلا ولیبکوا کثیرا پس ہنسی کرو تہوڑی اچھا ہلو دنیا مین اور نالہ و آہ کرو آخرت مین بہت اسپر یہہ قول مصداق من ضحک ضُحک جسنے شریعت کی ہنسی کریگا اوسکی بھی ہنسی ہوگی۔

مولف واہ صاحب نیچ کو سچ جانئے شرع کو اونکی جہوٹ پہچانئے

کہین اپنے کو امت احمد	شرع سے اون کی ضد کرین اور کد
مت شرع کے دشمن جانی	کیا اسکو کہین مسلمانی
ہے یہی سچ منافقی آثار	منہہ سے اقرار دل سے ہو انکار

افسوس ہے کہ مسلمانی کا دم مارین اور شفاعت رسول کا زعم رکھین اور احکام شرع رسول سے بے پروائی اور بے اعتدالی کرین اور حدیث و فقہہ پر عمل نہ کرین بلکہ کرنے والے کے دشمن ہو جاوین یہ کس قدر جاہلی اور گمراہی ہے ٥

سر جاہلان بر سر دار بہ	کہ جاہل بخواری گرفتار بہ

صاحبو مسلمانی کی نیا تو خدا تعالی کے احکام کی عمل آوری ہے اور پیروی شرع رسول کی اصول دینداری ہے ٥

ابی حکم شرع آب خوردن خطاست	وگر خون بفتوی بریزی رواست

پھر کیون مسلمانون نے اسلامی کاروبار مین خودرائی سے افراط اور تفریط کرتے ہین اور روز جزا مین جوابدار ہوتے ہین۔ خیر کردنی خویش آمدنی پیش مگر شریعت پر چلنے والے سے بغض تو نہ رکھین کہ باہمی مسلمانون مین اختلاف احکام شرعی ہونا اور یکدیگر کدورت رکھنا دین کی خرابی کا باعث ہے نیک کو بد کہنا گناہ کبیرہ ہے اور گناہ کبیرہ کو اختیار کرنا اور اوسپر مداومت رکھنا بمصداق بلے من کسب سیئة واحاطت بہ خطیئتہ فاولئک اصحاب النار ہم فیہا خالدون سچ ہے جسنے مداومت رکھا فعل گناہ پر تو گھیر لیتے ہین گناہان اوسکو پس وہی ہے دوزخی ہمیشہ کا حدیث شریف کا مضمون ہے کہ جب تم

مسلمانون مین باہمی کسی امر شرعی کا جھگڑا ہو تو قرآن و حدیث کے احکام کی طرف رجوع ہو کر تصفیہ کرلو دوسری حدیث مروی ہے ابو داؤد اور ترمذی سے فانہ من یعش منکم بعدی فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی انتہی جو شخص زندہ رہیگا تم مین سے میرے بعد پس دیکھے گا اختلاف بہت پس لازم کرلو طریقہ میرا مؤلف

لو گناہون مین گرفتار نہ ہوای انسان ۔۔ مت دغا پا کہ ہے انسان کا دشمن شیطان
صاحبو غور کرو خوب سمجھ کر دیکھو ۔۔ کام جتنے ہین گناہون کے جہنم کا نشان
جو برے کام کریگا وہ رہے شرمندہ ۔۔ دین و دنیا مین برے کام سے ہوتا ہے زیان
بھائیو شکر بڑا کام ہے سب کا مومنین ۔۔ قہر حق مین نہ پڑو دور ہو حتی الامکان
صفت ایمان سے اللہ مین سب خیر و شر ۔۔ جانکر غیر مین نیکی و بدی پھرت جان
یہہ تو لاحول و لا قوت الا باللہ ۔۔ کار کفار ہے اسلام مین یہہ بات کہان
شرک سے بچ کے جو کرتا ہے نماز و روزہ ۔۔ اس زمانہ کا اوسے سمجھو ولی دوران
اہل اسلام کو توفیق دے یارب کہ کرین ۔۔ شرع کے کام خوشی اور غمی مین یکسان
دوستو شرع پہ قایم رہو با عقل رسا ۔۔ بارک اللہ لنا و لکم بالقران

امتیاز شفاعت

عوام الناس کا قول ہے کہ مسلمان کے اعمال گو کیسے ہی ہون لاکن کلمہ گو کو شفاعت نصیب ہوگی بلکہ اسی امید پہ تمیز اعمال نیک و بد نہین رکھتے۔ سو خیال جہل و لاعلمی کا ہے ورنہ قرآن شریف مین ہر جا۔ اللہ تعالی فرماتا ہے

ان الذین امنو وعملوا الصالحات لهم جنات تحقیق جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کیے اون کے لیے جنت ہے وغیرہ کئی آیات سے معلوم ہوا کہ جنت کا ملنا خداے تعالی کی وحدانیت پر ایمان لانے سے اور پیروی رسول پر نیک عمل کرنے سے مشروط ہے والعاقبة للمتقین اور آخرت کی خوبی پرہیزگارون ہی کے لیے خاص ہے اور تاکید کا فرمان ہے کہ فلیعمل عملا صالحا اختیار کر عمل نیک کو اور بہشت ایسا مقام نہین ہے کہ بد اعمال والے کو سفارش سے ملجائیگا اور غیر مستحق کی سفارش کیے کیجائیگی جملہ اولیا جنت کی تمنا مین پرہیزگاری سے اکل حلال اور صدق مقال توحید و عبادت اور رضا و قناعت اختیار کر لیکر اسلام پر جیے اور ایمان سے انتقال کیے ہین اور عمل نکر کر خالی شفاعت کا بھروسہ رکھنے والے کو فرماہین۔

بدین عمل کہ تو داری بہشت میطلبی بہشت منزل پرہیزگار خواہد بود

جناب رسول صلعم نے اہل بنی اسرائیل کو جو حضرت یعقوب ولد حضرت اسحاق بن حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے مشایخین حاضر الوقت تھے اون کو عذاب دوزخ سے ڈرائے تو وہ لوگ زعم سے اپنے خاندان کے کہے کہ لن تمسنا النار الا ایاما معدودات ہرگز اثر نکریگی ہمکو آگ مگر کئی روز گنتی کے اون کے جواب مین خدا کا ارشاد حکمی ہوا حضرت کو کہ قل اتخذ تم عند اللہ عهدا کہو اے محمدؐ کیا لیے ہو تم اللہ سے کچھ اقرار دوزخ مین نہ جلنے کا یہہ سارے جہان کی خلایق کو معلوم ہے کہ اعمال غیر صالح کرنے سے فرزند نوح علیہ السلام کا غرق آب

طوفان ہوا اور خاتم النبی کے چچایان اور پھوپیان حضرت کا کلمہ نہ پڑہنے
سے دوزخی ہوگئے اور رسول کریم صلعم نے خاص اپنی صاحبزادی بی بی فاطمہؓ
الزہرہ رضی اللہ تعالی عنہا کو ہدایت فرماے یا فاطمہ بنت محمد لاتتکی علے
ابیک اعملی اعملی اے فاطمہؓ بیٹی محمد کی مت تکیہ کرتو اپنے باپ پر
مگر عمل کر عمل کر عمل کر ع سند گی باید پیمبر زادگی درکار نیست ؛؛
روز جزا انصاف کا روز ہے واللہ سریع الحساب اور اللہ تعالی
اوس روز صحیح حساب کریگا کراماکاتبین سید ہے بائین بازو
کے فرشتے یعلمون ماتفعلون جانتے ہین جو تم فعل کرتے ہو نیکی بدی کا
روزنامچہ ہر شخص کے اعمال کا اوسکے ہاتہہ مین دیوین گے دیکھیے حاکم
الوقت کے محکمہ مین غیر حاضری جو کہ لکھی جاتی ہے اوسی کتابچہ کے داخلہ
سے برآورد مین ایام غیر حاضری وضع ہوتی ہے کیا خدا کے حکم سے ملایک
کا لکھا ہوا روزنامچہ کا حساب سفارش سے ردو بدل ہوگا انصاف کا معنی حق
بحقدار پہونچانا ہے ان الابرار لفی نعیم و ان الفجار لفی جحیم
نیک کارون کو بہشت اور بدکارون کو دوزخ مقرر ہے مسلمان اگر کلمہ زبان
سے پڑہا مگر دل مین تصدیق جان اور اعضاؤن سے عمل ارکان بجانہ لایا
تو خالی اقرار زبان سے ایمان کامل نہوا جب تک جس شخص سے قول یا کوئی
فعل ثابت نہو وہ شخص سزا کا مستحق نہین ہوتا۔ مغفرت اور جنت نصیب ہونے
کے بارہ مین خدا فرماتا ہے ان الذین امنوا و عملوا الصالحات کانت
لھم جنات الفردوس نزلا تحقیق جو لوگ ایمان لاے خدا تعالی کی توحید پر اور

نیک اعمال کیے اون ہی کے لیے جنت ہے آرام کی جاے۔ من عمل صالحا فلنفسہ ومن اساء فعلیہا جو عمل نیک کریگا وہ نیکی اوسی کی ذات پر ہے اور جو بدی کریگا اوس بدی کا بوجھ اوسی پر ہے آبا بی کچھہ وسے کچھہ کام نہین آتا دیکھیے پیغمبرون کا حال کہ خدا ے تعالی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو عنایتًا فرمایا انی جاعلک للناس اماما تحقیق مین تجھکو بناتا ہون انسانون کا پیشوا قال ومن ذریتی عرض نکیے حضرت ابراہیم نے کہ اے خدا میری اولاد کو بھی امام کر قال لاینال عہدی الظالمین خدا فرمایا کہ نہین پہنچتا اقرار میرا بیے انصافون کو جو تیری اولاد سے مشرک ہوگا۔ خیال کرو جب کہ پیغمبرون کا یہہ حال ہے تو اور ونکی کیا شمار غرض خدا تعالے کی مغفرت فقط اعمال صالح ہی پر منحصر ہے قوم یا کفت یا نسل پر نہین ہے کہ خدا تعالی فرماتا ہے ان الذین امنوا والذین ھادوا والنصارے والصابئین من امن باللہ والیوم الاخرۃ وعمل صالحا فلھم اجرھم عند ربھم ولاخوف علیھم ولاھم یحزنون اگرچہ مسلمان ہو یا یہودی یا نصرانی یا ستارہ پرست ہو کسی مذہب یا خاندان کا بہروسہ کام نہین آتا۔ بخشایش اوسی شخص کے نصیب ہے جو وحدانیت اور قدرت خدا پر یقین رکھتا ہو اور روز حشر کی پرسش کا خوف رکھے اور نیک عمل کرے پس یہی شخصون کو مغفرت ہوگی رب سے بلا خوف و غم کے ظاہرا شفاعت کے معنی سفارش ہے حقیقت مین وہ سفارش مقبول ہوتی ہے کہ سفارش الیہ مین کچھہ تو صفت ہو ورنہ بے ہنر کی تعریف مین

دروغ کا الزام ہے یہہ تو سب کو یقین ہے کہ امور مغفرت خاص اختیاری
خداے غفور الرحیم ہے اگرچہ شفاعت کے بارہ مین گفتگو کو طوالت بہت ہے
مگر تہوڑی تعریف عظمت و شان حضرت رحمان کی اور مختصر حقیقت فضل
و احسان خداے عظیم الشان کی قول پہ شیخ مصلح الدین سعدی علیہ الرحمتہ
کے منحصر کرتا ہون کہ جمہور کو قول معقول سعدی پرا عتبار ہے سبحان اللہ عظمت
و شان حضرت رحمان اللہ اکبر وہ مراتب اعلی ہین کہ دریاے بے انتہاے
ہو العلی العظیم سے ایک قطرہ شناسائی کا فہم و ادراک مین ملایک جن و
انسان کے نہین سماتا چنانچہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مقربین باقرار
ما عرفناک حق معرفتک پس ایسے حاکم عظیم الشان صمد و سبحان کے اراد
و فرمان مین کیا مجال معذرت ملایک و جن و انسان کی ہے اور بفرمان
مالک یوم الدین روز قیامت گرفت و گیر جبار و قہار کا ہے۔ اور
درازی اوس روز کی اس حساب سے ہو گی کہ دنیا کے ایک سال کی
درازی کا ایک روز ہو گا اس درازی کے تیس روز کا مہینہ اور بارہ مہینے کا
سال ایسے پچاس ہزار سال کا ایک روز ہو گا اوس روز خاص توجہ باریتعالے
کی انصاف پر راجع ہو گی اور میزان انصاف تلے گی ہر ایک شخص کی نیکی اور
بدی بوزن مثقال ذرۃ خیرا یرہ و شرا یرہ رتی رتی کا وزن کیا جاویگا
اوسوقت کسی کو سچ جہوٹ کہنی کی ضرورت نہ ہو گی کہ ہر بشر کے ہاتہ مین اوسکا
اعمال نامہ دیا جاویگا اور ہر اعضا بحکم نختم علی افواہہم و تکلمنا
ایدیہم و تشہد ارجلہم زبان پر مہر کیجاویگی اور ہاتہ پاون شہادت اعمال

کی دہوین گے ٭

مجکو ہے خوف وہ ڈر بہت کل کا	کیونکہ ہوگا حساب پل پل کا

اوس روز مہذب انتظام ملک کا ہوگا وہان کسکا مجال ہے کہ بحکم لایتکلمون الا من اذن لہ الرحمان وقال صوابا نہ بات کرین گے مگر جسکو خدا کا حکم ہوگا اور کہین گے خدا خیر کرے ٭

بہ ہند یدکر بر کشند تیغ حکم	بما سند کرد بیان صم و بکم

ظاہر اسلطنت کے محکمہ جات عدالت مین طریقہ عدل کا ہے کہ اجلاس ناظم مین حاضرین یکسر خاموش رہتے ہین جتنا سوال مفتی کریگا اوتنا ہی جواب مخطی کو دینا ہوگا نہ کم وبیش اللہ اکبر خدا ے جل جلالہ کی بارگاہ جباریت مین کسکا مجال ہوگا کہ دم مارے کہ ملایک اور ابنیا خوف قہار سے تھرّاوین گے ٭

بروزیکہ پرسند از فعل وقول	الو العظم رانن بلرزد زحول

جب منادی حشر کی ہوگی ندا ے انصاف کیجاویگی ابنیا اور اولیاء خوف ورجا سے سر جہکاوین گے اور دعاے ربنا الغفر لنا ذنوبنا سے التجا لاوین گے ٭

چون بہ محشر ندای حشر کنند	ابنیا را نہ جاے معذرت است

حضرت خاتم الابنیا صلعم سے نے حاضر الوقت کے اہل بنی اسرائیل کو سختی عذاب حشر کی سنائی اور خوف جہنم سے ڈرائے تب وہ لوگ مخبر صادق کے مقابلہ سے گفتگو مین آے اور زعم کیے کہ ہمکو روز حشر کے

خوف سے کیا غم ہے کہ ہمارے اباوا جداد ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق
سے موسیٰ تک ایسے انبیاء جلیل القدر ہوے ہین ہم اولاد کو کیا زور حشر
مین سفارش شفاعت کی خدا سے نکرین گے۔ اون کے جواب مین خدا تعالےٰ
فرماتا ہے واتقو یوما لا تجزی نفس عن نفس شیئا ڈرو اوس روز سے
کہ کچھہ کام نہ آویگی کوئی ذات کسی ذات سے رتی برابر ظاہرا شاہی سیاستی
علت کے گرفتار شخص کو سزاے علت سے چھوڑا نے کا طریقہ تین طرح سے
ہوتا ہے۔ پہلا سفارش عجز و انکساری کی سعی سے۔ دوسرا جرمانہ تجویز قضا
ادا کرنے سے۔ تیسرا شمشیر و جمعیت کے زور سے اس تینون طریقہ کی منافی
مین فرماتا ہی خداوند عالم ولا یقبل منہا شفاعة ولا یوخذ منہا عدل ولا ہم ینصرون
نہ قبول ہوگی سفارش اور نہ لیا جاویگا جرمانہ اور نہ وہ فتح پاوین گے
بہادری سے دیکھیے ظاہرا حاکم الوقت کے عدالتی دریافت کی گرفت و گیر
فوجداری مین قاصر کی جوابداری و سفارش و تائید سے پدر و مادر اور
خویش و برادر بھی کنارہ کر جاتے ہین پس خداے جلشانہ کی روبکاری
نظامت مین کسکی طاقت ہوگی کہ قصوروار کے بچاو مین کچھہ کہہ سکیگا اور
کس صورت سے کہیگا کہ واللہ یعلم ما یسرون وما یعلنون اللہ تعالےٰ
خود ہی جانتا ہے جو کچھہ کہ بندہ کرتا ہے پوشیدہ اور ظاہر کے فعل کو
بر و علم یک ذرہ پوشیدہ نیست   کہ پیدا و پنہان بہ نزدش یکیست
جب کہ خدا تعالیٰ خود ہی بندہ کے حالات سے واقف ہو اور ذات
خود سے انصاف پر متوجہ ہو تو کیا ضرورت ہے واقف اسرار سے سفارش

کرینگی جیسا فرزند کی سفارش باپ سے کرین کہ تم اپنے فرزند کو مال واملاک
جمع کردیو یا مروت سے کہین کہ اپنی زوجہ کو زیور و پوشاک درست پہنادیا ما
سے کہین کہ تم اپنے بچہ کو بہت دودہ پلاو توایسی غیرضروری سفارش
کا مضحکہ ہوگا اور حشر مین کسیکو اتنی فرصت نہ ملیگی کہ اپنے بچاو کے سوا
دوسرون کی فکر کریگا ہرچند ہم حیلہ سازون کو مغفرت کے لیے لفظ سفارش
کا ایک حیلہ مل گیا ہے مگر سفارش بیموقع نہین ہوسکتی دیکھیے کہ مقدمات
چہرہم دنیوی کی دریافت مین جب قاضی اجلاس خود مین فریقین کے
اظہار بسیر حلم بند کرکے لیکر روداد سے نفس مقدمہ کے واقعات کو سمجہ کر نظر
انصاف سے مجوز تجویز علت ہوتا ہے تو ایسے وقت مین کسیکو خاطی
کی سفارش کا موقع نہین ملتا بلکہ اگر مجوز خلاف روداد مثل خودغرضی
یا سفارش سے تجویز یا مروت کریگا تو حاکم بالا کو عند التنقیح قابل اعتراض
کا ملیگا اور مجوز پرخطا کا الزام عاید ہوگا از انجا کہ روز جزا مین خود خداے
احکم الحاکمین منصف ہوگا اور مثل مرتبہ مین جرم کا ثبوت کامل رہیگا پس
ایسے موقع مین سفارش کی کیا ضرورت ہوگی خدا تعالی روز حشر کی حقیقت
جناب شافع محشر کو معلوم کراتا ہے وما ادراك ما یوم الدین کیا جانا تو
اے محمدؐ حال روز حشر کا یوم لا تملک نفس لنفس شیئا
اوس روز نہ اختیار رہیگا کسی ذات کو کوئی ذات سے ایک رتی کا والامر
یومئذ للہ اور حکم اوس روز اللہ ہی کا رہیگا اور لبس العظمة
للہ والقدرت للہ مولف

الٰہی مین بندہ گنہگار ہون	گناہون سے اپنے گران بار ہون
قیامت مین ہوگا سریع الحساب	سبھی کے تلینگے گناہ و ثواب
قیامت ہے انصاف و عبرت کیجائے	سفارش نہ زور اور زر کام آئے
نہ کام آئے رشتہ شرافت نسب	عمل ہی پہ جو کچھ ہو رحم و غضب
عمل پر ہے بخشش تری منحصر	گھرانہ نہ میراث و مان باپ پیر
خدایا کراہم سے اعمال نیک	نہو بدعت و کفر کا کام ایک
بھری ہے عمل مین ہمارے ریا	طفیل محمدؐ قبول اے خدا
گنہگار بندہ رسا ہے غریب	شفاعت محمدؐ کی ہوے نصیب

صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادت اللہ فضل و احسان پر مقتضی ہوگا اور بندون پر رحمت کرنا چاہے گا تو میدان حشر مین بارگاہ ارحم الراحمین سے منادی کرم و نوال کی ہوگی ملایک جن و بشر سب معلوم کرین گے کہ افضال رحمانی و صفت رحیمی پر متوجہ ہے اور ابر رحمت سے باران کرم مترشح ہے پھر تو ہر ایک کو توقع ہوگی مغفرت کی ہر ایک اپنی اپنی معذرت کو پیش کرنے پر آمادہ ہو جاویگا ؎

اگر در دہد یک صلای کرم	عزازیل گوید نصیبی برم

اثر لطف خداوند کریم کا ہر دل مین تاثیر کر جاویگا اور پردہ خوف کا رجاء مغفرت سے اوٹھ جاویگا ؎

پردہ از روے لطف گو بردار	اشقیارا امید مغفرت است

یکسر گنہگارون نے بامید قوی بالوعید یدخل من یشاء فی رحمتہ

امید کرین سگے کہ داخل کریگا اللہ تعالے جسکو چاہے گا اپنی رحمت مین
ہر کس اپنا اپنا وسیلہ ڈھونڈین سگے ❁

شنیدم کہ در روز امید و بیم	بدان را بہ نیکان بہ بخشد کریم ❁

غرض سب گنہگاروں نے باز پرس میدان حشر سے حیران و پریشان
پہلے آدم علیہ السلام کی خدمت مین حاضر ہو کر استدعا کرین سگے کہ
یا ابو البشر آپ بشر ہستی کے موجد اور ہمارے جد امجد ہو آج کے روز ہماری
مدد کرو اور مغفرت چاہو حضرت آدم نے سفارش کرنے مین عذر
بتاوین سگے کہ مین خداے تعالیٰ کی نافرمانی کی شامت سے خارج بہشت
ہوا ہون اور دنیا کے حادثون مین تم سب کو ذلت دلوایا ہون آج کے
روز مجھے شرم غالب ہے کہ میری ہی خطا سے تم سب ذریات حادثات
دنیا مین گرفتار آئے ہو سو اوس ندامت کی شرم رکھتا ہون مولف

دانہ گندم کو کہا آدم نے نالیدہ ہوئے	حادثہ دنیا مین ہم پس جا کے مالیدہ ہوئے

سب گنہگاروں نے حضرت نوح علیہ السلام کی خدمت مین حاضر
ہون سگے کہ یا نوح نبی اللہ آج ہمکو آپ مددگار ہو جاو حضرت نوح بھی عذر
کرین سگے کہ میری بے صبری کی بد دعا سے ساری خلقت خدا کی آب طوفان
غضب مین غرق ہو گئی اوس بے صبری کی شرم خدا سے رکھتا ہون کس
منہ سے شفاعت چاہون۔ سب گنہگاروں نے حضرت ابراہیم علیہ
السلام کی خدمت مین حاضر ہو کر التجا کرین سگے حضرت خلیل اللہ بھی
عذر کرین سگے کہ اپنی زوجہ کو دروغگوئی سے بہن کہا تھا سو جھوٹ کی

شرم ہے خدا سے عرض کر نہین سکتا سب گنہگارون نے حضرت موسے علیہ السلام کی خدمت مین عرض کرین گے کہ یا کلیم اللہ آپ ہماری شفاعت چاہو حضرت موسیٰ بھی عذر کرین گے کہ مین قبطی کو مار ڈالا ہون اور فرعون کو بد دعا سے معہ لشکر دریاے نیل مین ڈبا دیا ہون سو شرم ہے عرض کر نہین سکتا سب گنہگارون نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جناب مین حاضر ہو کر عرض کرین گے کہ یا روح اللہ آپ تائید فرماؤ حضرت عیسیٰ نے بھی عذر فرماوین گے کہ دنیا مین مجھے نصرانیون نے ابن اللہ کا الزام لگا کر خدا کی لایق کی پرستش میرے سر سے منسوب کیے ہین وہ شرم آج مجھے دامنگیر ہے آخر الامر شفاعت خواہون نے ہر ابنیا کے عذرون سے مایوس ہو کر عالی جناب مین حضرت ختم المرسلین فخر الاولین والآخرین صلعم کے حاضر ہو کر عرض کرینگے کہ یا رحمت للعالمین آج ہمکو آپ کے ذریعے سواے کوئی وسیلہ باقی نرہا آپکی شان داعیاً الے اللہ باذنہ صدق ایمان ہے اور خدا تعالیٰ نفرمان لیغفرلك اللہ ما تقدم من ذنبك وما تاخر آپکے اول و آخر کے سب گناہ بخشدیا ہے آپ ہمارے حق مین دعاء شفاعت چاہو جب حضرت محمد الرسول اللہ صلعم بصفت وما ارسلناك الا رحمة للعالمین ترحم کریمانہ سے شفاعت جملہ اہل ایمان کی بوصف وانك لعلے خلق عظیم سر انکساری کا سجدہ مین جناب باری کے رکھہ کر بعد حمد و ثنا کے پروردگار کے دعا چاہین گے

ترا اذن شفاعت خواہی ما	کند با این ہمہ گمراہی ما

باستدعاے ومن یغفر الذنوب الا اللہ بارگاہ الٰہی مین بخشش گنہگارون کی چاہین گے کہ یا اللہ کون ہے تیرے سوا بخشنے والا گناہون کا ازانجاکہ شافی روز جزا بارگاہ مجیب الدعوات سے بشرف اجابت دعا دولت عدیم البدل شفاعت کبرا سے سرفرازی پاوینگے اور بایفاے وعدہ عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا کے لطف ایزدی سے ممتاز ہو جاوین گے فی الوقت شفقت شفیع المذنبین سے بقدر اجازت باریتعالی ایماندار گنہگارون کو جو دنیا مین شرک سے اور گناہان کبایر سے بچکر نماز و روزہ و فرایض اللہ پر اعتقاداً و عملاً قایم اور سنت رسول پر دایم رہکر صغیرہ گناہ کیے ہین سو

پیمبر کسی راشفاعت گر است		کہ بر جادہ شرع پیغمبر است

سے سایہ لواے امن شفاعت مین مامون اور ظل حمایت مین مصئون فرما دیگے

کہ دارد چنین سید پیشرو		نماند بعصیان کسے درگرو

مولف

بدی سے نفس امارہ کی ہم سبکو بچا یارب	گناہ اصغر و اکبر ہمارے بخش دیجو سب
نہین اعمال کا ہمکو بھروسا روز محشر مین	فقط تیرے کرم کا ہی بھروسا ہمکو روز و شب
نظر اعمال پر کرلین تو ہمکو شرم آتی ہے	خوشی ہوتی ہی صاحب کے کرم کا ہو بھروسا جب
بچاکر شرک و بدعت سے سمجھ توحید کی دی حق	رسول اللہ شرک کی شفاعت کو کرینگی کب
خدا ہمکو شفاعت مین محمد کی رسائی دے	بجز ذکر حدیث و فقہ قران کے نکھولین لب

امتیاز شرک

اللہ تعالیٰ خداوند عالمیان ہے الملک للہ والحکم للہ اوسکے ملک اور حکم مین کسی مخلوق کا دخل نہین ہے اور مخلوق سے کوئی ایسا مانند نہین ہے جو لیاقت شرکت یا نیابت کی رکھتا ہو ان اللہ علی کل شیء قدیر بیشک اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے اور علم اوسکا وسعت زمین و آسمان کو احاطہ کیا ہے یعلم الجھر وما یخفی جانتا ہے ظاہر و باطن کے حالات کو بدیع السموات والارض طرز نادر سے بنانیوالا ہے زمین و آسمان کو وما بینہما اور جو کچھ اون دو کے درمیان اشیاء موجودات ہین واذا قضی امرا فانما یقول لہ کن فیکون وہ جب چہتا ہے کسی شے کو بنانا تو فرمان دیتا ہے اوس شے کو کہ ہو جا لوقتی الوقت ہو جاتی ہے وہ شے ان اللہ بالغ امرہ قد جعل اللہ لکل شیء قدرا سچ ہے کہ اللہ تعالیٰ خوب پہنچتا ہے ہر شے کے انجام کو واقعی بنایا ہے ہر شے کے لیے تقدیر کہ ہر چیز اپنی مقدار پر بحکم موقت شروع سے آخر تک معین ہے اوس قادر کو نہ وزیر چہتا ہے کہ کام سدھارے و نہ مشیر کہ کسی امر مین تدبیر بتلاوے وکل لہ قانتون سب مخلوق ذی روح اور غیر ذی روح اوسکے فرمان بردار ہین بلکہ لا تتحرک ذرۃ الا باذن اللہ نہین حرکت کرتی کوئی پر کاہ مگر حکم سے اللہ کے

از دہان لقمہ نشد سوی گلو تا نگوید لقمہ را حق کہ کلو

سمجھنا چاہیے کہ شرک کہتے ہین اوس فعل کو کہ خدا تعالیٰ کی ذات و صفات مین یا عبادت مین غیر خدا کو کسی فعل سے یا ندا سے شریک کرنا یعنی خدا تعالیٰ کی عظمت و شان کے لائق کی تعظیم یا عبادت یا التجا غیر اللہ مین بشر سے یا ملائک یا جن و حیوان سے منسوب اور ادا کرنا شرک واقعی ایسا برا فعل ہے

کہ اوس سے زیادہ کوئی گناہ کبیرہ نہین جب ہی تو اللہ تعالی مشرکون کی نسبت مین شرطیہ فرمایا ہے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذالک لمن یشاء تحقیق اللہ تعالی ہرگز نہین بخشتا اوسکو جو کہ شرک کریگا ذات احد کے ساتھ اور بخشدیگا شرک کے سوا جسکو چاہیگا چنانچہ برائی مین شرک کے ہر ورق قرآن شریف کا مضمون ہے والمشرکین فی نار جھنم خالدین فیھا اور مشرکون نے دوزخ کی آگ مین ہمیشہ رہین ومن یشرک باللہ فقد حرم اللہ علیہ الجنۃ اور جسنے شرک کیا اللہ کی ذات کو تو بیشک حرام کیا اللہ اوپر اوس مشرک کے جنت کو اذ قال لقمان لابنہ وھو یعظہ یبنی لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم حضرت لقمان اپنے فرزند کو فرماے اے فرزند ہرگز مت شرک کر اللہ سے تحقیق شرک کرنا بڑا ظلم بھاری ہے حاصل کلام خدا کے قدرتی کام غیر دل سے منسوب کرنا شرک ہے اور شرک بالکل خدا کو ناپسند ہے اور باقی گناہ عمدًا نہ کرے اگر اتفاقًا و سہوًا سرزد ہو تو توبہ کرنے سے شاید غفور الرحیم بخشدیگا مگر وعدون سے اللہ تعالے کے ظاہر ہے کہ گناہ شرک ابدًا نہ بخشیگا مولف

خون ساز و خور ربا دزدی کن و راشی بشو	لیک در پی توبہ و زاری و استغفار باش
خور شرابے باش زانی فاسق و فاجر مگر	شرک بگذار و نمازی باش و روزہ دار باش

حدیث شریف ہے کہ ولا تشرک باللہ فان قتلت وحرقت اور مت شرک کر اللہ کے ساتھ اگر قتل کیا جاوے یا جلایا جاوے تو جب شرک ایسا بدترین گناہ ہے جب تو اوسکی حقیقت سے واقف ہونا ضرور ہے کہ کون فعلون سے شرک لازم آتا ہے۔ کتاب مائۃ مسایل جوابہ حضرت مولانا تاج

الفقہا مولوی محمد اسحاق نواسے حضرت مولانا امام العارفین والمحدثین شاہ
عبد العزیز صاحب افسر المحدث دہلوی قدس سرہ کے جواب اول مین لکھا ہے
کہ شرک کے معنی شریک کرنا غیر اللہ کا اللہ کی الوہیت مین اور حقوق عبادت
مین ہے اور شرک کا انتہا کفر اور الوہیت کی تفصیل یہہ ہے مولف

خیر و شر رزق و حیات و موت ہر جا حاضر		ہے خدا کے قبضۂ قدرت مین حفظ و ناظری
نافع و دافع بلا مشکل کشا سامع دعا		شافع امراض سے ہے اور غیب دان حاجت روا

ان سب عبارت و خوبیون کا قادر رب العالمین ہے ان فعلون کا
جزو بھی کسونے اگر غیر اللہ سے ادا کریگا یا اعتقاد رکھیگا تو شرک ہے فی الحقیقت
فعل شرک خدا تعالی کو کیون پسند ہوگا کہ قادر مطلق کے خاص اختیاری
کامون مین جو اوسکے پیدا کیے ہوئے مخلوق ہین اور خدا کی قدرت مین دخل
دینے کے لایق نہیں اون کو منسوب کردینا نادانی اور بے انصافی ہے
ظاہر ہے اقالیم کے بادشاہ کو اپنے ملک مین خود حاکمی کے سوا دوسرے کا حکم جاری
ہونا کسطرح سے عار و ننگ آتا ہے اور کیسا ہی خاص تابعدار ہو بادشاہ کے
ذاتی اختیارات مین مثل جاگیر یا خطاب یا قصاص خون وغیرہ اختیارات
مین دخل دے نہین سکتا۔ پس اللہ جلشانہ کے قدرتی کامون مین کس بندہ
کی طاقت ہوگی جو دخل دیگا۔ بدعت کہتے ہین اون افعال و رسوم کو جو حیات
شریف مین جناب سرور عالم کے مروج نہ تھے بعد از زمانہ قرون ثلاثہ کے
طریق اسلام مین رواج پائے غرض شرک کی ابتدا بدعت ہے اور انتہا اوسکی
کفر ہے فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ

فی الناد جتنی نئی باتین کہ پیغمبر صاحب او صحابا اور اماموں کے زمانہ کے بعد ایجاد
کی گئی ہین وہ سب بدعت ہین اور سب بدعت گمراہی ہے اور گمراہی راہ دوزخ کی ہے
لازم ہے ہر بشر کو کہ کوئی گناہ صغیرہ ہو یا کبیرہ ہرگز نہ کرے حتی الامکان بچے
مگر آخر کار گناہ تو بشر ہی سے صادر ہوتا ہے جب سہواً یا مجبوراً سرزد ہونیکی
صورت مین فی الفور توبہ کرے البتہ وہ گناہ خدا تعالے اپنے کرم سے بخشیگا
ہر چند مسلمانون نے کافرون کے بتون کو پوجنے سے انکار رکھے ہین مگر بلائی
پرستش قبور و آثار بزرگون مین گرفتار ہوکر مقابلہ مین کفار ناواقف خوبی
اسلام کے یہہ بھی وہی فعل پرستش غیر اللہ سے اوسی نوبت کو پہونچگئے ہین
عوام کا مقولہ ہے کہ اللہ تعالی تو مالک ہے مگر اولیاء بھی اہل دل مقبولان خدا
ہین اوسکے حکم سے کرامت کرتے ہین اگر ہم اون سے اپنی حاجتون مین مدد
چاہین اور اون کے علم و آثار و قبر کی تعظیم کرین اور نذر و نیاز سے ایصال
ثواب کرین تو کیا مضایقہ اور قباحت ہے کہ وہ لوگ خدا سے عرض کرکر حاجت
روا کرواتے ہین یہہ خیال اون کا جہل و لاعلمی کا ہے کہ اون کے فہم مین پوری
عظمت قدرت الہی کی نہین آتی بلکہ خیال ناقص سے قیاس کئے ہین کہ خدا بھی
مثل بادشاہ دنیا کے حاجتون سے بندون کی غافل ہے اور [illegible] ن [illegible]
وزیر و دیوان کے خدا سے سفارشی اطلاع کرکر حاجت روا کرواتے ہین مگر خدائے
عالم الغیب کی نسبت مین یہہ مثال غفلت کا دنیا صریح غلطی ہے اور نہین
سمجھے کہ حقیقت مدد کی کیا ہے اور مدد کس شخص کو کس بات کی کسطور سے
چاہتے حقیقت مین حاجتمند کو مدد دینا اوس مقتدر کا کام ہے جو نفس مقدرت سے

واقف اور قدرت مدد کی رکھتا ہو اور سفارش کی ضرورت اوسوقت ہوتی ہے کہ مدد دینے والے کو مقدمہ کی خبر نہ ہو دوسرے کے بیان کا محتاج ہو اگر صاحب اقتدار ہی کو پوری حقیقت مقدمہ کی معلوم ہے اور سفارش کرنیوالے ہی کو نفس مقدمہ معلوم نہ ہو تو ناواقف شخص کیا سفارش کرے گا

سچ ہے کہ اولیا اہل دل مقبولان حق ہین اہل دل وہی حضرات ہین جو اپنے دل کو خوف خدا سے آمادہ رکھتے ہین اور ہر دم یاد حق مین ہین جاہلون نے اہل دل کو غیب دان سمجھے ہین سو حماقت ہے

از خدا ترسند جملہ اہل دل	مثل خاک از آب رحمت مذہل

صاحبو پروردگار کون سی غرض و حاجت دینی و دنیوی ہم بندون کی نہین برلاتا جو ہمکو بے اختیار بندون سے مانگنے کی ضرورت ہوگی

وہ گیا ہے جو نہین ہوتا خدا سے	جو تم سنے مانگتے ہو اولیا سے

خدا خود ہی فرماتا ہے ادعونی استجب لکم دعا مانگو تم مجھ سے قبول کرتا ہون مین دعا کو تمہاری اجیب دعوۃ الداع اذا دعان قبول کرتا ہون مین دعا کو دعا کرنے والے کی جسوقت کہ پکارتا ہے مجکو فالیستجیبو لی والیومنو بی لعلہم یرشدون پس بندہ میرے ہی سے مانگے اور میرے ہی پر ایمان رکھے البتہ وہ شخص مراد کو پہونچیگا اور خداتعالی کو سخت ناگوار ہے کہ اپنے قدرتی احسانات کو کسی بندہ کی طرف نسبت دین اور بزرگون کو بھی سخت انکار ہے اگر کسی جاہل نے خدا کے خاص قدرتی کام انہی طرف منسوب کرے تو ذرا انظر انصاف سے دیکھین تو خدا کے احسانات ہمارے حال پر کسقدر

تھوا اور بالے بال بکھرے ہوے ہین ~ اگر ہر موی من گردد زبانے
بہر یک در دے رانم داستانی ٭ نیارم گوہر شکر تو سفتن ٭ سر موی
ز احسان تو گفتن ٭ بھلا کس زبان سے ادا ہو شکر باریتعالی کا کہ ہمکو ذات
انسان اور امت محمد صلعم مین پیدا کیا شرف اسلام بخشا قرآن و حدیث و فقہ
وعقاید کا علم سکھا کر ایمان نصیب کیا بغیر مانگے یوم جدید و رزق جدید دن
بدن زیادتی عمر اور تازہ روزی بخش کر نعمتین کھلاتا ہنیئا بالعافیہ آرام سے
نکلاتا ہے بول و براز جاری رکھا ہے بفرمان وجعلنا نومکم سباتا نیند بہر
سلا کر نفس کو استراحت بخشتا ہے اور درمیان زمین و آسمان کے جتنے اشیاء
و اجناس خورش اور اقسام لباس ہین سب ہمکو انعام دیا اور بہت اشخاص
ہمارے ہم عمرون کو ذایقہ موت کا چکھایا اور ہمکو زندہ رکھا ہے مال و
املاک پردست رس دیا ازواج و اولاد بخش کر دنیا کی ہوس پوری کیا
خلایق مین فخر و عزت بخشا جسم کے اعضا برابر جمایا صورت و شکل مین فرق
نہ لایا لغت شہوت سے حظوظ نفس مرحمت فرمایا زبان مضغۂ گوشت پر
قدرت سے بات پیدا کیا تندرستی ہزار نعمت عیش و راحت عطا فرمایا اگرچہ
بندہ کو ما اصاب من مصیبۃ الا باذن اللہ نہین پہونچتی کوئی مصیبت
مگر حکم سے اللہ کے پہونچتی ہے تو اوسمین بھی عین حکمت ہے کہ صبر و شکر سے
بندون کے ایمان کو آزماتا ہے اور فرماتا ہے ولنبلونکم بشیء من الخوف
والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات اور البتہ آزماتے ہین ہم
تمکو کسی طرح سے یعنی خوف مخالفین سے اور فاقہ کشی اور افلاس سے اور

نقصان جان و مال سے اور زراعت و باغ سے پس جو موحد کران امتحانی مشکلون کو تاب لایا اور مخالفون کے بدنام کرنے اور ستانے سے نہ گھبرایا اور بحکم ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ صبر و رضا اختیار کیا تو وہ ایماندار بندہ خدا کا کہلاتا ہے ؎ مشکلی نیست کہ آسان نشود ٭ مرد باید کہ ہراسان نشود۔ اس پارہ مین خداتعالی حکم کرتا ہے حضرت پیغمبر صلعم کو وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اور خوشخبری سنا دے اے محمد صبر و شکر کرنیوالون کو کہ جب پہونچتی ہے مصیبت تو کہتے ہین ہم اللہ کے ہین اور اوسیکی طرف پھر جانیوالے ہین۔ یاد رکھنا چاہیے کہ خدا کی طرف سے اگر مومن شخص کو دنیا مین کچھ تکلیف پہونچے تو آزمایش صبر و رضا کی ہے اگر کافر کو کچھ اذیت پہونچے تو اوسکے اعمال کی سزا ہے غرض خداتعالے کے اس قدر احسانات بندون پر ہوتے ہوے ہرگز نچاہیے کسی بندہ کو کہ اپنے پروردگار کے احسان کو بھولکر جہل سے بندگان خدا کا شکرگذار ہووے ؎ عزیزیکہ از درگہش سر بتافت ٭ بہر درکہ شد ہیچ عزت نیافت۔ کیا بڑی حکمت ہے حکیم علی الاطلاق کی کہ ان مع العسر یسرا تکلیف کے بعد آرام اور آرام کے بعد تکلیف ایسا کچھ رنج و راحت کا پھیر رکھا ہے کہ انسان کو تمیز رنج و راحت کی ہو کر شکر و کفر کی قدر ہو قدر عافیت کسی داند کہ بمصیبتی گرفتار آید ؎ ز حادثات زمانہ ہمین پسند آمد ٭ کہ خوب و زشت و بد و نیک درگذر دیدم ٭ کہان تک تشریح ہووے احسانات خداوند کریم کی جو دم کہ پہنچ جاتا ہے حیات کو مدد دینے والا ہے اور جو دم کہ

اوپر آتا ہے فرحت بخشنے والا ذات کا ہے خدا تعالی مجیب الدعوات ہے بندون کی عرض حاجت سننے والا اور پرورش و پرداخت کرنیوالا پڑھتے ہو بفرمان شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا کہ بندہ گنہگار پریشان روزگار ہاتھ عاجزی کا بارگاہ الہی مین اوٹھاتا ہے تو پہلے بار کی دعا پر بوجہ حکم عدولی بندہ کے نظر نہین کرتا جب دوسری بار عجز و انکساری سے دعا کیا تو ترحم رحمانیت پر متوجہ ہوتا ہے پھر تیسری بار تضرع و زاری سے التجا دردمندی کرتا ہے تو حیا سے غفور الرحیم سے شرم فرماتا ہے ؎ اشہدو یا ملائکتی قد استحییت من عبدی ولیس لہ غیری فقد غفرت لہ گواہ رہو اے فرشتو مجھے شرم ہے اس بندہ عاجز سے کہ میرے سوا اس داعی کا کوئی مددگار نہین ہے اسنے فقط میرے پر ہی بھروسا کیا ہے تو ضرور ہوا مجھہ مالک کو دعا کا قبول کرلینا

؎ ایکہ خواہی گر بلا جان واخری + جان خود را در تضرع آوری +

سبحان اللہ کیا نوازشات خداوند عالم کی ہین عالمیان پر کہ ہمارے فہم مین نہین آتے اور کیا خدا فراموشی ہے مشرکون کی کہ ایسے ارحم الراحمین کو جو اقرب الیہ من حبل الورید بشر کی شہرگ سے نزدیک ہے نہ پکارین اور غیر اللہ مردگان کو جو زندون کی بات نہین سنتے اون کو پکارین تو بہت افسوس ہے

؎ نحن اقرب الیہ آمدہ است + دور افتادہ تو از پندار +

پس ایسے قریب و حضور کو دور اور غافلان دور کو حضور سمجھنا کس درجہ کی غفلت ہے مولف خدا نزدیک ہے ہم دور سمجھین + بغل مین شے منادی شہر مین دین + دیکھئے ظلم کو مشرکون کے کہ کھیتون کی پیداوار غلہ انبار کرکر

بغیر کسی ایک کے نام سے کچھ نذر و نیاز ادا کرے کے نہ آپ کھاتے نہ دوسرے
صرف مین لاتے حالانکہ زمین سے اناج پیدا کرنا رب العالمین کا کام ہے
کہ اپنی ربوبیت سے مخلوق کی زندگی کا رزق پیدا کرنے کے لیے بہ فرمان
والارض کیف سطحت زمین کے فرش کو مسطح کیا رنگارنگ زمین
ہر قسم کی مٹی سے اور اقسام کا اناج پیدا کیا ہر ایک دانہ علحدہ شکل و لذت سے
اور اناج کا موسم پھرنے کو جدا گانہ تبلا دیا اور اوس اناج کے پھرنے کے آلات
و اسباب لکڑی اور لوہا و رسی اور جانور مہیا کیا جسکے زور سے زمین نرم ہوجاے
اور بحکم والسحاب المسخر بین السماء والارض ابر کو حکم دیا کہ دریا سے پانی
اوٹھا لیکر درمیان زمین و آسمان کے دوڑ جاے اور رعد فرشتہ کو حکم دیا
کہ باہتمام حسب ضرورت ہر ملک پر بارش برساے اور زمین کو حکم دیا کہ بوے
ہوے تخم کو سڑنے ندیکر مولکا اوگا دے اور ہوا کو حکم دیا کہ اوگے ہوے زرد
مولکے کو سبز کر دیوے اور فرشتون کو تعین کیا کہ روئیدہ درختون کی شاخ
و برگ ہر روز بڑہاتے جاوین چاند کو حکم دیا کہ پرتو انوار چاندنی سے دانہ مین
دودہ بھراوے اور آفتاب کو حکم دیا کہ التہاب شعاع دہوپ سے دانہ مین پختگی
لاوے اور خشک کرے سہ ابر و باد و مہ و خورشید و فلک درکاراند +
تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری + ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمان بردار +
شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری + نظر انصاف سے دیکھیئے تو کیا قدرت ہے
خدا کی کہ ایکدانہ سے کمثل حبۃ انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مئۃ حبۃ
مثال ایکدانہ کے مولکے مین اوگتا ہے ساتھ خوشہ اور ہر خوشہ مین صدہا

دانے سبحان اللہ کیا قدرت ہے پروردگار کی کہ انسان کی عقل اوس کے
سمجھنے مین گم ہے اور ہر دانا بھی نادان ہے افسوس ہے ایسی قدرت کے
پیداوار غلہ کے انبار کو جو سیرون سے بھر کر پلون سے انبار کر کر اوسکے شکریہ
کی نیاز کسی ایک بندہ خدا کے نام سے ادا کرتے ہین جسکو سمجھ تک نہین کہ اسقدر
قدرت کا غلہ انبار کیسا ہوا۔ پس ایسے خدا فراموش و ناسپاس و ناحق شناسون
کو جہنم مین عذاب الیم دینا ہے خدا کا شرط انصاف ہے ۞ جو لوگ نعمت
صحت و اقبال و ہنر عمر کا شکر ۞ نہ بجالائین خدا کا تو ہے سب بے ایمانی ۞
ہر دم احسان خداوند کے ہون بندون پر ۞ بہت افسوس کہ بندون سے
ہو نافرمانی ۞ مالک و حاضر و مختار و مہربان سے نہ مانگ ۞ غیب و ناچار
سے مانگین تو یہہ کیا نادانی ۞ تابع ہین مالک خود کے سگ و خنزیر و خر ۞
لگو انسان یعنی رب سے ہو کیا انسانی ۞ عوام کا عقیدہ ہے کہ اولیاء کی قبرون
سے حاجات چاہین تو اون ولی اللہ کی پاس خاطر سے اللہ تعالی مرادین
برلاتا ہے یہہ صرف خیال ہے ورنہ خدا تعالی کو بالکل ناپسند ہے اگر اپنا بندہ
اپنے رب کو بہول کر غیر اللہ سے کسیطرح کی حاجت چاہیگا اور بزرگون کو سخت
ناگوار ہے کہ خدا کے قدرتی کامون کی انجام کسو نے اپنی طرف منسوب
کریگا ہر چند بزرگون نے تا زیست اپنی ذات کو شرک سے بچاتے رہے ہین
اور خود اپنے سب کام خدا پہ سونپ کر گئے ہین ؎ تا کار خویش را بخداوند
کارساز ۞ بسپاردیم تا کرم او چہا کند ۞ مگر بعد مرگ اون کے نادان دوستون
نے اون پاک ذاتون کو اپنے ناپسند افعال سے منسوب کرتے ہین کہ جس

طرفین کی برائی ثابت ہوتی ہے عوام الناس دنیا مین بندگان خدا پر آخرت
کا بھروسا جو رکھتے ہین اون کے احوال خدا قرآن مین فرماتا ہے ولو یری الذین
ظلموا اذ یرون العذاب جب دیکھین گے پیر پرست لوگون نے
قیامت مین عذاب کو تو گھبرا کر اپنے پوجے ہوے وسیلون کو ڈھونڈینگے
کہ آج کے روز کچھ مدد دین گے اذ تبرء الذین اتبعوا من الذین اتبعوا
جب پیر صاحب دیکھین گے ایسے معرکہ بازپرس روبکاری خدا تعالی مین
میرا نام پرستش کرنے مین لے رہا ہے فی الفور شرم و خوف سے کنارہ
کر جاوین گے تب مرید نے پیر کے کنارہ کر جانے کو دیکھکر پکار اوٹھین گے
کہ لو ان لنا کرۃ فنتبرء منہم کما تبرء و منا اگر ہمکو پھر جانا ہو دنیا مین
یا اللہ تو ہم بھی ان کے نام سے کنارہ کر جاوین گے جیسا یہہ پیر ہم سے آج کے
روز کنارہ کر جا رہے ہین کذالک یریہم اللہ اعمالہم حسرات علیہم وما ہم
بخارجین من النار اسیطرح حسرت اعمال دکھاویگا اونکو اللہ اور نہین
وہ نکلنے والے آگ سے ظاہر ہے کہ مادر مہربان کو اپنے بچے کی پرورش کے
لیے کسی کی امداد کی ضرورت نہین ہوتی اور مدد کی ضرورت دو سبب سے
ہوتی ہے یا تو حاجت کا بر لانیوالا اوس حاجت کی حقیقت سے بیخبر ہو یا واقف
ہوکر نفسانیت کی ضد سے روا نکرتا ہو۔ خدا تعالی بندون کا ہر آن و ہر زمان
حافظ و نگہبان ہے جبھی تو ہم بندے ہر طرحکی بلایون سے بچکر پرورش
پاتے ہین سچ ہے کہ بندہ خدا کا کہلا کر حاجات دلی غیر اللہ سے چاہنا گویا
اپنے ولی نعمت سے روگردان ہونا ہے یہہ شیوہ بندگان حق پرست کا

نہین ہے غیر اللہ سے مدد چاہنے والون کی نسبت مین خدا فرماتا ہے ومن
اضل ممن یدعو من دون اللہ الی آخرہ اور کون گمراہ زیادہ ہے اوس شخص
سے کہ پکارتا ہے اللہ کے سوا دوسرون کو اور غیر اللہ سے حاجت مانگنے والے
سے خدا ناراض ہونا ہی شرط انصاف ہے اوسکی مثال ہر شخص اپنے پر تصور
کر لیوے کہ اگر کسینے کوئی چیز تمہارے گھر کی تم مختار سے نہ مانگکر بے اختیار
طفل و غلام سے مانگ لینے والے پر کسقدر خفا ہوگے کہ بے اختیار بچون
کو فریب دیکر کیون مانگتے ہو اور فی الحقیقت یہی بہتر ہے کہ سائل نے مالک
مختار ہی سے مانگے کہ بخوبی مقصود بر آتا ہے اور یہہ بھی درست ہے کہ مختار
کے عزیزون کا واسطے سے کہ تیرے پیارون کا صدقہ کچھ دے تو البتہ پیاس
عزیز خود ضرور کچھ دیگا کتاب مائۃ مسایل کے جواب ۲۳ بست وسوم مین لکھا
ہے کہ اگر دعا مانگا کسو نے کہ خدایا بحرمت نبی و ولی حاجت میری روا کر
تو درست ہے غرض حاجت جزئی و کلی خدا ہی سے چہنا اور خدا ہی پہ توکل کرنا
طریقہ موحدین انبیا و اولیا کا ہے س کار ساز ما بہ ساز کار ما
فکر ما در کار ما آزار ما + حقیقت مین بڑی بے ایمانی ہے اوس شخص
کی کہ خدائے مجیب الدعوات اور قاضی الحاجات کو بھولکر اوسکے بندون
کو حاجت بر آر سمجھنا اور مردگان سے دعا و حاجت چہنا دو صورتون سے خالی
نہین یا تو خدا سے ناراض ہونا یا اوسکو غافل از حال بندگان سمجھنا اور
خدا بندون پر ہر حال مین مہربان ہے اور کیون مہربان نہ ہوگا اپنے پیدا
کیے ہوئے بندون پر کہ ظاہرا پادشاہ اقلیم کی صفت موصوف ہے۔

سے دو بار دگر آید کسی بخدمت شاہ * سیوم ہر آینہ دروی کند بلطف نگاہ * امید ہست پرستندگان مخلص را * کہ نا امید نگردد ز آستان الہ اور مولانا جامی کتاب یوسف زلیخا مین فرماتے ہین سے گم ہر وہم و ترک ہر شکی کن * رخ وجہت وجہی دریکی کن * دل کا رخ اللہ کی طرف رکھنے والا ہی تو اہل دل ہے بلکہ کلہم بزرگان دین اور جملہ موحدان مخلصین کا یہی قول ہے سے دل جانب دو چار مکن یکدلہ کن * مہر دگران از دل و وز جان یلہ کن * یک صبح باخلاص دعا کن باللہ * ار کار تو بر نیاید انگہ گلہ کن * پس ایسے مالک و مہربان کو بھول کر بندگان بے اختیار سے حاجات چاہا تو کیون الزام بیوفائی کا اوس ناشکر یہ حق فراموش پر عاید نہ ہوگا اور صفت وفاداری کی ہے کہ نیک بخت غلام صاحب کی رضا پر اور سعادتمند فرزند والدین کی مرضی پر اور لایقہ زوجہ شوہر کی خواہش پر اطاعت گذار ہوتے اور کہتے ہین کہ ہر حیاتی مار بخت عین الطافت ہے جو بندہ خدا ہی پر توکل کیا تو خدا خود اوسکا حافظ و نگہبان ہوتا ہے سے خدا خود خانسامان اسباب توکل را

امتیاز کسی مخلوق مین علم غیب نہونیکی

غیب دانی کا علم خاص خدائے علام الغیوب کو ہی ہے مخلوق سے کسی ایک بندہ کو نہین ہے ذات خدا ہی عالم الغیب و الشہادۃ العزیز الحکیم ہے علم غیب کی صفت یہہ جو تمامی عالم پر محیط ہو اور اوسی احاطہ مین کا ایک جزو ہے سن پانا پکارنے کی آواز کو یا معلوم کرنا دل کے ارادہ کو اور ایسا علم محیط

عالم مختص ہے فقط اللہ تعالی ہے کی ذات خاص کو اس علم غیب کو غیر اللہ مین سمجھنا شرک ہے کتاب جواہر اخلاطی مین لکھا ہے کہ ان زعم ان النبی صلعم یعلم الغیب و یکفر فماظنك بغیرہ انتہی اگر کسی نے گمان کیا کہ تحقیق نبی صلعم جانتے ہین غیب کو تو کافر ہوتا ہے پس کیا گمان ہے تیرا ساتھہ غیرون کے اور مولانا شیخ عبدالحق دہلوی نے کتاب لمعات شرح مشکواۃ مین لکھا ہے کہ منع رسول اللہ صلعم نسبۃ علم الغیب الیہ مطلقا منع فرمایے رسول اللہ صلعم نے نسبت دینا علم غیب کا اپنے طرف بالکل اور حضرت شیخ عبدالحق صاحب نے کتاب لمعات مین تحریر فرماتے ہین انما منعھن عن ذالک کراھۃ ان ینسب علم الغیب الیہ مطلقا انتہی یعنی سوا اسکے نہین ہے کہ منع کیا اونکو اس سے واسطے مکروہ جاننے اس بات کے کہ نسبت کی جاوے علم غیب کی طرف اون کے کسیطرح اور ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر مین لکھا ہے ان الانبیاء لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الاما علمھم اللہ تعالی تحقیق کہ انبیا نہین جانتے تھے غیب کی باتون کو اشیا سے مگر جو بتا دیا اون کو اللہ تعالی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے لا یعلم ما فی غد الا اللہ نہین جانتا روز آئندہ کی خبر کوئی مگر اللہ تعالی اور بیہقی نے کتاب الاسماء والصفات مین حضرتہ بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے ومن زعم انہ یخبر الناس ما یکون فی غد فقد اعظم علی اللہ الفریۃ اور جس نے بیان کیا کہ تحقیق رسول اللہ جانتے ہین جو کل ہوگا سو

اوس شخص نے اللہ پہ بہتان کیا بہت بڑا خدا تعالی نے رسول اللہ صلعم کو
حکماً فرمایا ہے قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ کہدے
اے محمد نہین علم ہے کسی شخص کو آسمانون اور زمین مین غیب کا مگر اللہ ہی کو
ہے خدا تعالی حال پرورش بی بی مریم کا رسول اللہ صلعم کو سنا کر فرمایا
ذالک من انباء الغیب نوحیہ الیک یہہ خبر غیب کی ہے سنا دیتے ہین
تجہکو اور تفسیر نیشاپوری مین لکہا ہے العلم محیط الیس الا للہ علم احاطہ
کو گہیرنے کا کسیکو نہین مگر اللہ ہی کو ہے اور ابن ماجہ روایت کی ربیع بنت
معوذ سے کہ ایکروز گذر فرماے رسول اللہ صلعم نے اونپر تو اوس وقت دو شخص
بیان کرتے تہے مقتولان جنگ بدر کے احوال کا اوس بیان مین کہتے تہے
کہ جانتے ہین ہمارے نبی روز آئندہ کی خبر تو حضرت رسول صلعم سنکر منع فرماے
کہ فلا تقولوا یعلم ما فی غد الا اللہ انتہی ہرگز مت کہو کہ کوئی نہین جانتا
خبر صبح آئندہ کی مگر اللہ تعالی جب نسبت علم غیب کے رسول اللہ صلعم کی
طرف دنیا اسطرح منع آوے تو بدیگران چہ رسد ع علم غیبے کس نمیداند
بجز پروردگار ✤ گرکسی گوید کہ من دانم ازو باور میار ✤ مصطفی ہرگز نہ گفتے
تا نگفتے جبرئیل ✤ جبرئیل ہرگز نہ گفتے تا نگفتے کردگار ✤ باوصفیکہ حضرت
اسرائیل یعقوب علیہ الاسلام جو چار ہزار پیغمبرون کے دادا تہے اپنے فرزند
حضرت یوسف علیہ الاسلام کا حال چاہ کنعان مین قریب مسکن کے تہا
مگر معلوم نہ کیے ع ز مصرش بوی پیراہن شنیدی ✤ چرا در چاہ
کنعانش ندیدی ✤ اور جناب خاتم الانبیا صلعم نے معرکہ جہادون مین نہین

معلوم کرتے تھے کہ کس کی جانب فتح ہوگی اور کون صحابہ شہید اور کون غازی
ہونگے چنانچہ خدا تعالے نے جناب رسول صلعم کو حکم فرمایا قل لا یعلم
من فی السموات والارض الغیب الا اللہ وما یشعرون
ایان یبعثون کہو اے محمد نہین علم رکھتا کسو نے آسمانون اور زمین
مین غیب کا مگر اللہ ہی رکھتا ہے اور نہین معلوم ہے اون کو کہ کب اوٹھین گے
اور دوسرے مقام مین فرمایا خدا تعالی وعلمک مالم تکن تعلم اور سکہایا
اے محمد تجھکو جو تو نہین جانتا تہا اور کتاب مالا بد منہ کی نعت مین حضرت
قاضی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہین کہ انبیاء اور فرشتے باوجودیکہ ساری مخلوق سے
بہتر اور مقربان درگاہ الٰہی ہین لاکن وہ بھی علم غیب نہین رکھتے بلکہ اور مخلوق
سے بہہ بھی ہین چنانچہ اقرار کیے کہ قالوا سبحانک لاعلم لنا الا ما علمتنا
پاک ہے تو یا اللہ نہین ہے علم ہمکو مگر جسقدر تو نے سکہایا اوتنا ہی جانتے ہین
پس خدا کی صفتون مین بندون کو شریک کرنا صریح شرک ہے اور خاص جناب
رسول صلعم کی ہمیشہ عادت تھی کہ ہر ایک کام اجازت خدا تعالے کے لیکر اوس
کام کا ارادہ فرماتے تھے قضارا جنگ احد کے معرکہ کے روز سہو بشری سے
خالی الذہن خود ہی خودرائی سے مستعد جنگ و صف آرا ہوے اوس روز
لشکر مخالف غالب آیا اسلامیون کی شکست ہوئی ستر صحابہ ہاتھ مین مخالفین
کے گرفتار آکے اور بہت انیت پائے حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ اوسی جاے
شہید ہوے اور دندان مبارک حضرت صلعم کا شہید ہونے کے ضعف سے
ناقہ سواری مبارک سے جدا ہو گئے غرض یہہ سارا سبب غیب کی بات نہ دانی

آیندہ نہ معلوم ہونیکا تھا یہہ تو ظاہر ہے کہ حضرت کو علم غیب ہوتا تو نزول
قرآن آسمان سے نہ ہوتا اور اوس مین احوال گذشتہ پیغمبران و شاہان
سلف کا اور ذکر بعضے زمانہ ماضی کا اور حکم مصلحت وقت اور فتور دلی
دشمنان رسول صلعم کا و حکم اور امر و نواہی حال و استقبال کا بیان ہے جسکی
ضرورت نہ تھی کہ خود ہی حضرت صلعم معلوم کر لیتے خدا نے حضرت کو آگاہ
کرنیکی کیا ضرورت تھی مگر نہین بلکہ خدا تعالی فرماتا ہے تلك ایات الله نتلوہا
علیك بالحق وانك لمن المرسلین یہہ نشانیان غیب اور سابقی کو ظاہر کرتی
ہین ہم تجھپر سچ اور تو البتہ رسولون سے ہے اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ
نے آنکھون کے سامنے دھری ہوئی زہر آمیز شے کو معلوم نکیا کہا کر شہید ہوا اور
حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ علم غیب نجانکر کوفیون کی طلبی کے اعتبار پر جا
امن کعبۃ اللہ کو چھوڑکر کوفہ کا سفر فرماتے یہہ معلوم نہ کیے کہ اثنا راہ
مقام کربلا مین ہمراہیان شمر کیا حادثہ پیش لائین گے اور کلام اللہ مین
خدا تعالی نے حقیقت علم غیب کی زبان سے مخبر صادق صلعم کے
ظاہر کروادیا قل انما العلم عند اللہ وانما انا نذیر مبین کہدے
اے محمد کہ علم غیب کا اللہ ہی کو ہے اور ہم محض خوف عذاب دوزخ کا
سنانے والے ہین امت کو بیان وار۔ اب یقین ہوگیا ارشاد سے
خدا تعالی کے اور فرمان سے رسول صلعم کے کہ علم غیب سوائے
خدائے عالم الغیب کے کسی بشر کو نہین ہے وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا
الا ہو اور خدا ہی کے پاس ہین کنجیان غیب کے نہین جانتا

اوسکو کوئی مگر خدا ہی جانے قرآن شریف مین ذکر ہے کہ چند یہودیون
نے اصحاب کہف کا قصہ جو حضرت صلعم کے صدہا سال پہلے گذرا
ہے بطور امتحان نبوت پوچھنے کو آئے حضرت صلعم نے جو ہمیشہ لفظ
انشاء اللہ کا ہر بات کو فرماتے تھے سہو بشری سے اوسوقت لفظ مذکور
کہے کہ کل آؤ تو کہون گا کہ شب کو جبرئیل علیہ السلام وحی لاوینگے
مگر اوس شب مین جبرئیل تشریف نہ لائے بلکہ کئی روز تک وحی بند رہی
یہودیون نے اپنے سوال کا جواب نہ ملنے سے رسول خدا پر طعن کر
کیا آخر رسول اللہ صلعم نے جناب باری مین التجا معذرت کیے کہ
خدایا مجھسے کیا قصور ہوا جو تو وحی بند فرمایا اوسوقت اللہ تعالی نے
ارشاد فرمایا کہ تو نے وعدہ بغیر انشاء اللہ کے کرنے سے مین اپنا ذمہ
اوٹھا لیا اگر انشاء اللہ کہا ہوتا تو اوسیوقت وحی اوتارتا غرض اللہ تعالی
سہو معاف فرما کر سب احوال اصحاب کہف کا حضرت پر بیان
فرما دیا اور حضرت نے یہودیون کا جواب ادا فرمایا دیکھیے پیغمبر صلعم نے
ایک وقت خدا چاہا تو کرونگا نہ کہنے سے یہہ تدارک ہوا حاصل کلام
خدا تعالے نے مصلحتاً کئی پیغمبرون کو عند الضرورت غیب کے حالات
چند رسولون کو آیات سے اور بعض کو الہام سے اور کسیکو خواب مین آگاہ
کیا ہے معجزہ وہ ہے جو پیغمبرون نے وقت مشکل کے یا منکرون کے
امتحان پر خدا تعالے سے تائید چاہتے تھے اور خدا تعالی نے اون کو
وقت کے موقع پر اجازت دیا تو حسب الحکم بقدر ضرورت وہ فعل بالمشافہہ

کر دکھاتے تھے یہہ اعجاز خاص پیغمبرون کا ہے اولیا کا نہین ہے۔ جو
اللہ سے اجازت چاہین گے اور اللہ نے اون کو اذن دیگا ہان
اولیا اپنی زندگی مین کسیکے حق مین خدا سے دعا خیر کرین اور خدا تعالی
کو وہ دعا پسند آکر اپنے فضل وکرم سے قبول کرلے تو اوسکو کرامت
کہتے ہین اور اسطرح کی کرامتین اکثر اولیا سے صادر ہوی ہین سو
اولیا راہست قدرت از اله ترجمہ باز گرداند راہ
یعنی خدا تعالے کی درگاہ مین زندہ اولیا کو اس قدر قدرت خدا سے
تقرب حاصل ہے کہ ہر ولی اپنے وقت خاص مین کچھ التجا کرین تو اللہ تعالے
اپنی مجیب الدعواتی سے پذیرا فرماکر تیر بلا کو پھیر لیتا ہے مگر دعا کا قبول
فرمانا خدا کے فضل وکرم پر منحصر ہے کم علم والون نے تیر بلا کو پھیر لینے
کی قدرت اولیا سے منسوب کرتے ہین سو سمجھ کی غلطی ہے ورنہ
مصرعہ اولی مین لفظ اله کا فاعل ہے اور گرداند صیغہ مضارع واحد اللہ
کی طرف ضمیر ہے اسلیے پھیر لینا تیر کا اللہ سے منسوب ہے نہ
اولیا سے اور اسم اولیا صیغہ جمع کا ہے نہ واحد کا اگر تیر بلا کو پھیر لینے کی
نسبت اولیا کی طرف منسوب ہوتی تو صیغہ جمع کا گردانند ہوتا سو نہین ہے
اب رہی تقریر اولیا راہست قدرت کی سو قدرت کے معنی تقدیر کے
منجانب اللہ ہے کہ اون کی دعا قبول کرنا مقدر مین رکھا ہے بحکم آیت
قرآن شریف واللہ خلقکم وما تعملون اور اللہ جل شانہ پیدا کیا تمکو اور
تم کرتے ہو سو فعل کو بھی پس عاقل کو مقدر کی شرح اس قدر کرنا کافی

ہے کہ اللہ تعالی انبیا کا اعجاز معجزون سے اور اولیا کی اکرم کرامت سے مقدر کیا ہے مگر ہر دو فعل اللہ ہی کی جانب سے مقدر ہے جیسا کہ مقتول کی موت قاتل کے ہاتھ مین اور بیمار کی صحت طبیب کے اختیار مین نہین بلکہ خداہی کی جانب سے مقدر ہے گو بشر سرزد ہون ؎

گرچہ تیر از کمان ہمین گذرد ۔ از کماندار بیند اہل خرد

جاہلون نے خدا فراموشی سے معجزہ کو انبیا کی قدرت اور کرامت کو اولیار کی کرامت ذاتی سمجھکر افعال شرک اون کی قبرون اور اثارون وغیرہ سے کرتے ہین لاکن جملہ انبیا حکم موجل خداتعالی کا پھیر نہین سکتے مگر دعا کیے ہین اور خداتعالے نے اکثر اون کی دعا قبول فرمایا ہے اور بعض مواقع مین پیغمبرون کی دعا بھی خداتعالے کو منظور نہ ہوی چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام دعا کیے فرزند کے حق مین اور حضرت ابراہیم علیہ السلام دعا کیے اپنے باپ آذر کے حق مین اور جناب محمد الرسول اللہ صلعم دعا کیے اپنے چچا ابو طالب کے حق مین مگر قبول نہ ہوی ؎ پس دعا ہا کان زیانست و ہلاک ۔ از کرم می نشنود یزدان پاک ۔ ظاہر ہے کہ بچون پر والدین کی محبت سے ہزار درجہ زیادہ محبت اللہ تعالی کی بندون پر ہے جیسا مادر مہربان الفت جگری سے اشیاء خوردنی سے جو مضر ہوتے ہین اگر بچہ مانگا تو بھی نہین دیتی کہ کھانے سے ضرر پہونچیگا اسیطرح اللہ تعالی اکثر ہماری خواہشین جس سے نقصان ہو پہنچنے والا ہے مانگنے پر بھی و غور محبت سے قبول نہین کرتا اور فرماتا ہے وعسےٰ ان تکرھو

شیئا وھو خیر لکم اور شاید تمکو کسی چیزون کی کراہیت ہے
مگر وہ بہتر ہے تمہارے حق مین و عسی ان تحبوا شیئا وھو شر لکم
اور البتہ تمکو محبت ہے کسی چیزون کی اور وہ بری ہے تمہارے حق مین۔

تمیز مردہ کو زندہ در گور نہ سمجھنے اور استغاثہ نکرنیکی

عوام الناس کا عقیدہ ہے کہ ہم نے بزرگون کی قبرون کو جو نذر و استدعا
کرتے ہین اون اشیا و دعا کو اہل قبور مثل زندہ دیکھتے اور سنتے ہین سو صریح
جہل ہے کتاب مأتہ مسائل کے جواب بست و ششم مین لکھا ہے کہ ایسا
عقیدہ نزدیک حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے درست نہین
مگر قبرون کے مردون پر فاتحہ اور درود و سلام پڑہے اور مردون کے حق
مین بخشش کر خدا سے اون کی مغفرت چاہے تو درست اور سنت ہے
و لاکن مردون کو زندون سے دنیوی تعلقات کچھ نہین کہ عالم اجسام
دار الفنا الگ ہے اور عالم ارواح دار البقا ہے علیحدہ کتاب مأتہ مسائل
کے جواب سیزدہم مین لکھا ہے کہ زیارت قبرون کی کرنا بغیر طواف و نذر
و نیاز کے اور فاتحہ دینا واسطے ایصال ثواب کے درست ہے مگر اون سے
عرض حاجت کرنا مکروہ اور طواف و نذر کرنا حرام ہے اور اتفاق علما سے
ثابت ہے کہ خدا تعالی روح مومنین کو مقام سکون سے جاے مدفون تک
اس قدر وسعت دیا ہے کہ مسلمان گر زندہ قبرستان نے کچھ ہدیہ
شرعی قرآن و درود سے ایصال کیا تو معلوم کرتی ہے اگر کچھ ایصال

دُنیا تو ناخوش ہوتی ہے بس اس سے زیادہ مردون کو کچھ خبر کوئی امور
کی نہین ہوتی کہ موت خواب دایمی ہے چنانچہ انبیا کی موت کا حال قرآن
شریف سے واضح ہے کہ حضرت عزیر پیغمبر علیہ السلام کے زمانہ مین بخت نصر
پادشاہ نے شہر بیت المقدس کو ویران اور عمارات منہدم کردیا بعد چندروز
کے حضرت عزیر نے اوس شہر ویران پر گذرے اور مایوس ہوکر افسوس سے
کہے کہ یہہ شہر اب کیا آباد ہوتا ہے یہہ ناامید ہونا قدرت اللہ کی خدا تعالے
کو ناپسند ہوا اوسیوقت حضرت عزیر کی جان نکل گئی اور سو برس کی مدت
تک خدا نے اوس شہر کو اول سے زیادہ آباد کیا اور حضرت عزیر کو سو برس
کے بعد زندہ کر کر پوچھا کہ کم لبثت اے عزیر تو کتنے عرصہ تک ٹھہرا رہا قال
لبثت یوما او بعض یوم حضرت عزیر نے کہے سویا مین نے یا اللہ
ایک دن یا کچھ کم دن مین یہہ اس خیال سے کہے کہ جان نکل گئی سو وقت
صبح کا تہا اور زندہ ہوے سو روز کچھہ دن شام ہونے کو باقی تہا قال
بل لبثت مائۃ عام فرمایا خدا تعالی نے بلکہ سویا تو سو برس تک بس
خیال کرو کہ جب انبیا کی موت کا یہہ حال ہو تو دوسرے کی کجا غرض روح
علوی بزرگون کی عالم حیات مین رجاے رحمت باریتعالی سے فنا فی
الوجود ہوکر وعدہ الی اجل مسمی پر موت کے ہاتہہ سے پردہ حیات کا اوٹھا
دیکر بحکم کل شئی یرجع الی اصلہ فایز المرام فنا فی اللہ سے مقام بقا باللہ
مین مقرب وصال للہ رہتی ہے پہر کسطرح مکروہ حرکات دنیوی مین مبتلا
ہوگی مولانا مولوی ابو الکمال ادریس نے کتاب الادب کے باب الکفر

کے اخیر مین لکہا ہے کہ مین دیکہا ایک شخص کو بغداد مین قبر متبرک پر حضرت
شیخ عبد القادر جیلانی رحمت اللہ علیہ کے جہک پڑا تہا اور دعا کرتا تہا
سو مین اوسپر غصہ کیا اور کہا کہ نہین سنتے اہل قبور تیری دعا کو نکل جا
قبر کے نزدیک سے اور کتاب الغرایب فی تحقیق المذاہب مین لکہا ہے کہ
حضرت امام اعظم رحمت اللہ علیہ نے ایک شخص کو دیکہے کہ اوسنے بزرگون
کی قبرون سے دعا کرتا تہا جہک پڑکر سو حضرت امام نے اوسکو سخت انتباہ
سے ممانعت کیے کہ مردگان سے ایسے افعال مت کر کر وہ سنتے نہ دیکہتے
اور حضرت قاضی عبد الرحمان مصنف تفسیر فتح الرحمان اپنی تصنیف کتاب
احوال الآخرت مین لکہا ہے ویکرہ الاستعانۃ بالموتے اور مکروہ ہے
فریاد کرنا مردگان سے اور ملا علی قاری نے کتاب نہج السنہ مین
لکہا ہے حرم الاستمداد باہل القبور لکثیرا من الفتور حرام ہے
مدد مانگنا مردگان قبر سے کہ سبب خرابی بہت کا ہے اور خدا تعالے
قرآن مین جناب ختم الانبیا صلعم کو فرمایا وما انت بمسمع من فی القبور
اور نہین ہے تو سنانیوالا قبرون کے مردون کو ایکروز حضرت امام اعظم
ابو حنیفہ کوفی رحمت اللہ علیہ نے دیکہے ایک شخص کو کہ اوسنے بزرگون
کی قبرون پر خطاب کر کر پکارتا اور دعا کرتا تہا کہ یا اہل قبور مین برسون سے
تمہاری قبرون پر دعا کرتا ہون مگر حاجت نہین برآتی حضرت امام اعظم
رحمت اللہ نے اوس سے پوچہا کہ معلوم ہوا تجکو کہ مردون کو تیرا پکارنا سنا گیا
تو اوسنے کہا نہین معلوم ہوا تو فرمائے امام اعظم صاحب نے سحقا لک

وترىٰ يداك كيف تكلم اجساداً لا يستطيعون جواباً ولا يملكون شيئاً ولا يسمعون صوتاً خرابی ہو تیری اور خاک آلودہ ہون دونون ہاتھ تیرے کیون کلام کرتا ہے ایسون سے کہ نہین طاقت رکھتے جواب کی اور نہین مالک کسی شئے کے اور نہین سنتے کوئی آواز وغیرہ یہہ مضمون کتاب الغرایب فی تحقیق المذاہب مین ہے اور قاضی حمید الدین ناگوری قدس سرہ نے کتاب الفتویٰ مین لکھے ہین الذین یدعون الانبیاء والاولیاء عند الحوایج والمصائب بالاعتقاد ان ارواحہم حاضرۃ تسمع الندا وتعلم الحوایج ذالك شرك وجہل قبیح وہ لوگ جو پکارتے ہین انبیا اور اولیا کو وقت حاجتون کے اس اعتقاد سے کہ روحین اون کی حاضر ہین سنتے ہین آواز کو اور معلوم کرتے ہین حاجتون کو تو شرک اور جہالت بڑی ہے اور کتاب مجمع البحار مین لکھا ہے من قصد زیارت القبور الانبیاء والصلحاء لان یصلی عند قبورہم ویدعو عندہا ویسئلہم الحوایج فہو لا یجوز عند احد من العلماء المسلمین جسنے ارادہ کیا واسطے زیارت انبیا اور بزرگون کے اور چاہا کہ نماز گذارے اون کی قبرون کے پاس اور دعا کرے اور حاجت چاہے تو نہین جائز ہے نزدیک کسی عالم کے مسلمانون سے اور بالکل ناجائز ہے روح بشر کو حاضر جانکر پکارے گا تو اور کتاب مجالس الطالبین مین لکھا ہے من القبایح طلب الحاجت من الموتیٰ والاستغاثہ ہم وتوجۃ الیہم لیشفعوا انتہی خرابیون سے ہے مانگنا حاجت کا مردون سے اور مدد چہنا اور توجہ کرنا اون سے تاکہ شفاعت کرین۔

قرآن مین خداتعالی فرمایا ہے وھم عن دعائھم غافلون اور وہ اہلقبور پکارنے سے اون کے غافل ہین ملا قاضی ثناءاللہ صاحب پانی پتی نے کتاب ترجمہ ارشادالطالبین مین لکھا ہے **مسئلہ** جہال میگویند یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیأ للہ و یا خواجہ شمس الدین ترک پانی شیأ للہ ہرگز جائز نیست اور کتاب ماۃ مسایل کے جواب بست وچہارم مین لکھا ہے کہ محمد الرسول اللہ پر کسی شخص نے درود شریف ... اون کو پہونچانے کی نیت سے یا رسول اللہ کہا حاضر نجانکر تو فرشتگان جو خدا کے حکم سے رسول اللہ صلعم پر درود پہونچانے کے لیے مقرر ہین وہ پہونچا دیتے ہین قبر شریف پر درود کو اور ندا کو غرض لفظ یا ندائے حاضری ہے اگر رسول اللہ صلعم پر ثواب درود ایصال ہونیکی نیت سے یا کا لفظ کہا تو جائز ہے مگر روح مبارک رسول اللہ کو حاضر جانکر کہا تو بالکل جائز نہین بعضون نے کہتے ہین کہ التحیات مین یا ایہا النبی کی ندائے حاضری کیون کہتے ہین اون کا جواب یہہ ہے کہ معراج مین اللہ نے حضرت محمد صلعم پر حاضری مین یا کے جو ندا کی ہے وہی عبارت نماز مین پڑھنا جائز ہوا ہے نہ کہ ہم نماز مین نبی کو حاضر جانکر کہتے ہین چنانچہ شیخ عبدالحق دہلوی نے رسالہ تحصیل البرکات فی معنی التحیات مین لکھا ہے کہ کلمہ یا ایہا النبی در شب معراج بر رسول بصیغہ خطاب بود دیگر بے تغیر نداد ند و بر ہمان اصل گذاشتند پس معلوم ہوا کہ رسول صلعم کی حیات و حاضری مین ندا کا لفظ ہے ہر وقت ندا کرنیکا نہین اور تذکرہ اعینونی یا عباد اللہ جو مشہور ہے اسکا بیان طبرانی محدث نے لکھا ہے

بسبب ضعف سند کے یہہ روایت قابل احتجاج نہین ہے کتاب فیض القدیر
شرح جامع الصغیر مین لکھا ہے یہہ نقشہ زمین مین نام اون کا حفظ ہے
لکھا کرتے ہین زمین پیدا وار کے نفع و نقصان کا حساب ایک صاحب نے
مجھہ سے تکرار کیے کہ ولی اللہ بعد مرگ قبر مین زندہ رہتے ہین اور زندون
کی التجا سنتے ہین ہرچند اون کو دلائل ایات و حدیث اور اقوال علما سے
سمجھایا گیا مگر وہ تقریر لایعنی سے باز نہ آئے اور اتمام حجت اس بیت پر ہوئی
بیت آنکس کہ ز قرآن و خبر زو نرہی ٭ اینست جوابش کہ جوابش ندہی
ایکروز مین بطور دلگی کے کہا کہ ہان آپکی تقریر کا داخلاب میرے خیال
مین کچھہ آتا ہے کہ ویشب مین نے آپکے جدامجد کی قبر پہ جو ہمارے بزرگون
کے بڑے رفیق و شفیق تھے فاتحہ کے لیے گیا اور برسم مراقبہ واسطے تائید
باطنی عنداللہ کے مستدعی ہوا روح اقدس آپکے دادا صاحب کی مجھہ سے
بحزن و ملال پریشان حال فرمائی کہ کیا تم مجھہ سے توقع تائید کی رکھتے ہو کہ
مین خود ہی مبتلاے مصیبت باز پرس اعمال ہون اور عذاب مین
گرفتار ہون تب مین یہہ حالت دیکھکر مایوس اپنے تصور سے باز آیا وہ
جنتی صاحب نے یہہ سنکر چہرہ کر واے اور غصہ سے دھمکانے کہ تم غلط
کہتے ہو الغرض مین کہا کہ وہ صاحب یہہ بات میری غلط اور آپکی تقریر
بے ثبات صحیح ہے ایصاحب اگر فی الحقیقت مردہ قبر مین زندہ کا حال
معلوم نہین کرتا ہے تو پھر کیون اپنے خیال کو فاسد کرتے ہو کہ در اصل روح
امر رب ہے روح مردہ کی حکم رب سے اپنے مقام علیین محصور ہے حضرت

مولانا شیخ عبدالحق صاحب دہلوی قدس سرہ العزیز کتاب جذب القلوب
مین لکھتے ہین کہ قصد انتفاع کردن از میت بدعت است مگر از زیارت
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور مولانا شیخ شہاب الدین ابی الفضل
قدس سرہ نے کتاب قواعد الطریقہ مین لکھے ہین لا تزار لتنفع بہا الا ابقبر
محمد صلے اللہ علیہ وسلم نہ زیارت کیجاوے قبرون سے واسطے
نفع کے مگر قبر شریف سے رسول اللہ صلعم کی حدیث شریف سے ثابت ہے
کہ روح مقدس محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف مین سنتی
ہے قبر شریف پر درود پڑہنے والے کی درود کو چنانچہ حدیث شریف یہہ
ہے من صل علیّ عند القبری سمعتہ ومن صل علی من البعدای
ابلغتہ کوئی درود پڑہے مجہپر میری قبر پر تو سنتا ہون مین اوس
درود کے پڑہنے کو اگر کوئی دور سے پڑہا تو فرشتے لاکر پہونچا دیتے ہین
تصدیق اس حدیث کی جواب بست وچہارم ماتہ مسائل کے ہوتی
ہے پس دلایل قوی سے پیغمبر صلعم کی روح ہر جاے حاضر نہین ہوسکتی
کہ قران شریف سے ثابت ہے تنزل الملایکۃ والروح فیہا باذن
ربہم نازل ہوتے ہین ملایک اور روحانیان شب لیلۃ القدر
مین حکم سے رب کے اور کتاب در المختار کے باب النکاح مین لکہا ہے
کہ تزوج بشہادت اللہ ورسولہ لم یجز یعنی اگر کسی نے نکاح کرلیتے
وقت دو گواہ انسانی نپایا یا مجبوری سے خدا اور رسول کو گواہ کرلیا تو
فہو باطل النکاح پس نکاح باطل ہوگیا کیونکہ خدا حاضر و ناظر ہے

مگر رسول اللہ صلعم حاضر نہین ہو سکتے جو گواہ ہون گے غرض خدا تعالے
کے سوا کوئی شخص حاضر و ناظر نہین فقط

تمیز ذات رسول کو خدا مین شریک نکرنیکی

اللہ جلشانہ اپنے فضل سے جملہ ابنیا علیہ السلام کو وقتاً فوقتاً جو مبعوث کرتا رہا
سو حکمت محض پروردگاری ہے خلایق کو تربیت و تعلیم علم توحید
کرنے کو اور ہدایت و ترغیب عبادت دینے کو اور محض بعثت
حضرت خاتم الانبیا کے بفرمان بعثت لاتمم مکارم اخلاق اخلاق خلایق کو
باتمام حجت طریق اسلام و توحید بتانے کو اور امتیان کا ایمان
توحید ذاتی سے مستحکم کرنے کے لیے مصدر فیض و برکات ہے پس
ایسی ذات نذیر الشرک و بشیر التوحید کو متہم کرتے ہین کہ انا احمد بلا میم
و انا عرب بلا عین فرمائے ہین استغفر اللہ ایسے الفاظ
جس سے نسبت شرکت بخدا اور کفر کا اشتباہ ہو کیونکر رسول خدا
فرماوین گے نعوذاً باللہ منہا ازانجا کہ وہی جناب اقدس نے ہمکو کلمہ
شہادت اشہد ان محمدً عبدہٗ و رسولہ کا اقرار کروا کر مسلمان بنائے ہین
پھر کسطرح عبدیت کے خلاف مین مین احد اور رب ہون فرماوین گے
جس سے اصل شرک اور عین کفر ثابت ہوتا ہے واللہ یہ حدیث نہین ہے
بلکہ قول وضعی کسی واضع کا ہے اس موضوع الفاظ کو جاہل عوام الناس سند
گردان لیتے ہین اور رسول اللہ صلعم سے خدا تعالی کے صحیح ایت فرمائی

ہین قل انما انا بشر مثلکم اور سب اہل اسلام پر ظاہر ہے
حضرت محمد الرسول صلعم والدین کے بطن سے حاشمی کف مین پیدا ہوے
تولید کے اسباب سب انسانون کی برابر رکھتے دایہ بی بی حلیمہ کا دودہ
پیے چالیس برس کی عمر شریف تک جملہ انبیا جنس ہین معاملات زندگانی
کیے گیارا ازواج مطہرہ سے نکاحین کر لیئے حاجات بشری سے ضرورت
غسل اور وضو کی ہوتی تھی خویشاوندی اور اقربائی رکھتے تھے صاحب
اولاد ہوے بیالیس برس کی عمر شریف مین شرف نبوت سے مشرف
ہوے جہادون کی تکالیف اور سفرون کے مصائب سہے اپنی خاص اولاد
حضرت ابراہیم طیب اور قاسم طاہر کو اپنے سامنے شرف رحلت پاتے
دیکھے دشمنون کی صدہا سختیان اور لبید بن عاصم اور ابی لہب وغیرہ کے
جادو سے بیمار ہو گئے الغرض جناب خیر البشر کی بشریت اور بندہ بنا
خلایق پر ثابت ہونے کے لیے خدا تعالی قرآن شریف مین متعدد آیات
نازل فرمایا ہے اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم جب پیدا کیا ان ہی
انسانون مین رسول کو اوسی ذات سے ھو الذی بعث فی الامیین
رسولا منھم وہی اللہ اوٹھایا بے علمون سے رسول کو اون ہی مین کا
کما ارسلنا فیکم رسولا منکم جیسا بھیجا ہے ہم تمہارے مین رسول
تمہارے ہی مین سے وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل ور نہین
محمد مگر رسول ہے تحقیق گذر گئے پہلے سے اوسکے کئی رسولان الغرض
خدا تعالی ذات سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو انسانون سے مانند سب

پیغمبران سلف کے پیدا کیا ہے تاکہ ہم جنسی سے امت خود کو توحید کی تعلیم کرین
قرآن پڑھا کر عبادت کے احکام وارکان سکہاوین کفر وضلالت کو دلون سے
جاہلون کے دور کردین اور اعمال صالح اور افعال حسنہ سے رحمت خدا اور
بہشت برین مین پہونچاوین چنانچہ رسالت کی بشارت مین ارشاد خدا ہے
وما ارسلناك الا رحمة للعالمين اور نہین بھیجا ہم نے تجکو اے محمدؐ مگر واسطے
رحمت عالم کے بما اوحینا الیك هذا القرآن وان كنت من قبله لمن الغافلين
یہہ کہ وحی کیے ہم نے تیری طرف اس قرآن کو اور بیشک تو تہا پہلے سے
البتہ غافلون مین سے انا فتحنا لك فتحا مبينا ہم نے صریح فیصلہ کردیا
تیرے واسطے اے محمد فیصلہ واضح و یتم نعمته علیك و یهدیك
الى صراط مستقيما اور پورا کرے تجہپر احسان اپنا اور
چلاوے تجکو تیرا خدا اسیدہی راہ. اس مثال کی کئی آیات خداے تعالی
نے مخبر صادق کی زبان سے امت کو سنوایا ہے تا کوئی شخص پیغمبر صاحب
کو حد بشریت اور عبدیت سے نہ بڑہاوے اور جناب مخبر صادق صلعم نے
اتمام حجت سے گمراہون کو سمجہانے پر نہ ماننے سے حضرت کی فکر دور ہونے
کے لیے خداتعالی فرماتا ہے انك لا تهدى من احببت ولكن الله
يهدى من يشاء الى صراط مستقيم تو ہدایت نہین کرسکتا اے محمدؐ
جسکو چاہتا ہے اور لیکن اللہ ہدایت کرے جسکو چاہے طرف راہ مضبوط
کے فان تولوا فانما علیك البلاغ والله بصير بالعباد
اور اگر منہہ پہیرلیوین تیری سمجہایش سے تو تجہپر حکم خدا کا پہونچانا ہے اور

اور اللہ دیکھہ لینے والا ہے اپنے بندون کو غرض ذات بری الالزامات
جناب خیر الانبیا صلعم کو اس قدر ارشادات انتباہ کی ضرورت نہ تھی مگر
او تعالے کو علم قدیم سے معلوم تھا کہ جاہلون نے ذات پیغمبر صاحب
کو معجزون کی نشانیان دیکھکر مثل حضرات عزیز و عیسیٰ علیہ السلام کے
شریک قدرت کرین گے اسلیے او تعالی شانہ زبان مخبر صادق سے
تشہیراً اقرار کروایا قل انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الیٰ انما الٰھکم
الٰہ واحد کہدے اے محمدؐ کہ مین بشر ہون مثل تمہارے مگر مجھپر وحی
آتی ہے وگرنہ تمہارا اور میرا اللہ ایک ہے قل لا املک لنفسی نفعاً ولا
ضراً الا ما شاء اللہ کہدے اے محمدؐ نہین مجھہ مین طاقت
میری ذات کے لیے نقصان کرنے یا نفع دینے مگر اللہ جو چاہے سو ہوگا
وما علے الرسول الا البلاغ واللہ یھدی من الیشاء الے
سبیل الرشاد اور نہین ذمہ داری رسول پر مگر پیغام خدا کا پہونچانا اور اللہ ہی
ہدایت دیوے جسکو چاہے طرف راہ نیک کے وان یمسسک اللہ
بضر فلا کاشف لہ الا ھو اگر پہونچاوے تجکو اللہ کچھہ سختی تو اوسکو
کوئی نہ اوٹھاویگا سوا اللہ کے از انجا کہ تنزیل قرآن مجید بندون کو وحدانیت
خدا اور اتباع رسول کی تعلیم کے لیے ہے مگر بدقسمتی ہماری کہ قرآن
وحدیث وفقہ کی طرف سے نظر کو پھیر لیے ہین اسیوجہ سے فوائد اسلام سے
بے بہرہ ہین مخفی نہین ہے کہ یہودیون نے حضرت عزیز کو اور نصرانیون نے
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نعوذ باللہ ابن اللہ کا بہتان کرنے سے ہم اون کو

کافر کہتے ہین استغفر اللہ محمدیون نے حضرت محمد الرسول اللہ کو عین اللہ کی تہمت کرین تو کیا کچھ اطلاق کفر کا نہ ہوگا لاحول ولا قوۃ الا باللہ

تمیز ناجائز ہونے بحث نیاز و چہلم و سالانہ وغیرہ مردگان

عوام کا قول ہے کہ نذر و نیاز ایصال ثواب کے لیے کرین تو کیا برا ہے کہ فعل حسن ہے مگر تحقیق نہین کرتے کہ ایصال ثواب کس ترکیب سے ہوتا ہے اور اوسکے ایصال کس نیت سے کرنا چاہیے اور نذر و نیاز پیش کرنے کے لیے کسکی ذات ہے اور فعل نیاز و نذر کا قرآن و حدیث و فقہ سے درست ہے یا حرام فقط ابائی وہوٹ اور ایکدوسرے کے طریقہ پر کرتے ہین یہی تو غلط فہمی ہے کتاب دلیل الصلحین مین لکھا ہے النذر لایکون الا للہ نذر نہین ہوسکتی مگر خاص اللہ ہی کے سلیے فمن نذر لنبی او ولی لا یلزم علیہ شیئ فان اعطی بذالک الشیی لاحد من الناس لا یجوز اخذہ پس جو شخص نذر کرے واسطے نبی یا ولی کے نہین جائز ہے کوئی شے سے اگر عطا کریگا اوس چیز کو کسیکو تو نہین جائز ہے لینا اوس چیز کا لینے والے شخص کو۔ عوام مین نیاز اوسکا نام ہے جو تعظیم غیر اللہ کے التزام سے مردہ بزرگوارون کے نام سے پکتا ہے اور نذر اوسکا نام ہے جو قبر یا علم یا فقط نام پر مردون کے رکھا جاکر اوسپر سورت فاتحہ درود پڑھا جاتا ہے پس کھانا کسی چیز کے سامنے رکھنا اور عود و بخور جلانا بخیال حاضر ہونے روح کے اوسپر قرآن کا پڑھا جانا جملہ علماء و

مفسرین و محدثین کے نزدیک بدعت صریح ہے اور بلا التزام کسی وجہ سے
قرآن پڑہا جاوے اور صدقہ دیا جاوے تو ثواب ہے اگر التزام فرش و
غلاف کا اور عود و گل کا اور قیودات ایام و ماہ و سال کے اور اقسام
بخت کے مردگان کے نام سے قرار داد کرنا اور جاے مقرر کرنا بہ نیت تقرب
و تعظیم کے اسلام مین حرام مطلق ہے اور اس افعال کی شامت سے قرآن
پڑہنے اور صدقہ دینے کا ثواب مفقود ہو جاتا ہے اور اس فعل حرمت سے
عذاب کا خوف ہے اور ایسے التزامی فعل کو حضرات ائمہ اور فقہا و محدثین
بالاتفاق شرک قرار دیئے ہین اور کتاب درالمختار مین لکھا ہے واعلم
ان النذر الذی یقع للاموات من اکثر العوام وما یوخذ من الدراھم
والشمع والزیت ونحوھا الی ضرائح الاولیاء الکرام
تقربا الیھم فھو بالاجماع باطل وحرام خوب جان تو
کہ تحقیق جو نذر کہ واقع ہوتی ہے واسطے مردگان کے اکثر عوام الناس سے
اور وہ جو لیے جاتے ہین نذر زر نقد اور شمع اور تیل اور مثل اوسکے طرف
قبران اولیا کے واسطے قبولیت کے پس وہ بالاتفاق علما کے مکروہ اور حرام ہے
اور طحطاوی نے درالمختار کے حاشیہ پر دلیل کتاب بحرالرائق کے لکھا ہے
ولا یجوز لخادم الشیخ اخذہ ولا اکلہ ولا التصرف فیہ
بوجہ من الوجوہ اور نہین جائز ہے واسطے خادم بزرگون کے لینا اور کہانا قبرون
پر نیاز یا ہوا رزق یا مال وغیرہ کسیطرح سے درست نہین ہے ہرچند خالص
غیر اللہ کے نام سے نذر و نیاز کرنا تو صاف حرام ہی ہے مگر اسلئے کہ ایک

قبر و چلہ و علم کے گرد و پیش ہی طعام بخت کرین تو ممنوع ہے کہ کتاب مایتہ مسایل
کے جواب چہل و نہم مین لکھا ہے اگر کسی نے نذر مانا خدا سے اسبات کی
میری فلان حاجت بر آویگی تو فلان ولی کی قبر پر طعام بخت کرواتا ہون تو ہرگز
جائز نہین اور خدا تعالے فرماتا ہے وما انفقتم من نفقة او نذرتم
من نذر فان اللہ یعلمہ وما للظالمین من انصار اور وہ چیز کہ
خرچ کرو تم خرچون سے یا نذر کرو تم اشیاء نذر سے پس جانتا ہے اوسکو
اللہ تعالی اور نہین کوئی ظالمون کا مددگار نفقہ اور نذر کے حکم مین خدا نے
ظالمون کا نام لیتا ہے پس اس فرمان سے ثابت ہوا کہ خدا کے نام کے
سوا غیر اللہ کے نام پر نیاز و نذر کرنا خدا کا حق بندون کو دینا ہے۔ جب حقدار
کا حق غیر کو دیے تو ظلم ہوا اور ظلم کے معنی شرک ہے عوام کی عادت ہے
بخت نیاز کو نڈے یا روٹ یا شربت یا پلاؤ یا پوروغیرہ کسی ولی کے
نام سے کرتے اور بھرا باسن قبر و اثار کے نزدیک رکھتے اوسپر پھول
ڈالکر سورہ فاتحہ پڑکر متبرک سمجھتے ہین مگر دراصل وہ مکروہ اوسکا کھانا ممنوع
ہے دو وجہ سے ایک تو فعل بدعت کی شئے مکروہ ہے وہ متبرک نہین
ہوتی دوسرا نذر بتائی ہوئی شئے حقیقت مین صدقہ کہلاتی ہے اور صدقہ
کی شئے تبرک نہین ہوتی بلکہ صدقہ کی شئے حق مساکین و محتاج ہے وہ اشیاء
نذر کا لینا اور کھانا صاحب نصاب اور متمول ذی مقدور کو درست نہین
چنانچہ زکوۃ اور فطرہ اور قربانی صاحب نصاب اور سادات آل نبی کو
دینا جائز نہین اگر وہ از خود لیوین تو اختیار اون کا ہے کتاب ماتہ مسایل کے

جواب چہار دہم مین لکھا ہے ایصال ثواب مردہ کے لیے مقرر کرنا دنون کا
سویم دہم چہلم برسی اور عرس کا اہتمام وغیرہ ناجائز ہے اور فتاوی بزازیہ
مین لکھا ہے یکرہ اتخاذ الطعام فی یوم الاول والثالث وبعد الاسبوع
ونقل الطعام الی القبر فی المواسم واتخاذ الدعوۃ القرات القران الی اخرہ
مکروہ ہے تیار کرنا کھانا میت کے پہلے روز یا تیسرے روز یا ہفتہ عشرہ مین اور
لیجانا قبر کے نزدیک اوقات مقررہ پر اور دعوت تلاوت قرآن خوانی کی
وغیرہ سب منع ہے اور شرح منہاج مین لکھا ہے الاجماع علی المقبرۃ فی یوم
الثالث والخامس وتقسیم الورد والعود واطعام الطعام فے
ایام المخصوص کالتاسع والعشرین والاربعین والشہر وسنہ بدعۃ ممنوعۃ
جمع ہونا قبر پر تیسرے روز یا پانچوین روز اور پہول وخوشبو لانا اور کھانا کھلانا
معمولی دنون پر جیسا دسوان بیسوان چالیسوان چھ ماہی برسی وغیرہ بدعت
اور منع ہے مولانا مولوی شاہ محمد اسحاق محدث لاہوری کتاب مائۃ مسایل
مین دلیل بحرالرایق سے لکھا ہے کہ ایصال ثواب کا بخت نذر اللہ کا ہوتا ہے
اور نذر اللہ صدقات مین داخل ہے اور صدقات حق مساکین ہے خویش
واقارب کا نہین عوام الناس جو کھانے کا باسن وغیرہ عیدون کے روز
آپس مین جو ایک دوسرے کو تقسیم کر لیتے ہین سو وہ ادل بدل ہوا ایسے
ثواب کس چیز کا روح مردہ کو ایصال ہوگا غرض فعل نیاز نہ فرض ہے نہ واجب
نہ سنت ہے نہ مستحب فقط خیالی پلاؤ ہے یعنی جن افعال کا رواج حضرت
رسول اللہ صلعم یا صحابا یا تابعین یا تبع تابعین کے وقتون مین نہ تہا ما بعد

قرون ثلاثہ کے جاری ہوا ہو وہ نئی بات بدعت ہے اور بدعت ضلالت ہے
اور ضلالت دوزخ مین لیجاتی ہے اور بفرمان الیوم اکملت لکم دینکم
دینداری کے کامون کی تکمیل جناب رسول کریم صلعم کی حیات مین ہوچکی
سب احکامات حضرت رسول صلعم نے خدا سے معلوم کر لیکر بیان فرمائے
سو وہ حدیثات مین اور حدیثات سے خلاصہ نکالکر چارون امام شرح لکھے
سو فقہہ ہے اون احکام کو ہر ایک علمار محدثین کتابون مین قلم بند کرچکے
جن حکمون کو فرض وواجب اور سنت ومستحب کہتے ہین اور افعال ممنوعات کو
بدعت ومکروہ اور حرام وشرک کہتے ہین اب صاحبان ہند ودکن نے نئی
رسم وآئین جو ملک عرب مین جہان مکہ ومدینہ اور بیت المقدس اور کربلا
وبغداد وغیرہ متبرک جائے مین نہین سو یہان اپنے دلون سے صندل
وعرس وطواف ونذر ونیاز کی تراش کراوسکو متبرک سمجھتے ہین کیا صاحبون
نے دین کی کمالیت مین اصلاح کرتے ہین بلکہ دین مین خلل اندازی ہے ایسے
ہی لوگون کی نسبت خدا تعالی فرماتا ہے وغرھم فی دینھم ما کانوا یفترون
اور بہکا وا ون کا دین مین اپنے بنائے باتون پر افترا کرتے ہین طحطاوی
نے در المختار کے حاشیہ مین حرمت نذر ونیاز کی اور قبرون پر تکلف
کرنے کے بارے مین بڑی بحث بہت طول عبارت مناہی سے لکھی
ہے۔ قاضی ثناء اللہ صاحب محدث غفر اللہ لہ کتاب ما لا بد منہ مین باب
زیارت قبور کے آخری مسئلہ مین یہہ عبارت بجنسہ لکھتے ہین کہ سجدہ کرنا
طرف قبرون انبیا اور اولیا کے یا اطراف قبرون کے طواف پہرنا یا قبرون

کے نزدیک نذر رکہنا یا قبرون کے مردون سے دعا کرنا حرام ہے بلکہ کئی چیزیں
لازمہ نذر ونیاز کے کفر کو پہونچاتے ہین ایسے فعل قبرون سے کرنیوالون پر
پیغمبر صاحب لعنت کئے ہین ایسے فعل کرنے سے امت کو منع فرمائے ہین اور
تاکید دئیے ہین کہ خبردار میری قبر سے ایسے حرکات کر کر بت کرو حدیث
شریف قال رسول اللہ صلعم لا تتخذ وقبری عیدًا ولا بیوتکم قبورًا یعنی
مت ٹہیراؤ میری قبر کو تکلف عید کا اور مت بناؤ گہرون کو اپنی قبرین ذرا
غور کرو کہ جب رسول خدا صلعم اسطرح کی تقید فرمائے تو اب کونسا درجہ
باقی رہا جو شیخ شاب نے عقیدہ ناجائز سے نذر ونیاز دعود و کل عرس
صندل کو رسم متبرک سمجہ تے ہین اور کرتے ہین بہت افسوس کہ علم والے
بہی خدا تعالے کی عظمت ووحدانیت پر غور نہین کرتے اور مناہی رسول
اللہ صلعم کی پروا نہین رکہتے کتب فقہ اور قول علما پر نظر نہین ڈالتے
فقط اپنی فوقیت بڑہنے اور دنیا بہ تکلف چلنے کی طمع سے بد علمون کو بہاندی فریب
مین ڈالتے ہین مانند مسائل کے جواب سے وہم مین لکہے ہین کہ روشنی
کرنا قبر پہ جایز نہین بلکہ مستوجب لعنت ہے مشکواۃ شریف مین عن ابن
عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لعن رسول اللہ صلعم زایرات القبور
والمتخذین علیہا المساجد والسرج لعنت کئے رسول اللہ صلعم قبرون کی
زیارت کرنے والیان عورتان پر اور ٹہیرالینے والے لوگ قبرون پر
سجدہ اور چراغان روشن کرنیوالون پر رواہ ابوداود والنسائی
والترمذی یہہ سب محدثین کی یہی روایت ہے اور ملا علی قاری نے شرح

مشکواۃ مین لکھتے ہین والنہی عن اتخاذ السرج امالما فیہ من تضیع المال لانہ لا ینفع لاحدٍ من السراج وغیرہ ولانہا من اثار جہنم۔ انتہی ممنوع ہے روشنی چراغان کی کہ ضایع کرنا ہے زر کا جسمین نفع نہین ہو اور جس مال سے کسیکو نفع نہو اور بے سبب خرچ ہو وہ دوزخ کی نشانی ہے مثنوی حضرت مولانا روم مین لکھتے ہین ؎ از برون چون گور کافر پر حلل ٭ وز درون قہر خدا عز وجل ٭ قبرون پر غلاف مکلل اور شامیانہ زرین مخمل اور چادر گل پر از صندل اور تکلف زاید از شرع مثل دیول و گور کافر کی نسبت دیتے ہین اور مردہ کو عذاب قہر خدا لکھتے ہین ؎ اگر ارواح اقدس کو مقدس ہے مطہر ہے ٭ تو بس کرتا ہے رحم حق نہین کچھ ڈہونگ کی حاجت ٭ گر فعال شنیعہ سے ہے مغضوب الٰہی وہ ٭ تو پھر کیا فایدہ بخشے یہہ سارا تہات رنگ اور گت ٭ اور طوالع الانوار حاشیہ در مختار مین لکھا ہے من قال عند القبر یا صاحب القبر او یا فلان اقض حاجتی او سلہا من اللہ لا یجوز انتہی کسو نے کہا نزدیک قبر کے کہ اے صاحب قبر و یا فلان مردے تو پوری کر میری حاجت یا سوال کر اللہ سے تو نہین ہے جایز مردون سے کہنا اسواسطے کہ مردہ کیسا ہی بزرگ ہو زندہ کی بات قبر مین نہین سن سکتا چنانچہ خدا تعالے قران مین اسبارہ کی آیات فرماتا ہو ومثل الذین کفروا کمثل الذی ینعق بما لا یسمع الا دعاء ونداء۔ اور مثال کفر کرنیوالے کی مانند اوس شخص کے ہے جو پکارتا ہے ایسے کو جو وہ نہین سنتا مگر پکارنے والے کی آواز اسکو سننے جاتی ہے

ورنہ قبر مین مردہ سنتا ہے نہین نہ باہر کی کوئی بے جان شئے معلوم کرتی
ہے بعض گورپرستون نے اس مقام پر تقریر لایعنی کرتے ہین کہ
یہہ مثال اون کافرون کی ہے جو بتون کو پوجتے ہین اگر بزرگون
کی قبر پر دعا کرین تو کیا برا ہے کہ وہ بزرگ خدا سے عرض کرکر مقصد بر
لاتے ہین اگرچہ اس جواب کا بیان اوپر باب الامتیاز مردون کو زندہ
درگور نہ سمجہنے مین لکہہ چکے ہین کہ کوئی مردہ بجز محمد الرسول اللہ صلعم
کے قبر مین زندہ کی آواز نہین سنتا اور محمد الرسول اللہ بہی بجز درود
وسلام کے غرض دینوی زندہ کی نہین سنتے اور فعل کفر وہی ہے
جو التجاے منت ومراد اللہ تعالے کی ذات وحدہ کے لایق کی بتون
سے کرین یا قبرون سے کرین اور غیر اللہ مین دونو صورتین داخل ہین
کیون کہ خدا کے قدرتی کام نہ بتون مین ہے نہ کسی انسان مین مگر
بزرگون کی ذات قدسی صفات ہے اعمال حسنہ اور مقبولیت خدا سے
رحمہم اللہ اور بت صرف غلط ہے فریب شیطان سے استغفر اللہ نقل ایک
صاحب میرے دوست ایک مشہور قبر سے منت مانگے کہ میری ماہوار مین
زیادتی ہو تو آپکی قبر پر پہلی ماہوار سے نیاز ادا کرونگا اتفاقا کہ قضاو قدر یعنی
حکم خدا تعالے کا حاجت روای مین بندون کے جاری ہے چند سال مین
اونکی تقدیر سے ماہوار مین اضافہ ہوا یہہ منشی صاحب کو یقین ہوا کہ میری
منت کے موافق یہہ قبر کے بزرگ ہی نے ترقی بخشی پس ادا ے نیاز
حسب منت قبر پر جاکر کتنے بکرے ذبح کرکر بخت تکلف کا کئے عند الملاقات

ہین اونپر اعتراض کیا کہ تم کیون یہہ فعل کشر عمل مین لاسے کہ قرآن
شریف مین خدائتعالے نے لعن اللہ من ذبح لغیر اللہ لعنت ہے اللہ
کی جو جانور ذبح کرے نام پر غیر اللہ کے فرمایا ہے جواب دئے کہ وہ بزرگ
نے میری مراد برلانے سے مین اپنا وعدہ وفا کیا مین کہا عجب نادان ہو
کہ خدائتعالے کو تم سمجھے ہی نہین اجی صاحب تم نوکر ہوتے وقت اس
بزرگ سے منت مانگے نہ تھے جب بہی خدا سے روزی رسان نوکری کو
تمارے روزی کا سبب گردانا اوس کا شکریہ خدا کی جناب مین کبہو ادا
نکئے جسنے تمکو پیدا کیا اور علم وکمال اور عقل وجوانی بخشا اور اب بہی
اوسی خدا نے تماری ماہوار مین زیادتی کیا پہر کیون خدا کو بہول کر غیر اللہ
کے سامنے منت مانگتے ہو اونہون سے نے حماقت کا جواب دئے کہ بزرگان
دین اہل دل ہین کیا اون مین اتنی طاقت نہین ہے جو خدا سے عرض
حاجت ہماری کرین مین کہا اسے بیوے سمجہہ خدا تماری شہ رگ سے
نزدیک ہے اور ہر لحظہ تماری پرورش و پرداخت مین موجود ہے
وقال ربکم ادعونی استجب لکم اور فرمایا کہ دعا مانگو مجہسے مین
قبول کرتا ہون دعا تماری یہہ سیدہی سچی راہ بہول کر جہوٹا جہانپا کئے
اور یہہ کیا انصاف ہے کہ خدا کب تمارے پرورش سے غافل ہے
کہ بیجان مردگان کے ذریعہ سے خدا سے حی القیوم حاضر و ناظر
کو خبردار کرواتے ہو کہ مردون کی غفلت کا حال خدا فرماتا ہے اموات
غیر احیاء وما یشعرون ایان یبعثون مردون مین جان نہین

اور اونکو خبر نہین کہ خود ہی کب اونہاے جاوین سگے اور یہہ بھی خبر نہین کہ تم اونکی قبر سے کیا منت کئے اور تمکو بھی یقین ہوا کہ تمہاری منت کا حال اونکو معلوم ہوا یا نہین اگر معلوم ہو تو خفا ہونگے کہ خدا کی پرستش ہمسے کیون کرتے ہو خدا فرماتا ہے واذا حشر الناس کانو لھم اعداء وکانو بعبادتھم کافرین اور جب قیامت مین سب مخلوق جمع کئے جاوین سگے تو دنیا مین پرستش کئے گئے سو پیرون نے پرستش کرنے والے مریدون کے دشمن ہون سگے اور انکار کرین سگے کہ ہمکو خبر نہین کہ بعد مرنے ہمارے جاہلون نے کیا کئے ہین جب یہہ دلایل قرانی سنے تو تقریر خودغرضی سے باز آئے اور کہے کہ سچ تو ہے کہ ہمکو نہ پورا حال معلوم تھا کہ اس قبر کے بزرگ کے اعمال کیسے تھے اور کون تھے اس منت کی کیفیت معلوم کئے یا نہین اگر خداے عزوجل کو پرستش غیر اللہ کی بالکل ناپسند ہے تو توبہ کیا پس مسلمانون کو چاہئے کہ خداے مجیب الدعوات سے ہی مراد ہر حاجت کی مانگا کرین اگر کسی شخص کو منظور ہو کہ کسی مردہ کی نام سے ایصال ثواب کرون تو پہلی شرط یہہ کہ زر صرفہ وجہہ حلال کا خواہ پخت کرین یا نقد وجنس مگر مساکین کو دین اور بلا التزام افعال شرک وبدعت کے یعنی عود وگل اور روشنی وطبل اور ایام ماہ وسال اور اقسام جنس وتقرر جاے نہو فقط خالصاً للہ نذر اللہ بکا کر غربا محتاج کو کہلاوے اور قران ودرود جسقدر پڑھا گیا ہو اوسکا ثواب جس ارواح کو بخوالہ

خدائتعالے بخشیں تو خدائتعالے بخشنے والے کی نیت کے موافق مردے کو پہونچا دیتا ہے خلاف اسکے اگر مردہ کی ارواح کو حاضر جانکر برکت یا مدد کی توقع رکھے یا اچھوتا کرے یا پاس کھانے کا قبر و علم کے پیش نظر کرے تو مثل فعل ہنود کے شرک ہو کر خرچ برباد گناہ لازم ہوتا ہے عوام الناس فاتحہ پڑھتے وقت ارواح کے خطاب سے درجات بزرگی پڑھکر آخر کے الفاظ نذر اللہ نیاز رسول اللہ بخشیہ فاتحہ جو عادتی ہیا ورہ پر کہتے ہین اگر یہی نیت نذر اللہ کی خالص اخلاص دل سے ابتداء نیت مین رکھین تو سبحان اللہ کیا بہتر بات ہے کہ خرچ کیا ہوا پیسا چیز اور ثواب حاصل اور نیاز قبول خدا ہو کر مردہ کو پہونچتا ہے ماشاء اللہ اس سے کیا بہتر ہے جو اللہ ہی کے نام پر نکلے اور غربا اور مساکین و معذور کے صرف مین آوے تو خدائتعالے اپنے فضل و کرم سے اوسکا بدلہ دہ دہ دنیا ستر در آخرت ثواب دیتا ہے سوال داد چہ بہتر است گفتا کہ طعام پرسید چہ بہتر است گفتا دشنام پرسید از خورچہ حلال است گفتا غصہ پرسید از خورچہ بود گفت کہ اشیاء حرام پرسید کتاب مائۃ مسائل کے جواب ۲۴ ونہم مین لکھا ہے کہ طعام عرس انبیا و اولیا کا جو عوام بہ نیت نذر یا تقرب کے کیا کرتے ہین اوسکا کھانا حرام ہے اور خدائتعالے فرماتا ہے یوفون بالنذر ویخافون یوما جو لوگ کہ ادا کرتے ہین منت اور ڈرتے ہین روز قیامت سے ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا و یتیما و اسیرا اور کہلاتے ہین کھانا اللہ کی محبت پر

مساکین اور یتیم اور قیدیون کو وہ طعام خدا کو پسند ہے غرض ثواب
سواے خدا تعالے کی قبولیت کے نہین بہہ سمجھا اور نذر مقبول خدا ہونے
کے لئے مال وجہ حلال کا ضرور ہے جو پاک ارواح بزرگ وارون کے
لایق ہو الطیبات للطیبین پاک ذاتون کو پاک چیزین ہین اور مال وجہ
حلال بہت مشکل سے ملتا ہے مثلاً کسی نے جان فشانی سے کچھ مال
وجہ حلال کا کمایا تو گویا ایک گہڑا پانی سے بہر لیا اور اولیا کے تقوی کا ثواب
بمنزلہ بہرے حوض کے ہے اگر گہڑا بہر ثواب والے نے اولیا کے بہری
حوض مین ڈالنا چاہیئے تو حوض والے صاحب نے طہارت کے خیال
سے ڈالنے کو منع کرین گے کہ اگر ناپاک ہے تو مت ڈال اگر پاک ہے تو
کیون تیری مشقت کا پانی بہرے حوض مین ڈالکر ضایع کرتا ہے اور ہم
پر احسان رکہتا ہے بہتر تو یہہ ہے کہ تیرے پیاسے حقدارون کو پلانے
بلکہ اس حوض سے بہر لیجا ۔ سچ کہو بہ نسبت اولیا کے ہم محتاج ہین بلکہ
ہمسے اولیا محتاج جب کہ محتاجی ہمارے طرف رہی تو کب ہو سکیگا
کہ محتاج امیر کو کچھ دے اگر کچھ دیا بہی تو امیر کو محتاج کا دیا لینا کیون گوارا
ہوگا غرض ثواب ملنے کی صورت یہی ہے کہ خدا کے نام پر بہوکے کو کھانا
اور برہنہ کو کپڑا اور محتاج کی حاجت روا کرین تو اوسکے دل سے
دعا نکلے گی کہ دعاے درویشان رحم اللہ اور قدم درویشان رد بلا
اکثر ریاکارون کا خیال فخر ونامورری پر ہے بخت کر گئے ہین ایصال
ثواب کا اور دعوت دیتے ہین اہل دول اور صاحب منصب کو رقعات

دعوتی تکلفی شادی کے منبسط لکھتے ہین کہ نیاز تشریف کا تبرک تناول فرماکر
سعادت دارین حاصل کرو اگر انصاف سے دیکھو تو نیاز کے طعام سے
بدرجا اعلی ثواب ہین ولیمہ اور عقیقہ اور ہدیہ قران و نذر اللہ متبرک
و مسنون طعام ہے اوسکی تعظیم نہین کرتے اور جو کھانا کہ قران و
حدیث سے ممنوع ہے اوسکا اسقدر اعجاز کرنا دلیل جہل ہے مولف
جنکو نہین خیال حلال و حرام کا مکروہ و پاک کا کیا اونکی دینداری ہے
اور علم کام کا اسلام خاک کا جسکو تمیز باطل و حق کی نہو اگر انسان
نہین ہے وہ حیوان ہے لبظاہر انسان نامکا اور آنکے ونا کاجب
صاحبان ذی مقدور لبصد منت مدعو ہو آتی ہین تو میزبان صاحب
بیش قدمی سے فرماتے ہین جنابیہان تشریف لائی ہم ہات
دہولاتے ہین اور محتاج کو کہتے ہین کہ تم باہری ٹہیرے رہو بعد بلالینے
ہین سچ کہو نیاز پیران حق فقیران ہے یا دعوت امیران۔ مزا
ویکئے کہانے کا اور لطف سیکئے کہلانے کا جب کثرت دعوتیون بہی
اہل دول کے خاصہ کا وقت ٹل جانے سے یا بخت مرضی موافق نہ
ہونے سے طوعاً و کرہاً بسن پرہات بڑہاکر کہتے ہین کہ وقت
خاصہ کا ٹلا مصالح درست نہین ملاکہی بو کا گوشت نہین گلا دیکہیے
ثواب کا نتیجہ عذاب ہوا کہ صلاح لشد بلا شد یکے نقصان مایہ دوم
شماتت ہمسایہ محنت برباد گناہ لازم اکثر سود خوار و کلال و کاییت
و بیسوا وغیرہ اپنی حرام کمائی سے گیارہوین و عرس و عشرہ کا

بخت کرتے ہین تو حضرات مدعواوسے سیر سورہ فاتحہ اور درود پڑھکر
بسم اللہ کے سات نوش جان فرماتے ہین اور شکم سیر کھاکر
خوشامدی کے شکریہ مین نیاز قبول کی بشارت دیتے ہین غور کرو مردار
کمائی پر اور صاحبان چلو کی شکر ادائی پر استغفر اللہ ارواح مقدس
ولی اللہ کو ایسے انما المشرکون نجس کے حرام کمائی سے ایصال ثواب
سمجہنا کسقدر بیقدری الی اللہ کی ہے مولف کہو کیون کرہو توقیر بعشت
کرین جب دین مین بے دین شکست اگر ضدین ہین جب کفر و اسلام
بہم کیون جمع ہو یکجا سے دو کام واللہ اگر انبیا اور اولیا کی ارواح مقدس
کو معلوم ہوتا یہہ نجس کمائی سے نذر و نیاز کا حال تو کرنیوالون کے
حق مین خدا سے بد دعا کرتے کہ خدایا انکا خانہ خراب کرکہ تیری ذات
واحد کے کرنیکی عبادت ہمسے کیون کرتے ہین خدائتعالے قرآن
شریف مین ایسے نذر و نیاز نہ کرنے کے بارہ مین حضرت خاتم النبی
صلعم کو پچھلا احوال سنایا کہ واذ اخذنا میثاق بنی اسرائیل لاتعبدون
الا اللہ جب لئے ہمنے اقرار کو بنی اسرائیل سے کہ مت عبادت
کرو غیر کی مگر اسد کی کرو یہہ مضمون فرقہ بنی اسرائیل حاضر الوقت
سُنکر سخت برا معلوم ہونے سے کہے کہ ہمارے جد حضرت ابراہیم سی
موسے کلیم اللہ تک چار ہزار انبیا گذرے ایسے بزرگ ذاتون
سے نذر و نیاز نکرنا تو سہو سے کرنا چاہیئے اوسکے جواب مین حکم
خدائتعالے کا ہوا کہ رضائے خدا پر خرچ کرنیکا طریقہ یہہ ہے

وبالوالدین احساناوذی القربیٰ والیتمیٰ والمساکین وابن السبیل والسائلین
وفی الرقاب وقولوا للناس حسنا والدین کے سات احسان کرو
خدمتگزاری سے زندہ رہین تگ بعد مرنے کے ایصال ثواب کرو
جسقدر ہوسکے اور سلوک کرو قرابت دارون سے مثل مشہور
ہے کہ اول خویش بعد درویش اور رحم کرو یتیمون پر جنکا باپ نہو
بالغ نہوے تگ پرورش وپرداخت سے اور مسکینون کی حاجت
روای کرو اور مسافرون کو آرام دیو پل ومسجد وچاہ ومہمان سراے
اور کچھ ہدیہ دیو سوال کرنیوالون کو جو فی سبیل اللہ مانگتے ہین حج
یا نکاح کرنے یا چاہ ومسجد بنانے کے لئے اور خیرات کرو گردن
مارے جانے والے نے جان بچانے کو مانگا تو اور خلق اللہ کے
حق مین نیکی کرو جسقدر ہوسکے درم وزبان سے پس یہی ہین طریقہ
خیرات اور نفقہ کے خدا کی راہ مین اور باقی سب اخراجات نذر ونیاز
قبر وگنبد وغیرہ کے لاحاصل ورایگان بلکہ وبال جان ہے سبحان اللہ
کیا بہتر طریقہ آٹھ طرحکے ہین جو خدا تعالیٰ نے تعلیم فرمایا ہے جس سے حقدارون
کا حق ادا ہو اخرچ جنپر ہوا خدا رسول کی رضامندی رہی اسکے سوا جسقدر
خرچ کرین وہ اسراف ہے ان اللہ لا یحب المسرفین تحقیق ہے
کہ اللہ دوست نہین رکھتا اسراف خرچ کرنیوالون کو ان المبذرین
کانوا اخوان الشیاطین بیشک بیجا خرچ کرنیوالے برادر شیطان ہین
مولف خالصاً للہ کو نذر ونیاز ای نیک نام ؛ نام غیر اللہ کا کہانا ہے قرآن سے حرام ؛؛

خدائتعالے فرماتا ہے وانفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ جو کچھ کرتے ہو راہ خدا مین خرچ کرو اور مت پڑو اپنے ہاتھون سے ہلاکی مین مولانا روم مثنوی مین لکھتے ہین سہ ای بسا امساک از انفاق بہ ٭ مال حق را جز بامر حق مدہ قران شریف کے سورت مائدہ مین آیت شریف حرمت علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اہل لغیر اللہ بہ سے وما ذبح علی النصب تک پڑھکر دیکھئے کہ خدائتعالے حرام فرماد یا گوشت از خود مرے ہوے جانور کا اور لہو حلال جانور کا اور گوشت سور کا اور اوس جانور کا جو کسی کے نام سے یا نام مشہور ہے سو جاے مین ذبح ہوا سو جانور کا گوشت حرام ہے بعض کم علمون نے لفظ اہل کے حرف ہ ہوز کو حاے حطی سے سمجہکر اہل کے معنی حلال کی کرتے ہین کہ جانور کو ذبح کرتے وقت بسم اللہ واللہ اکبر کہکرہی تو حلال کرتے ہین وہ کب مردار ہوتا ہے سو یہہ تقریر اونکی لایعنی ہے کیون کہ لفظ اہل کا ہ ہوز ہے اور لفظ حلال کا حرف حاے حطی سے ہے اور جو جانور کہ غیر اللہ کے نام پر پکارا گیا ہو اگر اوسپر عند الذبح بسم اللہ واللہ اکبر کہا بھی گیا تو وہ ذبیحہ حلال نہ سمجہا جائیگا کہ غیر اللہ کے نام پر پکارا گیا کہ فلان کے نام کی نیاز کا جانور ہے اور مدار حلت وحرمت مالک جانور کے نیت پر منحصر ہے اگر خالص اللہ کے نام پر خریدا یا پالا ہوا تو وہ حلال ہوا اگر غیر اللہ کے نام پر مشہور کیا کہ فلان صاحب کی نام سے

نیاز کا جانور ہے تو مکروہ ہوا اہل تقوی کو اوسکا کھانا حرام ہے مگر ذبح
کرنیوالے ذابح الوقت کے قول زبان یا ہات کی حرکت پر اعتبار نہین
کہ اوس نے مزدوری یا مروت سے ذبح کردیتا ہے اور لفظ بسم اللہ
معمولی طور پر کہدیتا ہے اگر مالک مال کی نیت پر مدار نرکہین فقط
لفظ بسم اللہ عند الذبح ہی پر اعتبار کرین تو بعض ہندو بھی اب اپنے
بت کے نام پرستی کے ملا کے ہات سے ذبح کرواتے ہین یا کوی اور
شخص غیر اسلام لفظ بسم اللہ کہکر ذبح کیا تو اوسکے لفظ زبان
پر اعتبار نکیا جاویگا بلکہ اوسکی نیت پر دیکھا جاویگا کہ دراصل مالک
مال کی نیت کا حاصل کیا ہے اگر ایسا ہی فقط بسم اللہ کے لفظ زبان
پر اعتبار رہو تو حلوای کی دوکان پر ہر شخص بسم اللہ اور فاتحہ
بزرگون کے نام سے پڑہ لیتا حدیث شریف ہے کہ لعن اللّٰہ من
ذبح لغیر اللّٰہ لعنت اللہ کی اوسپر جو ذبح کرتا ہے کسی اور کے
واسطے اللہ کے سوا نقل ایک صاحب نے یکروز مجہسے بہت
فخر و رسوخ سے بیان کئے کہ مین نے مبلغ خطیر صرف کرکر پیر کی نیاز
کیا بختت عمدہ پکوایا معزز امیرون کو دعوت دیا بڑی تکلف سے سرود
و مولود کروایا مین اونکا جواب دیا کہ تمنے بڑا خسارہ اوٹہایا وہ صاحب
سنکر تعجب ہوے اور کہے کہ یہہ کیا کہتے ہو کہ نیاز کا کرنا لا حاصل کیون
ہوا کہ مین اجر عظیم سمجہتا ہون مین کہا اجی صاحب اسلام مین
زکات مال فرض ہے اور فطرہ اور قربانی واجب ہے تم کسی سال مین

یہہ فرض و واجب ادا نہین کئے اولاد کا عقیقہ اور نکاح کا طعام ولیمہ
جو پیغمبر صاحب کی سنت ہے نہین کہلائے روز قیامت مین جس
کی پرسش ہوگی ایسے احکام شرعی سے بیخبر ہوکر نیاز
نہ فرض ہے نہ واجب نہ سنت ایسے بیضرورت فعل کو زر خطیر
خرچ کر کر بار اوٹہائے بلکہ خدا و رسول کی ناپسندی پر خرچہ رایگان
کئے اور افسوس تو یہہ ہے کہ جس پیر کی نیاز کئے اونکو خبر نہوی
کہ تم کیا کئے اگر تماری نیت پیر سے مدد یا برکت لینے کی ہے تو یہہ
کام خدا کے ہین غیر سے کرنا شرک ہے اگر ایصال ثواب کی نیت سے
کئے ہو تو ذی مقدوروں کو کہلانے سے ثواب نہین ملتا اور ذی
مقدور کو نذر اللہ کا کہانا درست نہین بلکہ فقرا مساکین کا حق ہے
اگر ناموری کی نیت سے نیاز کئے ہو تو ریاکاری ہوی صرفہ ضایع ہوا پہر
کیا ایصال کئے کہ پیر صاحب کو آس بتا کر محروم کئے اور وہ بزرگ
نہ تمارے ذوی الارحام تہے نہ ذوی القربا جو اقربا کا حق ادا ہوگا
نہ وہ تماری نیاز کے محتاج تہے جو اونکی محتاجی دور کئے بلکہ تمارے
ذوی الفروض برادری کے مردگان حقدار کو ثواب سے محروم رکہے
نیازی صاحب نے یہہ سب اعتراضات سنکر پشیمان ہو رہے -
خدا تعالے غیر اللہ کی نذر و نیاز کر کر اونکے مدد کا بہروسا کرنے
والون کی مثال قران مین فرماتا ہے مثلهم کمثل الصفوان علیہ تراب
مثال اونکی مانند پتہر کی چٹان کے ہے اوسپر تہوڑی مٹی فاصا

بہا وابل فترکہ صلدا پس آی اوس چٹان پر پانی کی لوٹ بہا لیگئی
ہی خالی رہگئی چٹان یعنی خرچ غیر اللہ کے نام کا روز حشر مین ناچیز
تھر آویگا تو حسرت ہوگی کہ دنیا مین ہم خرچ کیے سو نیاز و نذر و گنبد
و مقبرہ و عرس وغیرہ کا خرچ کیا ہوا مشرکون کا حال قیامت
مین جو ہوگا وہ خدا قران مین فرمادیا ولو یری الذین ظلموا اذ یرون
العذاب جب معلوم کرین کے مشرکون نے قیامت مین
کہ ہم دنیا مین غیر اللہ کے نام سے نذر و نیاز کرنے سے یہہ عذاب
ہو رہا ہے اذ تبرا الذین اتبعوا من الذین اتبعوا جب پیر صاحب
نے یعنی معرکہ باز برس توحید و عبادت مین معلوم کرین گے
مریدون نے میرا نام پرستش مین لے رہے ہین تو خوف و
شرم سے کنارہ کرجاوینگے تب پرستش کئے ہوئی مریدون
نے دیکھین گے کہ ہم دنیا مین بھروسا رکھتے ہوے سو پیر صاحب
آجکے روز کنارہ کر رہے ہین تو پکار اٹھین گے لو ان لنا کرۃ
فنتبرء منہم کما تبرؤ منا اگر ہمکو اتنا دوبارا بھیجتا ہے دنیا
مین تو ہم بھی کنارہ کرجاوینگے نام سے انکی جسطرح یہہ اب ہمسے
کنارہ کر رہے ہین کذلک یریہم اللہ اعمالہم حسرات علیہم
وما ہم بخارجین من النار اسیطرح دکھاویگا انکو اللہ
اعمال انکے افسوس کی سات اور نہین وہ لوگ نکلنے والے
آگ سے جو پھر دنیا مین جانا چہتے ہین نقل ایک صاحب نے سفر پر

چلے اونکی برادری کا ایک شخص امام ضامن کا ایک روپیہ سید ہی
بازو پر باندہا اثناء راہ مین اوس مسافر کو رہزنون نے زخمی
کرکر نقد وجنس معہ روپیہ ضمانت لوٹ لئے بیچارہ واویلا کنان واپس
آئے مین اونکی تعزیت کو جاکر پوچہا کہ کیا ضمانت کا روپیہ بہی بدرقہ
بردہ ہوگیا جواب دئے کہ کیا ایسے بدرقہ سے مشیت الٰہی بدلتی ہے
مین کہا افسوس ہے آپکی فہم سابقہ پر کہ یہی سمجہہ اگر قبل از وقوع
واقعہ آتی اور روپیہ بندہا لینے سے انکار کرتے اور توکل بجا لاتے
تو جان و مال سے بحفظ و امان اللہ منزل کو پہونچتے اور ایمان
سلامت رہتا ظاہرا ضامن کی ضمانت رضامندی اور دستاویز
پر ہوتی ہے حضرت امام ضامن کو نہ لینے نام کا روپیہ بندہ گیا سو
خبر نہ انکو بہروسا کہ حال ضمانت کا ضامن صاحب کو
معلوم ہے باندہنے والے اور بندہا لینے والے فقط خیالی کام
کئے پس اسی جعلی ضمانت پر خدا حافظ ہونے سے جان و مال پر
یہہ صدمہ گذرا یہہ نادان دوستی طرفین کا خرابہ او نہائی اس تقریر کو
مسافر غارت رفتہ سنکر نادم ہوئے اور حقیقت یہی ہے کہ ومن
یتوکل علی اللہ فہو حسبہ جسنے بہروسا کیا اللہ پر وہ شخص نیک ہے
فمن یکفر بالطاغوت ویومن باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقیٰ
لا انفصام لہا پس جو شخص دور رہا شیطان سے
اور یقین رکہا اللہ پر بس پکڑ لیا رستی مضبوط کو جو توٹنے والی

نہین واللہ ثم باللہ جس شخص نے توکل خدا پر کیا پہر کیا پوچہنا ہے
لوٹ لیا اوسنے دین و دنیا کا امن و امان سارا سو ہر کہ در
سایۂ عنایت اوست ؛ گناہ اش طاعت است و دشمن دوست

امتیاز اولیا کی زاید الاقتداری تعریف مین پایا جاتا ہے

اکثر صاحبون نے اولیا کی وصف کرامت مین بے دلیل و سند
فقط سنا سُنے پر لاف زنی کرتے ہین کہ فلان پیر صاحب
ملک الموت کے ہات سے مردہ کی روح کو چہین و اگر پہر جسم مین
مردہ کے پہر دے اور کسی شخص براتی شادی کے دریا مین
ڈوبے ہوے مردون کو چند روز کے بعد دریا سے نکال لئے
اور فلان پیر صاحب نے بہشت سے میوہ توڑ لائے وغیرہ بہت کچہ
کرامتین تحریر و تقریر کرتے ہین کہ جس تعریف سے کرامت تو خیر مگر
بزرگون پر تہمت پائی جاتی ہے اور یہہ تو سب جانتے ہین
کہ تخرج الحي من الميت وتخرج الميت من الحي زندہ کرنا مردہ کو اور
مردہ کرنا زندہ کو یہہ قدرت خاص خداہی کی ہے کسی مخلوق مین
نہین ہے بمصداق التوحید اسقاط الاضافات توحید کرا دیتی ہے
خیالی غلطیون کو حق شناسی کے مقام مین جملہ مخلوق کے قدرت
معدوم ہو جاتی ہے قدرتی امور مین اولیا کو شریک کرنا یا دخل
سمجہنا گناہ شرک کے سوا اولیا کے جناب مین بے ادبی کرنا ہی
کہ خدا تعالے قران مین فرماتا ہے مالہم من دونہ من ولي ولا

لیشرک فی حکمه احدا کوئی نہین بندون پر اوسکے سوا اختیار
اور نہین شریک کرتا اوسکے حکم مین کسیکو مشہور افاق ہے
کہ منجملہ اونکے مردہ کو زندہ کرنیکا معجزہ اللہ تعالے حضرت موسیٰ
و عیسیٰ علیہما السلام کو اس حکم سے دیا تھا کہ موسیٰ نے فلان گاے
کو ذبح کرکر اوسکا گوشت مردہ پر رکھے اور عیسیٰ قم باذن اللہ
کہے چنانچہ موسیٰ علیہ السلام کو گائی کی شناخت ہونیسے تین
چار بار خدا سے دعا مانگے تب سمجھ پایش مکرر سہ کرر مین معلوم
کرلیکر حسب الحکم گاے کو ذبح کئے اوسکا گوشت مردہ پر رکھنے
سے مردہ اوٹھکر اپنے قاتل کو بتلایا اور اوسیوقت مردہ ہوا اور
عیسیٰ علیہ السلام تو قم باذن اللہ کہکر اللہ کے حکم سے اوٹھاتے
تھے نہ خود اختیار سے جب ایسے پیغمبران جلیل القدر کو از خود زندہ
کرنیکا اختیار نتھا تو اولیا تو امت پیغمبران ہین کیا اختیار ہوگا
مولوی قاضی ثناء اللہ صاحب کتاب مالا بد منہ کی لغت مین لکھتے
ہین کہ اولیا کو انبیا کی صفتون مین شریک نکرنا چاہئے کہ اولیا
تابع رسولونکے ہین تاہم بقول شما اگر ولی اللہ نے مردون کو
زندہ کئے ہون تو اب وہ زندہ شدگان کہان ہین اگر پھر مر گئے
ہین تو خدا کی موت سے جو بحکم لا یستاخرون ساعة و لا یستقدمون
وقت معین پر مری سو جان کمو بشر زندہ کئی ہوی جان دوبارہ
کیسا مرے پھر کسنے مارا اور غلام کی روح کو بحکم الی اجل مسمی

ملک الموت کے قبضہ سے چھین لواے سو حضرت نے اپنے والدین اور
زن و فرزند کی جان بلکہ خود اپنی جان کو ملک الموت کے ہات مین کیسی
دے کہ انحضرت بہی تو ذائقت الموت چکے ہین غرض کہ اس ناجایز
تعریف کا نتیجہ راوی پر بہتان سے ثابت ہوتا ہے کہ جب وہ پیر
صاحب نے اپنے آدمیون کو حکم دیکر عزرائیل علیہ السلام کے
ہات سے اوس روح کو چہین والے جو حکم خدا سے قبض کی گئی
تہی پس معلوم ہوا کہ عزرائیل علیہ السلام ملک الاعلی کا رتبہ پیر صاحب
کے نزدیک ایسا بے قدر تہا کہ خود چہین لینے کے لایق نہ جانکر
خادمون کے ہات چہین والے اور اونکے آدمی ایسے زبردست
تہے کہ حکم خدا اور ملک الاعلےٰ پر غالب آئے غور کرو اس بیان
کو کہ دراصل فرشتگان اشہر کو کب بے حکم خدا نظر آتے ہین جو روح کو
ملایک کے ہات سے چہین لیوین گے افسوس ایسے بے سمجہے پر
کہ اپنی ناقص فہمی سے نقص بزرگان دین پر کہتے ہین اور عوام
ایسے حکایتون کو یقین جانکر پیر صاحب کی عظمت و کرامت عقیدہ
مین جمع کر افعال پرستش اختیار کر لیتے ہین جس سے نوبت شرک
کی پہونچ جاتی ہے ورنہ فرشتون کے وہ مراتب ہین جنکو رسول
الکرم تعظیم دیتے تہے اور جملہ اولیا نفس کشی سے صفت ملکیہ پیدا
کرنے سے اولیا کہلاے ہین اور مخفی نہین کہ روح مقدس حضرت
رسول اللہ صلعم کی عزرائیل علیہ السلام ہی تو قبض کر لئے ہین اور

اوسوقت ہر چہار صحابا ے کبار حاضر الوقت تھے اگر اختیار ہوتا تو کیا
روح اقدس رسول صلعم کے عزرائیل سے چہین نہ لیتے بلکہ خود
خاتم النبی صلعم نے وقت ذائقت الموت کے صحابا ے حاضر الوقت
کو نزدیک سے رخصت فرماے کہ عزرائیل علیہ السلام تشریف لاتے
ہین میری حالت نزع تمکو گران بار نہو خیال کرو جب جناب خاتم
النبی اونکی تہذیب کا لحاظ فرماے اور صحابا ے کبار ادب سے
علیحدہ ہو گئے دیکہئے مراتب پیغمبرون کی نبوت کو اور صحابیت
اور ملکیت کو اور ولایت کو کسدرجہ کا فرق ہے ہرگز نچاہیئے
نادان مریدون کو کہ پیر کی تعریف زایدالاقتدار کرنا جس بیان مین
لغویت ثابت ہو جاے ایسے ہی نادان مریدون کی نسبت مین
حضرت مولوی مولانا روم فرماتے ہین ؎ این خوشامد گوئے
چندین ابلہان * احمقانند احمقانند احمقان * اور دریا مین ڈوب
رے ہوے دس بیس براتیون کو چند روز کے بعد پیر صاحب نے
زندہ کر نکال لینے کی کیا سند ہے نہ پیر صاحب نے اسبارہ مین کوئی کتاب
سوانح عمری لکہی نہ کسی تواریخ و مناقب تصانیف علما سے دا خلہ
ملتا ہے فقط لغوی شاعری چلا سے یہہ شہرت ہو گئی ہے
ورنہ ولی اللہ خدا کے مارے ہوے مردون کو کسطرح زندہ کرین
کے کہ حضرت نوح علیہ السلام نبی اولی العظم اپنے پیارے
زن و فرزند کو آب طوفان مین آنکہو کے سامنے ڈوب مرتے ہوے

دیکھیے مگر بے حکم خدا نکال لینا تو کجا و لاکن سجاد کی دعا بھی نہ کر سکے
کاش راوی کاذب کا بیان اگر اس بناوٹ سے تو بھی ہوتا کہ پیر صاحب
نے خدائے تعالے کی جناب مین دعا ے انکساری کرنے سے
خدا زندہ نکالدیا تو بھی یک نوع کی دروغ مصلحت آمیز تھی عیب
کرنیکو بھی ہنر چاہی مشہور عالم ہے کہ حضرت امام حسین رضی
اللہ تعالے عنہ جملہ امام اور اولیا اور غوث کے اصلی جد اعلی مین اپنے
ہمراہیان سفر کربلا کو براے العین دس روز کے مخمصہ سے
جان بحق ہوتے دیکھی حالانکہ وہ لوگ محبتا نہ بطور بدرقہ ہمراہ تھے
مگر کسی ایک کو زندہ نہ کر سکے بلکہ خود بھی درجہ شہادت کو
پہونچ گئے اور یونس علیہ السلام پیغمبر اپنے زن و فرزند کو اپنے
ہات سے چھوٹ کر پانی مین بہتے دیکھے مگر نکال لینے کی طاقت
نہ کہے اور موسے علیہ السلام گروہ بنی اسرائیل سے چالیس
آدمیون کو کوہ طور پر خدا کا دیدار بتانے کو لیگئے خدا کو تو کیا دیکھنے
سکتے تھے فقط بجلی کی دہمک سے مر گئے مگر حضرت موسی پیغمبر
جلیل القدر اپنے رفیقون کو از خود زندہ نکر سکے حاصل کلام
زندہ کرنا اور مردہ کرنا خدائے تعالے ہی کا کام ہے نہ انسان کا
اگرچہ آدمی جاندار چیز کو مار سکتا ہے کہ مقتول کی موت قاتل کے
تقدیر مین لکھی ہوئی ہوگی تو ہی مارے گا ورنہ نہین مار سکتا مگر زندہ
کرنے کی قدرت کسی کے اختیار مین خدا تعالے نہین دیا اگر دیا ہے

تو بعض انبیا کو بطور معجزہ بحکم ضرورت و بس سو بعض انبیا کے
باقی خلقت مین یہہ اعجاز منسوب کرنا صرف افترا ہے اور ایسے
ہی مفتریون کے شان مین ذکر ہے قران مین کذالک نجزی
المفترین اسطرح بدلا ہے دین مین فتور ڈالنے والون کا اکثر
عوام کا قول ہے کہ ولی اللہ لاڈلے خدا کے ہین مثل بچون کے
ناز کرتے ہین اور خداے تعالے مثل مان باپ کے لاڈ قبول کرتا
ہے سو خیال خام ہے ولی اللہ باادب بندگان خدا ہین بے
ادبی کا ناز اون سے صادر نہین ہوتا کہ بے ادب راب سموات
بقال منزل نسبت اولیا اللہ مانند بچون کے نادان نہین ہین
جو خلاف مرضی خدا کے لاڈ سے ضد کرینگے جس سے نادانی
اور بے سمجھی کا الزام عاید ہوگا اور خداے تعالے کا مقدری
حکم کوئی بدل نہین سکتا استغفر اللہ بے علمی کیا بُری شئے ہے
کہ بے علم نتوان خدا را شناخت * روح کی حقیقت خداے
تعالے حضرت صلعم کو معلوم کراتا ہے قل الروح من امر ربی
کہدے اے محمد اپنی امت کو کہ روح میرے رب کا امر خاص
ہے کہ اوسیکے حکم سے جسم مین مخلوق کے داخل اور خارج
ہوتی ہے اور موت کی تعریف فاذا جاء اجلهم لا یستاخرون
ساعة ولا یستقدمون جب موت آتی ہے تو وقت
معینہ پر آتی ہے یک لحظہ کی پس و پیش نہین ہوتی ولیون سے

قران مین یہہ آیات شریف کا مضمون سمجھکر امر و نہی پر عمل
کر کر مراتب ولایت حاصل کئے ہین نہ قران کے خلاف مین کوئی
کام کئے ہین وماکان لنفس ان تموت الا باذن اللہ کتابا موجلا
اختیار نہین ہے کسی نفس کو جو از خود مرے مگر حکم سے اللہ کے
وقت مقرر پر اگر اولیا خدا کی فرمان کی عدولی کرین گے تو
اسلامیت اور ولایت کسطرح رہے گی عجب عقیدہ نے جا
ہلون کا کہ اپنی فطرت ناقص سے اولیا کی ذات بے ریا کو ریا و تکبر
کی تہمت سے متہم کرتے ہین نہین سمجہتے کہ ایسی تعریف ناجایز مین -
بزرگون پر بہتان کا الزام عاید ہوتا ہے ایسے بدگمان کرنے
والون کے بارہ مین خدا فرمایا ہے الذین یوذون المومنین
والمومنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بہتانا و اثما مبینا جنہونے
گمان کرتے ہین ایمان والے مردون اور عورتون پر نہ کئے
ہوئی فعل سے تو اوٹھا لئے اپنے سر پر بوجا بہتان اور گنہاہ
صریح کا اگر اولیا سے کسطرح کی کرامت صادر ہوئی نہے بھی تو
تایید الہی سے ہوی ہے نہ ذاتی قدرت سے اور اوسکے بیان کے
راوی کو ثواب نہین ملتا اگر بیان بالکل غلط ہے تو اوس بیان
بہتان کا گناہ راوی کاذب پر لازم ہوتا ہے مثل الروایۃ روایا
الکذب بدترین بیانون کا بیان جہوٹ ہے قباحت تو یہہ کہ جاہلون
نے ایسے بیان لغو سنکر اوس ولی کو صاحب قدرت سمجھ کر

پرستش کو اونکی حد سے زاید جو خداے تعالے کے لایق کی عبادت
ہے وہ اختیار کر لیتے ہین تو اوس گناہ کثیر کا حصہ اس راوی
کاذب کو بھی ملتا ہے بس ایسے لغوی نقلین نہ کسی کتاب تصنیف
علما مین لکھی ہے نہ یہہ حکایت کسی کے عقل مین آتی ہے جو بشر سے
ایسے قدرتی معلے صرزد ہوتے ہون بلکہ جملہ اولیا کسر نفسی سے
اپنے کو سب سے کمتر سمجھتے ہین جبھی تو مقبول ترین بندگان خدا
ہوئے ہین ؎ گرت چشم خدا بینی ببخشد ٭ نہ بینی ہیچکس
عاجزتر از خویش ٭ دیکھیے کسر نفسی کو بزرگان دین کے کہ کتاب
گلستان مین صحیح نقل جناب غوث الاعظم رحمت اللہ علیہ کی شیخ سعدی
رحمت اللہ علیہ لکھتے ہین کہ شیخ عبد القادر جیلانی رحمت اللہ علیہ
کو دیکھے کہ کعبت اللہ کی دیوار پر سر رکھہ کر رو کر خدا سے التجا کرتے
اور کہتے تھے کہ خدایا مجھے بخش اگر مین تیری بخشش کے قابل
نہین ہون تو خیر تیری مرضی مگر یہہ عرض قبول کر کہ مجھے قیامت مین
حشر کے روز اندہا اوٹہا کہ مین اپنی حالت گرفتاری مین نیک لوگون
کا موں دیکہہ کر شرمندہ نہو جاون اور کتاب بوستان مین صحیح
نقل لکھی ہے کہ ملک مصر مین تین سال سخت قحط پڑا خلایق
کہانا اور پانی نہ ملنے سے پریشان ہو کر حضرت ذو النون مصری ولی
کامل رحمت اللہ علیہ کی خدمت مین جو اوسوقت زندہ تھے التجا
لیگئے کہ یا ولی اللہ دعا فرماو کہ خداے تعالے اپنے بندون پر رحم کرے

اور پانی برساوے حضرت ذوالنون نے بعد غور و تامل سے فرمائے
کہ غضب الٰہی بجز نافرمانی کے بندون پر نہین اوترتا اور میرے نظر
مین میرے سوا کوئی دوسرا شخص نافرمان خدا نظر نہین آتا البتہ
میرے اعمال کی شامت سب خلایق پر پڑی ہوگی اس خیال
سے ملک مصر سے نکل کر دوسرے ملک کو چلا گئے - یک وزیر
نے حضرت ذوالنون رحمت اللہ علیہ سے بہت چاہا کہ مین بادشاہ
سے بہت ڈرتا ہون آپ میرے حق مین دعا کرو حضرت ذوالنون
سنتے ہی زار زار روے اور کہنے لگے کہ تم بادشاہ سے جسقدر
خوف رکھتے ہو اگر مین اسیقدر خدا سے ڈرتا تو صالحون سے ہوتا
اور حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کو حضرت شیخ شہاب الدین
سہروردی رحمت اللہ علیہ نے مرشدانہ ارشاد فرمائے
کہ تم اپنے کو دوسرے سے بہتر مت جانو اور دوسرون کو اپنے
سے کمتر مت سمجھو - یکے آنکہ بر خویش خودبین مباش
دگر آنکہ بر غیر بد بین مباش - حضرت امام جعفر صادق رحمت اللہ
علیہ کے جناب مین چند ارادت مند لوگ متفق ہو کر دعا چاہنے
کے ارادہ سے آئے حضرت امام نے اون کو دیکھتے ہی اونکے
معروضہ کے قبل ہی اوس جماعت پر سلام کئے اور فرمائے کہ
ایصاحبو تم مقبولان حق ہو میری مغفرت کی دعا خدا سے کرو کہ
میری بخشایش ہو - صاحبو غور کرو اس کسر نفسی پر مقبولان

حق کے کہ باین بزرگی کیسے کلام عاجزی کے فرماتے ہین جبھی تو
مقبولان حق تعالے کہلاتے ہین اسے عاجزی کے واسطے پیدا کیا
انسان کو ؏ ورنہ طاعت کے لئے کچہ کم نتھے کروبیان ؂ ایسے ہی ثقلین
سچ اور صحیح ہین باقی کے سب دروغ اور غلط پیرصاحب نے بہشت
سے میوہ لانیکا کسقدر جھوٹ بیان ہے ورنہ کیا بات ہے کہ
زندہ بنی آدم بہشت برین مین گذر کرے جسمین مہذب انتظام خدای
جل علی کا اور کامل اہتمام ملاء علی کا ہے جب تک خدا ے جلشانہ
کسی مردہ کے روح کو اپنی فضل و کرم سے داخل جنت نکرے گذر نہین
کرسکتی جملہ انبیا و اولیا اپنی زندگی مین بہشت نصیب ہونیکے لئے
عجز و تمنا سے ربنا توفنا مسلمًا والحقنا بالصالحین دعا مانگتے رہے ہین
اور جناب رسول اللہ صلعم شب معراج مین حکم خدا سے معیت
جبرئیل علیہ السلام سیر بہشت کو تشریف لیگئے اور رضوان
دارو غہ بہشت کے بحکم خدا دروازہ جنت کا کھولے تب حضرت صلعم
نے سیر فرمائے مگر میوہ توڑ لانیکا موقع نہین پاے اس
پیر صاحب کو زندگی مین بغیر حکم خدا اور بے مدد ملایک ذات خود
سے بہشت مین جانیکی کدہر سے راہ ملے اور میوہ کسکے حکم
سے توڑ لاے ازانجا کہ حضرت آدم علیہ السلام باوجود جنت مین
مقیم ہونے ہوئے خلاف حکم خدا کے ادنی دانہ گندم کا توڑ کہای
تو مدت العمر ذلت پلے اور اوس قصور کی سزا مین ایسے

گرفتار آئے کہ برسون توبہ قبول نہوی بلکہ وہی بلا کا صدمہ اتک ہم سب ذریات کی جان پر پڑ رہا ہے ایساحب غلد بین اختیار رب العالمین سے ہے مگر اس دنیا مین بادشاہون کے باغون مین تو بے حکم کون جانے اور میوہ کو ہات لگانے دیتا ہے افسوس ایسے ظن الجاہلیہ پر مصرع برین عقل و دانش بباید گریست کہ حاکمان دنیا کے اقتدار مین کیسا ہی عزیز و مصاحب شخص ہو دخل دے نہین سکتا خدا تعالے کی اختیاری امر مین کون بندہ دخل دیگا مولف خلاف برائے شرک کرتا نہین کوئی خلاف مرضی حق کسطرح ہوئے اکثر صاحبون کا قول ہے کہ اللہ یار تو پیر مددگار اگرچہ یہ بات سچ ہے اور زبان سے کہتے ہین لیکن خیال نہین کرتے کہ اللہ یار جو پہلا لفظ ہے وہ خدا کی مدد کا ہے اوسکو خیال نہین کرتے دوسرا لفظ پیر کی مددگاری کا ہے اوس لفظ کو پیر کی ذاتی کرامت سے منسوب کرتے ہین مگر نہین سمجھتے کہ جب اللہ یار ہوا تو پیر جو اوس اللہ یار کے مددگار ہوسکتے ہین اور پیر کی مددگاری وہی ہے جو زندگی مین خدا سے دعا کرین اور خدا بزرگون کی دعا قبول کرے تو وہی مدد ہے اور بس اگر دعا سے زیادہ کوئی فعل و قول کسی بزرگ کے کرین گے تو حرف بے ادبی کا رکہا جائے گا اور بے ادبی اعمال حسنہ کو کہوتی ہے سیکہنے ادب و خوف کو جناب رسول اللہ صلعم کے رحلت فرمانے کے وقت مین جبرئیل علیہ السلام

سے نے خبر شہادت حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی سنائے تو بھی
حضرت صلعم نے ادب عبدیت سے بخیال صبر و بلحاظ ترک ادب فینا
برضا اللہ فرمائے اور دو صاحبزادگان شیر خوارسمی حضرت
ابراہیم طیب اور حضرت قاسم طاہر رحلت پائے تو بھی حضرت صلعم نے
مرضی خدا پر رکھے اور صبر فرمائے مگر دعا سے بچاؤ نہیں کیا کہ خلاف
رضائے خدا ہوگی اور اولیا کو اپنی کرامات نامنظور رہتی ہیں کہ ریا کاری
سے اعمال صالح ناچیز ہوتے ہیں ۔ کرامات نا سمجھ کر کیا کام
ناحق جاہلوں نے قدرتی کاموں کا اتہام بزرگوں پر کرتے ہیں کہ فلان
پیر نے کافر کی روح کو عذاب و بلایات سے چھڑا کر بہشت میں داخل
کروائے وغیرہ کرامتیں بیان کرتے ہیں ورحقیقت پیران نمی پرند مریدان
می پرانند ورنہ بہشت و دوزخ کسی مخلوق کے اختیار میں نہیں فقط
خدائے تعالے ہی کے خاص اختیار میں ہے ۔ سپارہ میں سے تمنے
او بیاب الامتیاز شفاعت و قیامت میں مفصل لکھے گئے ہیں کہ حشر کے
روز ایمان والے گنہگاروں نے حضرت اولی العظم انبیا علیہ السلام
کے عذر شفاعت خواہی سے مایوس ہو کر آخر درجہ جناب میں
شفیع المذنبین کے التجا لاوینگے اور حضرت رحمت اللعالمین نے
بارگاہ غفور الرحیم میں سجود شفاعت چاہینگے اور شفاعت
کبرا سے شرف ہو کر بحکم خدا تعالے رونق افروز ہونگے
اور داروغہ دوزخ جنکا نام مالک ہے پیشوا آکر دروازہ دوزخ کا کھول

دین گے جناب شافع محشر کنارہ دوزخ پر کہڑے ہو کر جسقدر ایماندار
گنہگار آتش دوزخ کے گرداب مین غوطہ کہاتے نظر آوین گے اونکو
حضرت صلعم نے نور ایمان کی شناخت سے نکالیوین گے اور ما بقے
ہے نور ایمان والون سے کچہ تعلق نرکہین گے خدا ہی اونکو دیکہ لیویگا
کہ قران مین فرماتا ہے انا ارسلناك بالحق بشیرًا ونذیرًا ولا تسئل
عن اصحاب الجحیم یعنے اے محمد تجکو بہیجے سچی بشارت
بہشت کی دینے اور دوزخ کا ڈر سنانے کو اور نہین پوچہا جاے
گا تو دوزخیون کے بارہ مین الہم احفظنا کیا سخت عذاب دوزخ سعیر
جسکا نام ہے وبئس المصیر بڑا انتقام ہے کہ خدا تعالے رسول
صلعم کی زبان سے کہوایا قل نار جہنم اشد حرًا کہدے اے محمد آگ
جہنم کی سخت تر گرم و تیز ہے جسکے خوف سے ملایک کے دل تہراتے
اور پیغمبرون کے کلیجے کانپ جاتے ہین جسکی تعریف وقودہا الناس
والحجارۃ اعدت للکافرین دوزخ کی آگ سلگانے کے
آدمی اور پتہر ہے جب ایسا مشکل مقام اور ملایک کا انتظام ہے تو
کیا آسان بات ہے کہ پیر کی نیاز کے لگار کی ہو سونگا سو کافر دوزخی کو پیر
صاحب خود مختاری سے بہشتی بناوین گے کہ جس مقام مین حضرت
شافع محشر کا گذر شفاعت کے لئے بصد دعا والتجای سا لہا بحکم خدا
ہوگا استغفر اللہ کیا بناوٹ ہے راوی کی کہ جو زبان کو آیا کہدیا اور
بیان لغو لکہدیا ہے جی صاحب دوزخ تو غضب و قہر تہیلہ ہے اور عذاب الٰہی

مگر فی زماننا بادشاہی محبسون سے سزایاب قیدی کو تو اندرون مدت سزا کے کوی نکال تو لیوے کیسا ہی عزیز بادشاہ کا ہو بلکہ خود ناظم مملکت بھی بے تاویل شرعی چھوڑ نہین سکتا ہرگز نچاہئے صاحبون کو کہ اپنی ذاتی مبادرت سے بزرگونکو نا زشوخی کا الزام لگاوین اور تعریف اس گستاخی سے کرین جسمین بزرگون کو شوخی کا الزام عاید ہو افسوس ایسے عقیدہ پر کہ جسکا نتیجہ برا نکلے بعض مسلمانون کو تفسیر وحدیث سُن پانے اور فقہ و عقاید کے کتب دیکھنے سے شرک و بدعت کی برای ذہن مین اور انکار دل مین اجاتا ہے مگر صحبت جاہلون کی ایسا برا اثر رکھتی ہے کہ اونکی مروت و شرم سے معمولی رسوم شرک و بدعت ہر سالہ مین بالضرور شریک و شامل ہونا ہی پڑتا ہے ورنہ ظن جاہلی الزام وہابیت کا خوف ایسا کچھ ہر کدام کے دلون مین آگیا ہے کہ چار و ناچار شریعت کے خلاف ہی منکر رسوم مین شریک ہونا ہی لازم آجاتا ہے ازانجا کہ من خیر خواہ امت محمدیون کی نسبت و نظر ہمدردی پر برادران دینی کے ہے بطریق خیر خواہی محبتانہ یہہ گذارش کرتا ہون کہ صاحبان اہل اسلام اور امتیان جناب رسول کرام صلعم نا امکان افعال ممنوعہ جو شرع شریف کے خلاف ہو اور جو رسوم و لوازمات مزار اقدس جناب سرور عالم ہا اور قبور طاہر اصحاب و آل رسول وغیرہ

پر نہوتے ہون انہ براے خدا اس ملک کے قبور بزرگان پر کرنا
ترک کرین اور عادت جبلی ابائی سے درگذر کرین اور اپنے
اولاد و ازواج کو عادت بدعتی سے روکین اور بلاے شرک و
بدعت سے اپنے کو بچائین اولیا، مقبولان حق اور پیشواے
خود کے افعال شرعیہ کی پیروی اختیار کرین تاکہ حیات مین
نور ایمان اور ممات مین مغفرت خدا اور شفاعت رسول
حاصل ہو چنانچہ اسی پیروی کے بارہ مین حضرت عارف
کامل شیخ واصل محی السنت قاطع شرک و بدعت قطب
ربانی محبوب سبحانی جناب شیخ عبد القادر جیلانی رحمت اللہ علیہ
کتاب فتوح الغیب مین تحریر فرماتے ہین جعل الکتاب والسنت
امامک واعمل بہما ولا تغیر بما قیل وقال ٹہیرا لے قرآن
اور سنت رسول کو امام تیرا اور عمل کر اون دونو پر اور مت
کر تقریر لایعنی کی گفتگو کہ ایسا کئے تو کیا اور فلان شاعر فلان کتاب
مین ایسا لکہا اس ملک ہند مین رسوم بدعت و شرک زیادہ
رواج پانے کا سبب مشارکت ہنود سے ہے کہ اکثر اہل ہنود
عشرہ اور صندل و عرس وغیرہ کے التزامات مین شامل ہوکر
اپنے مذہبی رواج کا برتاو ہمارے بزرگون کے نام پر بھی کرنے
سے اہل اسلام بھی اونکے شریک ہو گئے ہین اور کچھ طمع دنیوی
بھی بیشتر لوگ رکہتے ہین لہذا غرض و حرص دامنگیر اور بتکلف دریا

عالمگیر ہے مولف کہو کیون کر ہو توقیر شریعت* کرین جب دین مین
بدین شرکت* اگر ضدین ہین جب کفر و اسلام* ہم کیون جمع
ہون یکجا ہے وہ کام* غرض سب گناہون مین بدترین گناہ شرک
ہے اور شرک خدا تعالے کو بالکل ناپسند ہے ہمارے قرآن
مجید کے ہر ورق مین اور اگلے تینو قران و صحایف مین سخت
ممانعت شرک کی خدا فرمایا ہے اور ہر انبیاے سلف کو اور
نبی آخرالزمان صلعم کو مشرکون کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے اور
جملہ امام وولی توحید خدا خلقت کو سکہانے اور شرک دلون
سے مٹانے کے لئے کوشش کئے ہین غور کرو کہ ذات مقدس
جناب خاتم النبی صلعم کی رحمت اللعالمین ہو کر رحمت کے بدلہ مین
قتل و غضب کرنا عین حکمت تھی کہ بحکم لاتکون فتنۃ و یکون
الدین للہ مشرک لوگ شرک کرتے ہوے [illegible] جینے سے
بدمر[illegible] ہی بہتر ہے اور بیغیرون کا قتل کرنا مشرکون کو عین
رحمت اور دو حکمت ہے ایک تو سزاے جرم دبار گناہ
کم ہے دوسرا بر تو شامت گناہ دوسرون پر نہ پڑے
جناب رسول اللہ صلعم ابتداے رسالت سے دس سال تک
بحکم فاعفوا والصفحوا حتی یاتی اللہ بامرہ ظلم و جبر و حسد
و زیادتی و بے ادبی کو مشرکین کے معاف فرماتے تھے اور درگذر
کرتے رہے مگر ظالمون نے کینہ و فساد شرکت و کفر سے

بازنہ آئے تب گیارہوین سال مین حضرت کو حکم ہوا کہ فقتلوھم حیث ثقفتموھم قتل کرو اونکو جسجا ہے کہ پاؤ تم اونکو جب تروار چلائے تو مشرق سے مغرب تک کلمہ پڑھنے لگے اور اجتک بھی بقیت اسلام کچھ ایک نظر آتی ہے سو فہمایش بند وعظ علما سے ہے تاہم اسلام مین ضعف آگیا اگر اسقدر جزوی سمجھانیش بہی علما کی نہو تو مبادا اسلمانی کا خاتمہ ہنچے ہر چند ہم بدلایل معقول قران و حدیث و فقہ واقوال بزرگان دین باتمام حجت سمجھائے جن صاحبون کے حصہ مین سعادت مندی ہے البتہ نیک بات اونکو پسند آتی ہے اور عمل پیرا ہوتی ہین اور جن لوگون کے دلون مین شرک و بدعت کی عنبت بحبت جمگئی ہے کتنا ہی سمجھاؤ تو سمجھ مین نہین آتی یہی تو آثار شقاوت ہے ایسے ہی مخلوق تہی جو جناب مخبر صادق صلعم کے وقت باتمام حجت سمجھاتے پر بھی نہمانی جبہی تو رسول الله صلعم کو حکم خدا ے تعالے ہوا کہ ان الذین کفروا سواء علیھم ءانذرتھم ام لم تنذرھم لا یؤمنون جو کہ کافر ہین برابر ہے اونپر اسے محمد ڈرانا یا نہ ڈرانا نیر اوہ نہین ایمان لاسے کیون کہ ختم الله علی قلوبھم و علی سمعھم و علی ابصارھم غشاوۃ مہر کردیا الله نے دلون پر اور کانون اور آنکہون لپر پردہ ہے پہر کسطرح سمجھین گے الھم احفظنا من

عذاب الجہنم پس جو اشخاص کہ فرایض اللہ جو شدید الاحکام قران ہے
اور خبر الکلام حدیث شریف حضرت خیر الانام ہے نہ مانینگے
تو ہم بیچارے کے کہنے پر عمل کیا کرین گے ۵ اپنے را کہ مدر
یا نہ بخورد۞ نتوان رفت از و بصیقل زنگ ۞ با سیہ دل
چہ سود گفتن وعظ ۞ نہ رود میخ آہنی در سنگ ۞ معاذ اللہ اس
ملک مین ہر بشر کے علم و گمان مین اور تصرف و زبان مین اور
عقیدہ و عبادت مین تعلیم و عادت مین شرک بھرا ہوا ہے
خدایا مسلمانون کو توفیق نیک دے اور صحبت مشرکون سے بچا
آمین یا رب العالمین ۵ سر انجام جاہل جہنم بود ۞ کہ جاہل نکو
عاقبت کم بود ۞ والسلام علی من اتبع الھدے تمت تمام شد